ماہنامہ

نقیبِ ختمِ نبوّت

ملتان

05 مئی 2026ء | ذی قعدہ 1447ھ

عزم و ہمت اور صبر و استقامت کے
96 سال

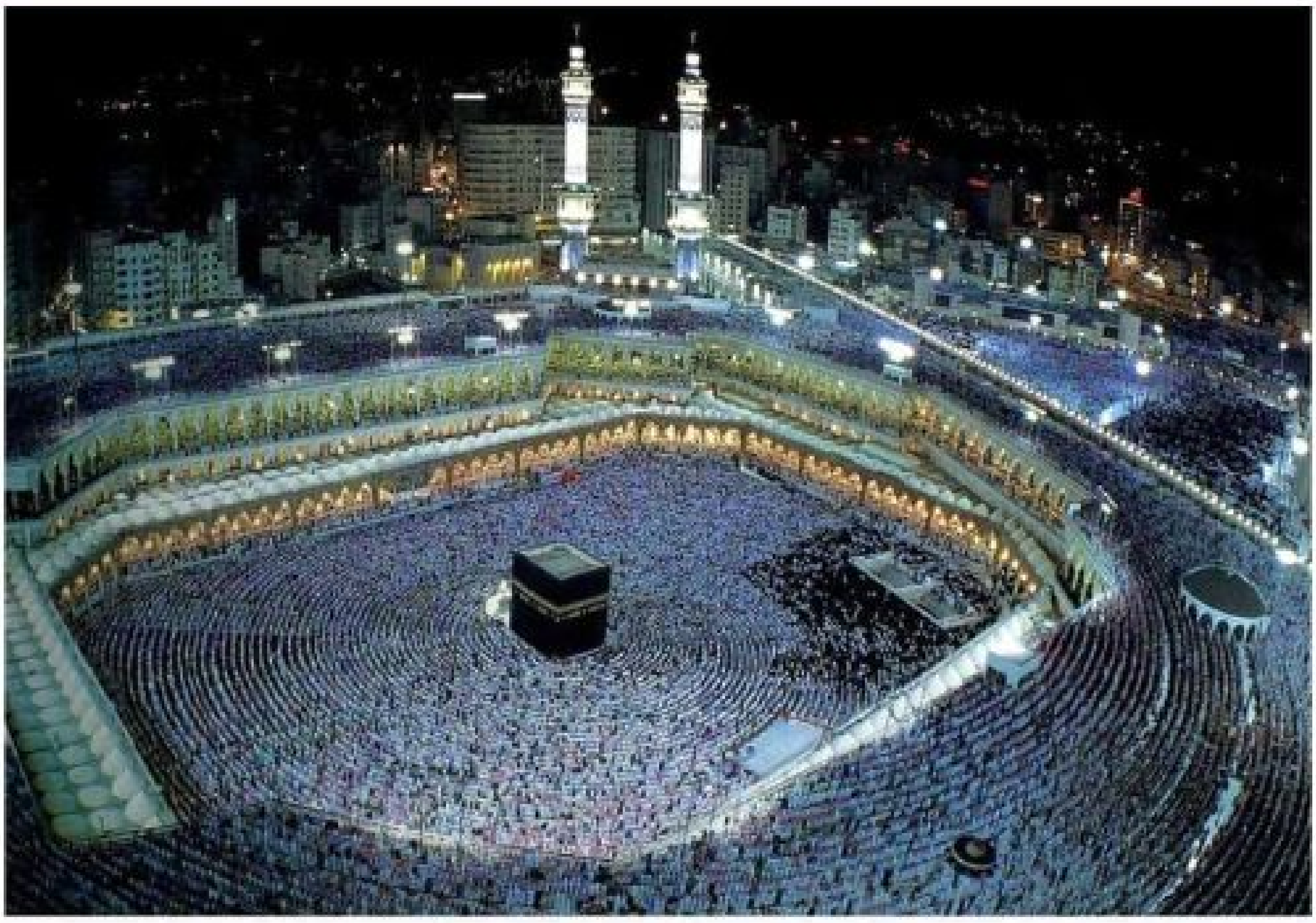

- ایران، امریکہ مذاکرات، پاکستان کی سفارت کاری اور مسئلہ فلسطین کی نظراندازی
- محافظین ختم نبوت کی ایک اور فتح
- سیدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ پر شراب نوشی کا الزام
- اہل ہجرت و جہاد صحابہ کرام کے امتیازی انعامات
- اجتماعی قربانی میں ہونے والی غلطیوں کا ایک عمومی جائزہ
- قربانی کا فریضہ اور قادیانیوں کا فریب

عیدالاضحیٰ کے موقع پر

قربانی کی کھالیں

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوۃ

مجلسِ احرارِ اسلام

کو دیجیے

جملہ رقوم، عطیات، زکوٰۃ و عشر، صدقات
قیمت چرمِ قربانی بھیجنے کے لیے

ترسیلِ زر

بنام: سید محمد کفیل بخاری
داربنی ہاشم مہربان کالونی ملتان
0300-6326621

الداعی الی الخیر — مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مدرسہ معمورہ داربنی ہاشم ملتان	0336-6326621 0300-6385277
مدرسہ ختم نبوت مسجد احرار چناب نگر	0301-5317422
مدرسہ معمورہ دفتر احرار لاہور	0300-4037315
مولوی محمد طیب مدنی مسجد چنیوٹ	0321-7708157
دارالعلوم ختم نبوت چیچہ وطنی	0303-4688773
امجد حسین (سیالکوٹ) ذوالفقار بھٹو (ڈسکہ)	0307-6101608 0301-6100380
مدرسہ معمورہ، میراں پور (میلسی)	0306-7937535
مدرسہ ختم نبوت گڑھا موڑ	0307-4597392
مدرسہ ابوبکر صدیق، تلہ گنگ	0300-5780390
ملک عاصم عطاء (ڈیرہ اسماعیل خان)	0333-9971711
مدرسہ ختم نبوت بورے والا (وہاڑی)	0300- 6993318
علی اصغر (چشتیاں)	03067744474
مدرسہ محمودیہ معمورہ، ناگڑیاں (گجرات)	0301-6221750
محمد اشرف علی احرار فیصل آباد	0300- 7623619
عبدالکریم قمر (کمالیہ)	0333-6377304
مولانا فقیر اللہ رحمانی رحیم یار خان	0301-7660168
مولوی عمر فاروق مدنی مسجد بہاولپور	0301-7191999
مولانا عمر شکیل (گوجرانوالہ)	0314-4502328
بھائی محمد عاصم رحیم یار خان	0300-6811029
مولانا عثمان ممتاز خانیوال	0303-7391984
مولانا عدنان شاہ کروڑ لعل عیسن لیہ	0309-7374020
مولانا علی معاویہ شجاع آباد	0306-7358436
مولانا ثانی اثنین الحق کبیر والا	0303-7394352
ڈاکٹر عبداللہ راجن پور	0333-6462771
مولانا مدثر اسماعیل ڈیرہ غازی خان	0309-9497916
حافظ ضیاء الرحمٰن	0315-7481099

بانی

ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ رحمۃ اللہ علیہ
مولانا سیّد عطاء المحسن بخاری

ماہنامہ
نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان

بیاد

حضرۃ امیرِ شریعت، سیّد الاحرار رحمۃ اللہ علیہ
سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری
بانی و امیرِ اوّل مجلس احرار اسلام

Regd.M.NO.32 | شمارہ 05 | جلد 37

مئی 2026ء — ذی قعدہ ۱۴۴۷ھ

بفیضانِ نظر

جانشینِ امیرِ شریعت، امام الاحرار حضرۃ مولانا
سیّد ابو معاویہ ابو ذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ
خواجہ خواجگان حضرۃ مولانا خان محمدؒ رحمۃ اللہ علیہ
ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ مولانا سیّد عطاء المؤمن بخاری رحمۃ اللہ علیہ
ابنِ امیرِ شریعت حضرۃ پیرجی سیّد عطاء المہیمنؒ بخاری رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی

حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد صاحب مدظلہ
(مسند نشین خانقاہ سراجیہ)
سرپرست شعبہ تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان

جناب پروفیسر خالد شبیر احمد صاحب
جناب ملک محمدؒ یوسف صاحب

مُدیرِ مسئول: سیّد محمد کفیل بخاری

رفقاءِ فکر

عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا محمد مُغیرہ، ڈاکٹر محمد عمر فاروق، میاں محمد اویس
سیّد عطاء المنان بخاری، ڈاکٹر محمد آصف، مولانا تنویر الحسن احرار

منتظم ترسیلات: محمد فیصل اشفاق، احمد علی
رابطہ 0304-2265485

زرِ تعاون سالانہ

اندرونِ ملک —— =/600 روپے
بیرونِ ملک —— =/9000 روپے
فی شمارہ —— =/50 روپے

رابطہ: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان
www.ahrar.org.pk kafeel.bukhari@gmail.com
majlisahrar@hotmail.com majlisahrar@yahoo.com

شعبہ تبلیغ تحفظِ ختمِ نبوّۃ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان

مقامِ اشاعت: دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان — ناشر: سیّد محمد کفیل بخاری — طابع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان

ترسیلِ زر بنام ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت ملتان
اکاؤنٹ نمبر یو بی ایل 0278-1005278
ایم ڈی اے چوک ملتان

تشکیل

اداریہ	ایران، امریکہ مذاکرات، پاکستان کی سفارت کاری اور مسئلہ فلسطین کی نظر اندازی	سید محمد کفیل بخاری	3
شذرہ	جاء الحق و زهق الباطل ، محافظینِ ختم نبوت کی ایک اور فتح	ڈاکٹر محمد آصف	5
افکار	غزہ، غربِ اُردن تا جنوبی لبنان مسلسل بمباری بڑھتی عسکریت اور سفارتی جمود	مسعود ابدالی	6
دین و دانش	الجواهر السنية في السيرة النبوية (آخری قسط)	محمد بن احمد الفاسی مترجم: ڈاکٹر ضیاء الحق قمر	9
//	سیدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ پر شراب نوشی کا الزام	ابومروان معاویہ واجد علی ہاشمی	14
//	اہلِ ہجرت و جہاد صحابہ کرام کے امتیازی انعامات	مولانا محمد ذیشان (مردان)	17
//	اجتماعی قربانی میں ہونے والی غلطیوں کا ایک عمومی جائزہ	مولانا محمد معاذ اشرف	21
ادب	آبروئے دِین	جناب مجید صاحب	34
خطاب	اصحاب رسول علیہم الرضوان و خلافت راشدہ (قسط نمبر: 3)	سید ابومعاویہ ابوذر بخاریؒ	35
آپ بیتی	محاذ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں (قسط نمبر: 14)	مولانا محمد مغیرہ	40
مطالعہ قادیانیت	قربانی کا فریضہ اور قادیانیوں کا فریب	حافظ محمد اسامہ پسروری	46
//	قادیانیت کیا ہے؟ (قسط نمبر 2)	حافظ عبید اللہ	48
روداد	مجلس احرار اسلام پاکستان کی مرکزی مجلسِ مندوبین کا دو روزہ اجلاس	محمد فرحان الحق حقانی	53
اخبار الاحرار	مجلس احرار اسلام کی سرگرمیاں	ادارہ	56
قبول اسلام	من الظلمت الی النور	ابومروان	62
ترحیم	مسافرانِ آخرت	ادارہ	63

دل کی بات　　سید محمد کفیل بخاری

ایران، امریکہ مذاکرات، پاکستان کی سفارت کاری اور مسئلہ فلسطین کی نظر اندازی

ایران، امریکہ مذاکرات میں فی الحال تعطل قائم ہے لیکن پس منظر میں رابطے جاری ہیں۔ پاکستان کی شاندار سفارت کاری اور امن کے لیے کوششوں کے نتیجے میں عارضی جنگ بندی پر ایران و امریکہ دونوں راضی ہیں۔

اسلام آباد میں امریکی و ایرانی قیادت کا اکٹھا ہونا تاریخ کا غیر معمولی واقعہ ہے۔ تمام تر کوششوں کے باوجود مذاکرات کامیاب نہ ہوئے تاہم متنازعہ امور مشاورت و مذاکرات کے ذریعے حل کرنے پر اتفاق ہوا۔ مذاکرات کا دوسرا دور ناکام ہوا، امریکی وفد نے عین وقت پر اسلام آباد آنے سے انکار کر دیا اور ٹرمپ کے بقول اتنا طویل ہوائی سفر کرنے کی بجائے فون کال کے ذریعے بھی بات ہو سکتی ہے اور ہمیں ایرانی قیادت کے فون کا انتظار رہے گا۔

ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی نے خطے میں امن کے لیے پاکستانی کوششوں کی تعریف و تحسین کرتے ہوئے کہا کہ:

''امریکہ کے بے جا مطالبات کی وجہ سے بڑی پیش رفت نہیں ہو سکی،
تاہم بعض نکات پر پیش رفت ہوئی ہے جس سے مثبت نتائج کی توقع ہے''

ایرانی حکومت کی جانب سے پاکستان کے ذریعے بھیجی گئی تجاویز پر وائٹ ہاؤس میں غور کیا گیا۔ وائٹ ہاؤس کے ترجمان کے مطابق

''ایران کو جوہری ہتھیاروں کے حصول سے روکنا ٹرمپ انتظامیہ کی اوّلین ترجیح ہے''

امریکی میڈیا کے مطابق ٹرمپ نے ایرانی تجاویز کو یکسر مسترد نہیں کیا۔ تاہم ایٹمی معاملات کو ابتدائی مذاکرات کا حصہ نہ بنانے پر وہ ناخوش ہیں لیکن مذاکرات بھی جاری رکھنا چاہتے ہیں۔

تازہ صورت حال یہ ہے کہ امریکہ نے ایران کی بحری ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ جو ایران آبنائے ہرمز بند کر کے بیٹھا تھا اب وہی امریکہ سے کہہ رہا ہے کہ آبنائے ہرمز کھول دیں، جنگ ختم کر دیں گے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ 28/فروری کو جنگ شروع ہونے کے بعد بھی ایران نے زیادہ تیل فروخت کیا اور قیمت بھی زیادہ

وصول کی ہے جبکہ اَسی فیصد ایرانی تیل کا خریدار چین ہے۔آبنائے ہرمز کی ناکہ بندی سے چین متاثر ہوگا اور متاثر ہوا بھی ہے۔لیکن پاکستان نے ایران کے لیے زمینی راستے سے چین تک رسائی کی سہولت فراہم کی ہے۔عالمی تجزیہ نگاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ روس اور چین دونوں ایران کی پشت پر ہیں۔اس لیے فوری نہ سہی تو کچھ عرصے بعد امریکہ وایران کے مذاکرات کسی نتیجے پر مکمل ہوں گے۔

اس جنگ میں ایک بات پوری شدت سے محسوس کی گئی کہ مذاکرات کے ایجنڈے میں ایران کی طرف سے غزہ کے مظلومین اور مسئلہ فلسطین پر کوئی بات نہیں کی گئی۔اسرائیل،امریکہ دونوں مل کر جنگ بندی کے باوجود فلسطینیوں کی نسل کشی کر رہے ہیں۔اِدھر پاکستانی حکمران امریکہ کے انتہائی قریب ہونے کے باوجود عافیہ صدیقی کی رہائی کے لیے امریکی انتظامیہ کے ساتھ کوئی بات نہیں کر رہے۔حالات کس ڈگر پر آتے اور کیا رُخ اختیار کرتے ہیں۔مذاکرات کا اونٹ کس کروٹ بیٹھا ہے، یہ سوالات اپنی جگہ پر قائم رہیں گے۔

متحدہ عرب امارات نے اوپیک (OPEC) اور اوپیک پلس سے علیحدگی کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

''امارات یکم مئی 2026ء سے تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیموں سے الگ ہو جائے گا''۔

عالمی میڈیا کے مطابق اس فیصلے سے تو یہی بات واضح ہو رہی ہے کہ امریکہ نے یو اے ای اور اسرائیل کو ساتھ ملا کر تیل کی عالمی مارکیٹ پر سعودی غلبے کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ایران جنگ سے پہلے امریکہ کی طرف سے پوری دہشت گردی کے ساتھ وینزویلا میں رجیم چینج،ایران کی بحری ناکہ بندی اور اب یو اے ای کا اوپیک سے علیحدہ ہونا سب ایک ہی ایجنڈے کے نکات ہیں۔اِس طریقے سے حالات ایک انرجی وار کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

پاکستانی کوششوں سے جنگ بندی ایک بڑی کامیابی ہے لیکن مستقل بنیادوں پر قیامِ امن ہی خطے کے معاشی واقتصادی اور سیاسی استحکام کے لیے ضروری ہے۔خدا کرے امن قائم ہو اور مخلوق سکھ کا سانس لے۔

☆......☆......☆

ڈاکٹر محمد آصف

جاء الحق وزھق الباطل

محافظین ختم نبوت کی ایک اور فتح

چند روز قبل برطانیہ میں مقیم محترم عدنان رشید صاحب نے قادیانی جماعت کو براہ راست مکالمہ کی دعوت دی جو ان کے نمائندوں نے جماعتی طور پر قبول کر لی اور بعد ازاں جگہ وقت اور دن بھی طے ہو گئے۔ ماہ اپریل 2026 کی 29 تاریخ طے ہوئی اور قادیانی جماعت کو اپنے نام نہاد خلیفہ کے شہر لندن میں بدترین شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اپریل کا مہینہ اس حوالے سے اہم ہے کہ اس میں 10 اپریل 1974 کو رابطہ عالم اسلامی کے تحت مکہ کے اہم اجلاس میں قادیانی کافر قرار دیے گئے۔ 26 اپریل 1984 کو پاکستان میں امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کیا گیا۔ 30 اپریل 1999 کو مرزا مسرور احمد چناب نگر کی تختی کی آیات پر سیاہی پھیرنے کے جرم میں گرفتار ہوا۔

29 اپریل 2026 بروز بدھ ایک تاریخ ساز دن بن گیا کہ جس میں محترم عدنان رشید صاحب اور محترم امتیاز صاحب نے قادیانی مناظرین جو کہ جماعت کی اجازت سے گفتگو کے لیے آئے تھے کو شکست سے دوچار کیا۔ قادیانی اپنی جماعت کے بانی کو سچا ثابت نہیں کر سکے۔ مسلمان علماء کی چند تحریروں کو پیش کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا ثابت کرنے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔ دنیا بھر کے احمدیوں (قادیانیوں) کے لیے لمحۂ فکریہ ہے کہ قرآن وسنت اور احادیث مبارکہ جماعت احمدیہ کا ساتھ نہیں دیتے ورنہ اتنے بڑے پیمانے پر لائیو نشر کیے جانے والے اس مکالمے میں اور اتنے فرینڈلی ماحول میں یہ مربیان مرزا غلام قادیانی کی صداقت پر قرآن وسنت سے کوئی دلیل تو پیش کرتے۔؟

لیکن قادیانی جماعت کے مربیوں کی پوری ٹیم مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت یعنی نام نہاد احمدیت کی سچائی ثابت نہیں کر سکے۔ احمدی دوست اسی مکالمے کو بار بار سن لیں تو ان شاء اللہ ان پر حق واضح ہو جائے گا۔

اس عظیم کامیابی پر مجلس احرار اسلام کی پوری قیادت، محترم جناب عدنان رشید صاحب، محترم جناب امتیاز صاحب اور ان کے تمام معاونین مولانا محمد سہیل باوا صاحب، مفتی سیف الدین صاحب، مولانا ممتاز الحق صاحب، جناب عزت اللہ خان صاحب، مولانا عثمان اقبال صاحب، حافظ عبدالخالق اعوان صاحب و دیگر کو مبارک باد اور خراج تحسین پیش کرتی ہے جنھوں نے اس مکالمے کی تیاری میں تعاون کیا اور سبیل المؤمنین پر چلنے والوں کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی اور اس راستے سے انحراف کرنے والی قادیانی جماعت کو شکست ہوئی۔

اللہ تعالیٰ تمام داعیان ختم نبوت کی حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

مسعود ابدالی

غزہ، غربِ اُردن تا جنوبی لبنان
مسلسل بمباری، بڑھتی عسکریت اور سفارتی جمود

غزہ پر اسرائیلی حملوں کو ڈھائی برس سے زائد عرصہ گزر گیا، جبکہ تقریباً اسی مدت سے جنوبی لبنان بھی مسلسل کشیدگی اور جھڑپوں کی زد میں ہے۔ اس طویل تنازع نے نہ صرف خطے کے امن کو یرغمال بنا رکھا ہے بلکہ عالمی ضمیر، سفارتی اداروں اور انسانی حقوق کے دعووں کی قلعی بھی کھول دی ہے۔ جنگ اب محض ایک جغرافیائی تنازع نہیں رہی بلکہ یہ ایک اخلاقی امتحان بن چکی ہے۔

سرحدی محاذ... لبنان میں بڑھتی کشیدگی

جنوبی لبنان میں اسرائیلی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ لبنانی مزاحمتی گروہوں کی جانب سے جوابی راکٹ حملوں میں بھی شدت دیکھی جا رہی ہے۔ اطلاعات کے مطابق اسرائیلی سرحدی شہر کریات شمونہ کی سمت حالیہ دنوں میں متعدد راکٹ داغے گئے، جن کے نتیجے میں درجنوں افراد کے زخمی ہونے کی خبریں سامنے آئیں۔ اسی دوران لبنان اور غزہ پر بمباری اور ڈرون حملوں کا سلسلہ بھی جاری رہا اور 31 مارچ کو اقوام متحدہ کے امن مشن کے اہلکاروں پر فائرنگ کے واقعے میں انڈونیشیا سے تعلق رکھنے والے تین فوجی جاں بحق ہو گئے۔

غزہ... انسانی المیہ اور امدادی بحران

جمعہ 3 اپریل، اہلِ غزہ کے لیے انتہائی مشکل دن رہا۔ صبح سویرے جبالیہ خیمہ بستی پر اسرائیلی فوج کی اندھا دھند فائرنگ سے بچوں سمیت 6 افراد زخمی ہوئے۔ اسپتال یا ہنگامی طبی امداد کے مراکز نہ ہونے کی وجہ سے زخمی دیر تک سڑک پر تڑپتے رہے۔ اسی دن ساحلی علاقے مواصی پر وحشیانہ بمباری سے 4 افراد جاں بحق اور درجنوں زخمی ہوئے۔ دو دن بعد مشرقی غزہ شہر کی خیمہ بستی کو ایک اسرائیلی ڈرون نے نشانہ بنایا۔ خیموں میں آگ بھڑک اٹھنے سے 3 افراد زندہ جل گئے۔ اکتوبر کی نام نہاد جنگ بندی کے بعد سے غزہ پر اسرائیلی حملوں میں 756 افراد جاں بحق ہوئے اور 2 ہزار زخمی ہیں۔ یہ اعداد و شمار اس بڑے انسانی بحران کی عکاسی کرتے ہیں جہاں بنیادی طبی ڈھانچہ مفلوج ہو چکا ہے۔

سفارتی محاذ... خاموشی اور غیر یقینی

بڑے دعووں کے ساتھ قائم کی جانے والی "مجلسِ امن" (Board of Peace) تاحال کوئی مؤثر کردار ادا کرتی نظر نہیں آتی۔ البتہ یہ اطلاعات سامنے آئی ہیں کہ مزاحمتی قیادت استنبول میں ترک اور مصری حکام سے رابطے میں ہے۔ ذرائع کے مطابق مزاحمتی گروہوں نے اپنے اس مؤقف کو دہرایا ہے کہ آزاد فلسطینی ریاست کے قیام سے قبل ہتھیار ڈالنے یا مزاحمت ترک کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اسرائیل... افرادی قوت کا دباؤ

اسرائیلی میڈیا کے مطابق ریزرو (reserve) فوجیوں کی خدمات کا دورانیہ بڑھایا جا رہا ہے، جو افرادی قوت کے دباؤ کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ پیش رفت اس بات کا عندیہ ہو سکتی ہے کہ جنگ طویل اور پیچیدہ رخ اختیار کر چکی ہے۔

امریکی پالیسی... عسکری ترجیحات کا غلبہ

امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پالیسیوں میں سفارت کاری کے مقابلے میں عسکری طاقت پر انحصار بڑھتا دکھائی دیتا ہے۔ ٹرمپ انتظامیہ نے اگلے مالی سال کے لیے امریکی کانگریس (پارلیمان) کو جو بجٹ تجاویز جمع کرائی ہیں اس کے مطابق دفاع کی مد میں 1500 ارب یا 1.5 ٹریلین ڈالر تجویز کیے جا رہے ہیں، جبکہ سماجی بہبود کے پروگراموں میں دس فیصد کٹوتی ہوگی۔ آئندہ برسوں میں غیر عسکری اخراجات میں مزید کمی کا امکان بھی ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اس رجحان سے مستقبل کے عالمی منظر نامے میں امریکی کردار پر تجزیاتی بحث کا آغاز ہو گیا ہے۔

غربِ اردن... بڑھتی قبضہ گردی اور بے دخلی

غربِ اردن میں کشیدگی اور یہودیوں کی آبادکاری کے واقعات میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ نابلوس کے علاقے میں املاک کو نقصان پہنچایا گیا اور زرعی زمینوں پر اسرائیلی فوج کی نگرانی میں نئی بستیاں قائم کی جا رہی ہیں۔ اسرائیلی میڈیا پر متاثرین کے بیانات اس المیے کی شدت کو اجاگر کرتے ہیں، جہاں لوگ اپنے گھروں، زمینوں اور بنیادی وسائل سے محروم ہو رہے ہیں۔

مذہبی مقامات اور روحانی بحران

انتہا پسند عناصر فلسطینیوں کے خلاف اپنی کارروائیوں کو مذہبی جواز فراہم کرتے ہیں، مگر درحقیقت یہ طرزِ عمل بیت المقدس کی روحانی عظمت کو دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے۔ کشیدگی اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ مسجد اقصیٰ کے دروازے مقفل ہیں، یروشلم میں کلیسائے قبرِ مقدس (Church of the Holy Sepulcher) تک

رسائی محدود و مسدود اور دیوارِ گریہ عیدِ فسح (Passover) جیسے اہم مذہبی موقع پر بھی غیر معمولی سناٹے کا منظر پیش کر رہی ہے۔ یہ محض سیکیورٹی اقدامات نہیں، بلکہ ایک ایسے شہر کی روح پر پڑنے والی دراڑیں ہیں جو تینوں ابراہیمی مذاہب کے ماننے والوں کے لیے مقدس ہے۔ شاید اسی پس منظر میں کھجوروں کے تہوار (Palm Sunday) کے موقع پر اپنے خطبے میں کیتھولک دنیا کے روحانی پیشوا پوپ لیو چہارد ہم (Pope Leo XIV) نے نہایت رقت آمیز انداز میں خبردار کیا کہ ''خدا اُن لوگوں کی دعائیں قبول نہیں کرتا جن کے ہاتھ خون سے رنگے ہوں''۔ کاش دنیا کے مقتدر حلقے اس صدا کو محض ایک مذہبی وعظ نہیں بلکہ ایک عالمی اخلاقی حکم نامہ سمجھ کر سنیں۔

امید کی کرن... بحری قافلہ ''صمود''

گزشتہ برس غزہ پہنچنے کی کوشش کرنے والے بحری قافلے ''صمود'' کے کارکن ایک نئے مشن کی تیاری کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق 12 اپریل کو بارسلونا سے اس مہم کا آغاز متوقع ہے، جس میں درجنوں کشتیوں اور سیکڑوں بین الاقوامی رضا کاروں کی شرکت کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ منتظمین کے مطابق اس اقدام کا مقصد محاصرے کے خلاف آواز بلند کرنا اور عالمی سطح پر دباؤ بڑھانا ہے۔

غزہ اور لبنان میں جاری یہ طویل جنگ محض سرحدوں کا تنازع نہیں بلکہ انسانیت، اخلاقیات اور عالمی نظام کے ضمیر کا امتحان بن چکی ہے۔ طاقت کے توازن، سفارتی ناکامیوں اور خاموش عالمی ردِعمل کے بیچ سب سے بڑی قیمت عام انسان ادا کر رہا ہے۔ اگر عالمی برادری نے اب بھی مؤثر اور منصفانہ کردار ادا نہ کیا تو تاریخ اس خاموشی کو ایک جرم کے طور پر یاد رکھے گی۔

(ہفت روزہ فرائیڈے اسپیشل 10 تا 16 اپریل 2026ء)

☆......☆......☆

محمد بن احمد الفاسی/ مترجم: ڈاکٹر ضیاء الحق قمر (آخری قسط)

الجواهر السنية فی السيرة النبوية

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتبین کا بیان

مختلف اوقات میں کتابت کی خدمت کے لیے بیالیس صحابہ کرامؓ مامور تھے، ان میں خلفائے اربعہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ بن الخطاب، حضرت عثمانؓ بن عفان، حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت معاویہؓ بن ابی سفیانؓ و حضرت زیدؓ بن ثابت شامل ہیں۔

حافظ عبدالغنی المقدسی کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ اور حضرت زیدؓ بن ثابت ہمہ وقت کتابت کی خدمت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قاصدوں کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ملوک وسلاطین کی جانب جو قاصد روانہ فرمائے ان میں سے چودہ کے نام معروف ہیں، ان کے علاوہ اور قاصد تھے جن کے نام پردہ خمول میں ہیں۔ شیخ مغلطائی نے معروف قاصدوں کے ضمن میں گیارہ اصحاب کا ذکر کیا ہے، اور الفاسی کی بیان کردہ تعداد شیخ العراقی کے بیان کے مطابق ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ امراء کا بیان

آپ نے مختلف علاقوں پر پندرہ امراء کا تقرر فرمایا اور یہ حضرات سرایا اور جنگی مہموں کے امراء کے علاوہ تھے، اسی طرح مال خمس، صدقات واجبہ یعنی زکوۃ کی وصولی پر متعین اصحاب اور قاضی حضرات الگ سے تھے، نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات وعمرہ وحج کے اسفار کے دوران مدینہ منورہ کے حاکم اس تعداد کے علاوہ ہیں اور ہم نے مختلف علاقوں کے حکام کی وہی تعداد بیان کی ہے جو ہمارے شیخ زین الدین العراقی نے لکھی۔

الفاسی ابن عبدالبر الطبرانی کے حوالے سے ان میں دو کا اضافہ کرتے ہیں: ایک معاذ بن جبل انصاریؓ جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین کے لیے جاتے وقت مکہ مکرمہ کا عامل مقرر فرمایا تھا، دوسرے حضرت ھبیرہ بن شبل بن العجلان الثقفیؓ جنہیں آپ نے طائف جاتے وقت مکہ مکرمہ میں اپنی نیابت عطا فرمائی تھی، جبکہ ابن عقبہ مکہ کے والی کے طور پر حضرت معاذ کا ذکر کرتے ہیں۔ اور معروف قول یہ ہے کہ آپ نے فتح مکہ کے بعد غزوہ حنین کے وقت حضرت عتاب بن اسیدؓ کو مکہ کا والی بنایا۔ واللہ اعلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزاوت کا بیان

الحافظ المقدسی کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد بیس ہے، ایک قول کے مطابق ان کی تعداد ستائیس ہے زیر نظر کتاب میں اس تعداد سے ایک غزوہ کے اضافہ کے ساتھ ذکر ہو چکا ہے، تعداد میں اختلاف کی وجہ غزوہ بنی نضیر اور غزوہ بنی قینقاع کے حوالے سے ہے کہ آیا یہ ایک ہی غزوہ کے نام ہیں یا دونوں الگ الگ ہیں، حاکم کے مطابق یہ دونوں ایک ہی غزوہ کے نام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تمام غزوات میں بنفس نفیس شرکت فرمائی جبکہ ان میں سے نو: غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ بنی قریظہ، غزوہ بنی مصطلق، غزوہ خیبر، فتح مکہ، غزوہ حنین اور غزوہ طائف میں دشمن کے ساتھ مقابلہ بھی ہوا۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غزوہ بنی نضیر، غابہ اور وادی القریٰ میں بھی مقابلہ کی نوبت آئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روانہ کردہ جنگی مہموں اور سرایا کا بیان

آپ کی روانہ کردہ جنگی مہموں اور سرایا کی تعداد ساٹھ ہے، ابن نصر کہتے ہیں کہ ان کی تعداد ستر سے زائد ہے۔

کتاب الاکلیل میں ان مہموں کی تعداد سو سے زائد ہے، ہمارے شیخ العراقی کہتے ہیں کہ ہمیں ان کے علاوہ کوئی اور ذکر نہیں پایا۔ ہم نے اس فصل میں اپنے شیخ کے بیان کی تلخیص ہی کی ہے۔

آپ کے حج اور عمرہ کے بیان میں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت مدینہ کے بعد سن 10 ہجری میں ایک حج ادا فرمایا جسے حجۃ الوداع کے نام سے جانا جاتا ہے، اور آپ کے ہجرت سے پہلے ادا کردہ حج دو ہیں اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے ایک سے زائد حج کیے اور ایک قول ایک ہی حج کا بھی ہے۔ اور آپ کے ہجرت سے قبل حج اور عمرہ کی تعداد بارے کوئی حتمی بات نہیں ہے اور جو آپ کے عمرے ہجرت کے بعد کے ہیں تو وہ تین ہیں: پہلا عمرہ سن چھ ہجری میں ادا فرمایا جسے عمرۃ الحدیبیہ کہا جاتا ہے اور دوسرا سن سات ہجری میں کیا جسے عمرۃ القضاء کہا جاتا ہے اور تیسرا سن آٹھ ہجری جسے عمرۃ الجعرانہ کہا جاتا ہے اور یہ سب ذی قعدہ کے مہینے میں تھے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے سن دس ہجری میں حج قران کیا اس طرح آپ کے ادا کردہ عمروں کی تعداد چار ہو جاتی ہے۔ واللہ اعلم

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت اچھے اخلاق کے مالک تھے، حضرت انس بن مالکؓ ان اعلیٰ اخلاق سے متعلق

خبر دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''مجھے لوگوں پر چار چیزوں: سخاوت، بہادری، قوت مردمی اور طاقت میں فضیلت دی گئی''۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ'' آپ کا اخلاق قرآن کریم کا عملی نمونہ تھا آپ اس کے مطابق ہی کسی سے خفا ہوتے اور اسی کے مطابق کسی سے راضی ہوتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحبانِ عزت سے محبت فرماتے، اہل فضل کا اکرام کرتے، آپ کسی سے اعراض نہیں فرماتے تھے اور نہ ہی کسی سے خفا ہوتے۔ آپ کسی بیوہ یا غلام کے کام میں کوئی کمی نہیں فرماتے تھے۔

آپ خوشبو کو پسند فرماتے اور ناگوار بو کو ناپسند فرماتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد پسند تھا، آپ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر پسند ہوتا تو تناول فرمالیتے اور اگر اس کے برعکس ہوتا تو چھوڑ دیتے۔

آپ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاکیزہ اخلاق کے ساتھ اپنے کام خود سرانجام دیتے، آپ جوتا گانٹھ لیتے، کپڑا کو پیوند لگا لیتے اور گھر کے کام کاج میں اپنی ازواج کا ہاتھ بٹاتے۔

آپ کے فضائل کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنے عظیم فضائل ہیں جن کا شمار ممکن نہیں ان میں سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حوض کوثر عطا فرمایا، آپ کو محبوب اور خاص دوست بنا کر قربت ومصاحبت سے نوازا، آسمانوں کی سیر کروائی اور اس دوران انبیاء علیہم السلام کی امامت کا شرف عطا فرمایا اور آپ کو ان پر گواہ ٹھہرایا، روزِ حشر لواء الحمد آپ کا امتیاز بنایا اور آپ کی ذات ستودہ صفات کو امت کے لیے بشیر، نذیر، ھادی، امام بنا کر سب جہانوں کے لیے باعث رحمت بنایا۔ اور آپ کو دائمی عفو سے نوازا، آپ کی ذاتِ بابرکات کو کتاب وحکمت مرحمت فرمائی۔ اللہ اور اس کے فرشتوں کا درود وسلام کا آپ ہی کے لیے خاص کیا گیا۔ آپ کی ہر دعا مقبولِ بارگاہِ خداوندی ٹھہری، آپ نے اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ فرمایا، بہرے بھی آپ کے فرامین سے اسی طرح مستفید ہوتے ہیں جیسے سماعت والے اور آپ کو غیب پر اطلاع عنایت ہوئی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے حد وشمار کرامت وسعادت والے فضائل ہیں جو اللہ رب العزت نے دارآخرت میں اپنے محبوب کے لیے مختص کر رکھے ہیں۔

آپ کے معجزات کا بیان

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیشمار معجزات ہیں جن میں کچھ کا بیان گزر چکا اور لاتعداد باقی ہیں ان چند میں سے پانی کے چشموں کا پھوٹ نکلنا، تھوڑے پانی اور غذا کا بڑی جماعت کے لیے کافی ہو جانا، صحیح بخاری میں حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ حدیبیہ کے مقام پر آپ کی انگشت مبارک سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلے جس سے پندرہ سو کے جم غفیر نے وضو بنایا اور خوب سیراب ہوئے اور خندق کی کھدائی کے موقع پر حضرت جابر بن عبداللہؓ کے ہاں ایک صاع جَو اور ایک میمنے کے گوشت سے ایک ہزار کی جماعت نے خوب سیر ہو کر کھایا پھر بھی کافی کھانا بچ رہا۔

ابونعیم دلائل النبوۃ میں بیان کرتے ہیں کہ اسی طرح ایک مرتبہ بشیر بن سعد کی بیٹی اپنے والد اور خالو کے ہم راہ ایک مٹھی سے بھی کم کھجوریں لائی اس سے بھی صحابہؓ کی ایک بڑی جماعت سیر ہوئی۔

ان معجزات باھرات میں ایک یہ ہے کہ آپ نے حضرت ابوطلحہؓ کے گھر میں مٹھی بھر جو، جنہیں حضرت انسؓ اپنی بغل میں لیے ہوئے تھے، سے اسی صحابہ کو سیر فرمایا جبکہ وہ جو اسی طرح باقی رہے۔

ابونعیم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوھریرہؓ کے کھجور رکھنے والے چمڑے کے تھیلی میں سے پورے لشکر کو سیر فرمایا اور باقی ماندہ کھجوریں برکت کی دعا کے ساتھ انہیں لوٹا دیں جس سے وہ اس وقت سے لے کر شہادت عثمان ذی النورینؓ تک کھجوریں استعمال کرتے رہے، جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تب اس میں سے پچاس وسق کھجوریں اللہ کی راہ میں صدقہ کیں۔ اور آپ کے معجزات میں سے آپ کی ہتھیلی میں موجود کنکریوں کا تسبیح پڑھنا، اسی طرح آپ کھانا کھاتے ہوئے اس نوالے کی تسبیح بیان کرنے کو سنا کرتے تھے۔

ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ حضرت نعمان بن قتادہؓ کی آنکھ ضائع ہونے کے بعد آپ کی برکت سے ٹھیک ہوگئی اور ایسی ٹھیک ہوئی کہ وہ دوسری سے زیادہ بینائی والی ہوگئی، سُہیلی کہتے ہیں کہ جب کبھی ان کی دوسری آنکھ آشوب چشم کا شکار ہوتی تو یہ والی تندرست ہی رہتی۔

درج بالا کے علاوہ ان گنت معجزات ہیں جن میں سے سب سے نمایاں قرآن عظیم ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائل شریفہ کا بیان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار خصائص ہیں جو مختلف اقسام پر ہیں، جن میں:

پہلی قسم واجبات ہیں جن میں چاشت کی نماز، قربانی، نماز وتر، نماز تہجد، مسواک اور ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔

دوسری قسم جو آپ کی ذاتِ بابرکات کے لیے خاص تھیں ان سے بچنے میں اجر بھی نسبتاً زیادہ تھا، یہ دو اقسام پر

ہیں: ان میں سے شعر گوئی، تحریر، زکاۃ کا استعمال اسی طرح ان کے علاوہ بھی۔

دوسری قسم نکاح وغیرہ سے متعلق ہے ان میں سے اس کو روکے رکھنا جو آپ سے نکاح کو پسند نہ کرے، غیر مسلم کتابیہ سے نکاح کرنا اسی طرح مسلمان باندی کو عقد نکاح میں لانا۔

تیسری قسم مباحات میں سے ہے جن میں مسلسل روزے رکھنا، مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے اس میں سے کسی چیز کا منتخب کر لینا، مکہ مکرمہ میں حالت احرام کے بنا قدم رنجہ فرمانا اور کچھ وقت کے لیے وہاں قتال کی اجازت ملنا اور علم وحکمت کے ساتھ اپنی ذات واولاد کے لیے فیصلہ فرمانا وغیرہ۔

چوتھی قسم فضائل میں سے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ کی ازواج مطہرات امت کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دی گئیں ان میں وہ بھی شامل ہیں جن کو آپ نے اپنی حیات طیبہ میں کسی وجہ سے چھوڑا وہ بھی اسی دائمی حرمت میں آتی ہیں۔

کتاب کے مؤلف محمد بن احمد الحسینی الفاسی المکی کہتے ہیں کہ زیر نظر کتاب وہ ہے جس کی تالیف کا ہم ارادہ رکھتے تھے سیرت نبویہ کے اختصار میں سے۔

اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے خاص ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود وسلام ہو ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

☆......☆......☆

الغازی مشینری سٹور

ہمہ قسم چائنہ ڈیزل انجن، سپیئر پارٹس

تھوک وپرچون ارزاں نرخوں پر ہم سے طلب کریں

بلاک نمبر 9 کالج روڈ، ڈیرہ غازی خان 064-2462501

ابومروان معاویہ واجد علی ہاشمی

سیدنا ولید بن عقبہ رضی اللہ عنہ پر شراب نوشی کا الزام

اعتراض: سیدنا ولید بن عقبہ شارب خمر تھے اور فجر کی نماز نشہ میں دو کے بجائے چار رکعت پڑھا دی۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ایسے شخص کو امیر مقرر کیا۔

جواب: ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک شریف امیر تھے لیکن بدقسمتی سے کوفہ کے گورنر تھے اور کوفہ کے شریر لوگوں نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کو بھی معاف نہیں کیا اور ان کے خلاف بے جا شکایات کیں، حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے سعد رضی اللہ تعالی عنہ کو واپس بلایا، حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ولید بن عقبہ کو عراق اور اُردن کا امیر بنایا تھا اور نصاری بنی تغلب کے مقابلے پر ان کو بھیجا تھا وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے سے امیر چلے آ رہے تھے، اگر چہ ان کا لڑکپن کا زمانہ تھا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ان کی صلاحیت کی بنیاد پر ان کو کوفہ کا امیر مقرر فرمایا۔ کوفہ کی اہمیت اس لیے بھی مسلم تھی کہ آذربائیجان اور آرمینیا اس کے اطراف میں واقع تھے اور کوفہ ہیڈ کوارٹر تھا۔

شرب خمر کا واقعہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ کوفہ کے چند نوجوان زُہیر بن جندب، مورع بن ابی مورع اور شبیل بن ابی الازدی نے ابن حیسمان کو قتل کر دیا، جن کے قصاص میں ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ نے ان نوجوانوں کو قتل کیا، جس سے ان کے والد اور متعلقین کو غصہ آیا اور وہ ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے بدلہ لینے پر تل گئے۔ ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک بہادر اور صاف دل انسان تھے، یہاں تک کہ ان کے گھر کا دروازہ بھی نہ تھا۔ ایک روز ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ ایک نصرانی شخص کے ساتھ جو حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے زمانے میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا تھا، انگور کھا رہے تھے، مقتولین کے والیان نے موقع دیکھ کر ولید بن عقبہ پر شراب پینے کی تہمت لگائی اور لوگوں کو اس پر ابھارا، چنانچہ لوگ اچانک ولید بن عقبہ کے گھر میں داخل ہوئے، طبق میں صرف چند انگور رہ گئے تھے، اس لیے ولید بن عقبہ نے اسے چارپائی کے نیچے کھسکا دیا۔ ایک شخص نے چارپائی کے نیچے ہاتھ ڈال کر دیکھا تو طبق میں شراب کی بجائے چند انگور تھے جنہیں ولید بن عقبہ نے شرم کی وجہ سے چھپا دیا تھا، یہ دیکھ کر لوگوں نے جندب، ابومورع اور ابوزینب کو برا بھلا کہا اور امیر پر تہمت لگانے کی وجہ سے ان پر لعنت کی جس کی وجہ سے ان لوگوں کا غصہ اور بڑھ گیا، چنانچہ انہوں نے ایک مرتبہ ولید بن عقبہ کو سوتا ہوا پایا تو ان کی انگوٹھی لے لی اور کچھ لوگوں کو حضرت

عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس انگوٹھی دے کر بھیجا کہ وہ مخمور تھے ہم نے ان کی انگوٹھی لی، گویا انہوں نے ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ کے شراب پینے کی گواہی دی، حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ کو بلایا، ولید بن عقبہ نے انکار کیا کہ انہوں نے شراب نہیں پی لیکن حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے ان گواہوں کی وجہ سے حد قائم کی اور ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ بھائی صبر کرنا یہ گواہ جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنا رہے ہیں (تکملہ فتح الملہم جلد دوم صفحہ 499 تا 500)

فجر کی نماز میں دو کے بجائے چار رکعت پڑھانے کی جہاں تک بات ہے تو یہ صحیح مسلم کی روایت ہے اس روایت کا مضمون یہ ہے کہ حضین بن منذر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تھے۔ ان کے سامنے دو گواہوں نے ولید بن عقبہ کے شراب پینے اور دو رکعات فجر پڑھا کر مزید پڑھانے کی درخواست کا ذکر کیا ہے۔ (صحیح مسلم باب حد الخمر حدیث نمبر 4457) یعنی حضین بن منذر خود شرب خمر کے گواہ نہیں بلکہ انہوں نے دو گواہوں کی گواہی نقل کی ہے اور اس کا مشاہدہ کیا ہے اس روایت کے راوی حضین بن منذر تک اگرچہ سند صحیح اور رجال ثقہ ہیں لیکن روایت مضطرب ہے، حضین بن منذر نے شراب نوشی کے جن دو گواہوں کی گواہی کا ذکر کیا ہے ان میں ایک تو مجہول ہے اور دوسرا حمران بن اعین رافضی ہے۔

دوسری روایت جو الاستیعاب ابن عبد البر وغیرہ میں مذکور ہے اس کی سند عبداللہ بن شوزب تک پہنچتی ہے جبکہ ابن شوزب اس واقعہ کے 56 سال بعد پیدا ہوئے۔ اس لیے اس منقطع روایت سے صحابی رسول پر الزام لگانا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

بعض دوسری روایات میں شرب خمر کے دوسرے گواہوں، ابوزینب، ابومروع، جندب اور سعد بن مالک کا ذکر ملتا ہے جو ابو حیسمان کے قصاص میں قتل کیے جانے والوں کے قریبی رشتہ دار تھے، اس لیے ان کی گواہی بھی کالعدم تھی۔

حاصل یہ کہ ولید بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہ پر شرب خمر کے الزام والی روایت مندرجہ ذیل وجوہ کی وجہ سے مخدوش ہے۔

1 اس میں اضطراب ہے کہ دو رکعتیں پڑھائیں اور کہا کہ مزید بڑھا دوں یا چار پڑھائیں۔

2 گواہوں میں حمران بن اعین کا حال آپ نے پڑھا اور دوسرا مجہول ہے

3 بعض روایات میں 40 کوڑوں کا ذکر ہے، بعض میں 80 کوڑوں کا ذکر ہے۔ اگرچہ شاہین نے اس کی تطبیق ذکر کی ہے

4 ایک گواہ شرب خمر کا ذکر کر رہا ہے اور دوسرا قئے کرنے کا

5 اس روایت کی ایک سند عبداللہ بن شوزب پر جا کر ختم ہوتی ہے جو اس واقعہ کے 56 سال کے بعد پیدا ہوئے اور دوسری سند جو مسلم میں مذکور ہے حضین بن منذر پر جا کر ختم ہوتی ہے جو شرب خمر کے واقعہ کے گواہ نہیں تھے بلکہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی اس مجلس میں حاضر تھے جس میں حمران اور دیگر نے گواہی دی تھی یعنی مجلس گواہی میں موجود تھے شرب خمر یا واقعہ صلات میں موجود نہیں تھے بلکہ یہ تو کوفی بھی نہیں،

6 حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو اس شہادت کے کذب پر یقین تھا اس لیے یہ فرمایا کہ ہم حد قائم کر دیں گے اور شاہدین زور جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنا رہے ہیں

7 اگر نماز کا واقعہ پیش آیا ہوتا تو پھر نمازیوں کی پوری جماعت اس واقعے کی گواہ بنتی ہے

اس واقعہ کی تفصیل اور اس پر تنقید کے لیے تکملہ فتح الملہم جلد دوم صفحہ 499 تا 502 کی طرف رجوع کریں نیز حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کی سیرت پر مولانا بشیر احمد حصاروی کی کتاب صفحہ 284 سے صفحہ 300 تک۔

العواصم من القواصم مع تعلیقات صفحہ 93 تا 94 ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کا منہ بند کرانے کے لیے ولید پر حد جاری کی اور حد جاری کرنے والوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ شامل تھے۔

☆......☆......☆

Saleem&Company
Bahar Chowk, Masoom Shah Road, Multan.
SC
SINCE 1968
Manufacture of Quality Furniture, Government Contractors, Electronics & General Order Suppliers
سلیم اینڈ کمپنی
0302-8630028
061 -4552446
فون نمبر:
بہار چوک معصوم شاہ روڈ ملتان
Email:saleemco1@gmail,com

مولانا محمد ذیشان (مردان)

اہل ہجرت و جہاد صحابہ کرام کے امتیازی انعامات

ویسے تو سارے صحابہ کرامؓ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے کہ: وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى، (اور سب [صحابہ] کے ساتھ اللہ نے سب سے بہتر انجام کا وعدہ کر رکھا ہے)۔ ہمارا ایمان یہی ہے اور اس کے خلاف عقیدہ رکھنا کفر ہے، کیونکہ یہ آیتِ کریمہ کا انکار ہے۔

جرأت کے پہاڑ، ابن امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء المؤمن بخاریؒ کی تقریر کا وہ یادگار حصہ جو یقیناً آبِ زر سے لکھنے کے قابل ہے حضرت شاہ جیؒ فرماتے تھے: ’’مفتی کیا کہتا ہے؟ عالم کیا کہتا ہے؟ شیخ الحدیث کیا کہتا ہے؟ میں نہیں جانتا، میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بغض رکھنا کفار کی نشانی ہے۔ ’’لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ‘‘ (ملخصاً)۔‘‘ حرف بحرف یہی ہمارا عقیدہ ہے۔، اور یہ حضرتؒ نے ویسے جذبات سے مغلوب ہو کر ارشاد نہیں فرمایا بلکہ اس کی اصل موجود ہیں، ملاحظہ کیجئے:

حجۃ المتکلمین امام ابوالمظفر الاسفرائینیؒ اپنی کتاب ’’ **التبصیر فی الدین وتمییز الفرقة الناجية عن الفرق الهالكين** ‘‘ میں ص:36 پر رقم طراز ہیں:

قَالَ أَبُو إِدْرِيس الْمُفَسِّر: أَن ظَاهر هَذِه الْآيَة يُوجب أَن الروافض كفار لِأَن فِي قُلُوبهم غيظاً من الصَّحَابَة وعداوةً لَهُم، أَلا ترَاهُ يَقُول: "ليغيظ بهم الْكفَّار" فَبين أَن من كَانَ فِي قلبه غيظ مِنْهُم فَهو من الْكفَّار.

(ابو ادریس المظفر نے فرمایا اس آیت کا ظاہری تقاضا یہی ہے کہ روافض ایمان سے محروم ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں صحابہ کرام کے غیظ و عداوت موجود ہے، جبکہ اس آیت شریفہ میں یہی تو بتایا جا رہا ہے کہ جس کے دل میں ان حضرات کے بارے میں غیظ ہو وہ کافروں کے گروہ کا فرد ہے) مفہوم

عرض یہ کہ اگرچہ تمام صحابہ اصل صحابیت میں مشترک ہیں لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان اللہ تعالیٰ نے خود فضیلتیں قائم کر رکھی ہیں جیسے حضراتِ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے درمیان فضیلتیں رکھی ہیں، ’’تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ‘‘، (ان رسولوں میں ہم نے بعض کو بعض پر افضل بنایا) اور اسی طرح فرمایا، ’’وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّينَ عَلٰى بَعْضٍ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا‘‘ (الإسراء:55) (ہم نے کچھ نبیوں کو کچھ پر فضیلت بخشی)

اسی حقیقت کو سامنے رکھ کر میرے اس مضمون کا ذیلی عنوان ہے کہ ''مؤمنین، مہاجرین اور مجاہدین صحابہ کو اللہ تعالیٰ نے آٹھ (8) انعامات سے نوازا ہے جو صرف انہی کا حصہ ہیں۔''

نوٹ:۔ یاد رہے میرا یہ مطلب نہیں کہ جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایمان لانے کے بعد ہجرت نہیں کی اور نبی کریم ﷺ کی رفاقت میں جہاد نہیں کیا تو ان کے لئے کوئی فضیلت نہیں یا وہ جنت میں داخل نہیں ہونگے (العیاذ باللہ)، بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ وہ علمِ الٰہی ازلی، ابدی، سرمدی، حضوری اور قدیمی و حقیقی میں پہلے سے جنتی تھے، اور جب میں یہ سطریں زینتِ قرطاس کر رہا تھا تب وہ جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہونگے یہ میرا ایمان تھا اور ہے۔ اللہ مجھے اسی پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے۔ لیکن بات یہ ہے کہ مذکورہ تین ڈگریوں میں سے آخری دو ڈگریاں (ہجرت اور جہاد مع رسول اللہ ﷺ) یہ وہ ڈگریاں ہیں جن کی حسرت خود اُن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی تھی جنہیں یہ نہیں ملی۔

جو علماء کرام شوق رکھتے ہیں وہ مشہور حدیث مبارکہ ''لَا هِجرَةَ بَعدَ الفَتحِ'' کا پسِ منظر دیکھ بھی لیں اور خود سوچ بھی لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد کن کو اور کس لئے فرمایا تھا، خیر یہ موضوع کسی اور وقت پہ چھوڑنا مناسب سمجھتے ہیں! شاید کسی دوسری نشست میں ہم یہ بھی اپنے قارئین کو بتائیں گے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مابین فضیلت کے معیارات کیا ہیں؟ ان شاء اللہ۔ آج صرف اہل ہجرت و جہاد صحابہ کرام علیہم الرضوان کے امتیازی انعامات کے ذکر سے مجلس کو مہکانا مطلوب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جس مقام پر ان تین صفات، یعنی ایمان ہجرت اور جہاد کے ساتھ متصف صحابہ کرام کو یہ اعزازت عطا فرمانے کا اعلان کیا ہے وہ آیات پیش خدمت ہیں۔ حضرت حق جلّ اسمہ فرماتے ہیں:

''الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ '' (التوبة: 20) . ''يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُقِيمٌ (21) خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ (22) يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَائَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ'' (التوبۃ:21-23)۔

ترجمہ و مفہوم:۔ جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ترکِ وطن کیا اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا (1) وہ درجہ میں اللہ کے نزدیک بہت بڑے ہیں (2) اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں (3) ان کا رب ان کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت (4) اور بڑی رضامندی (5) اور ایسے باغوں کی (6) کہ ان کے لئے ان میں دائمی نعمت ہوگی (7) ان میں یہ ہمیشہ ہمیشہ کو رہیں گے (8) بلاشبہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے۔ (بیان القرآن از حکیم الامتؒ)

آسانی کے لئے میں نے نمبر زلگا دیئے ہیں اب جس نعمت کی تشریح ہوسکتی ہے کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔

(1)(وہ درجہ میں اللہ کے نزدیک بہت بڑے ہیں)عظیم وہ ہوتا ہے جو عموماً مرتبے میں بڑا ہو نہ کہ جسامت میں، جبکہ کبیر وہ ہوتا ہے جو جسامت میں بڑا ہو، قرآنِ کریم میں اجرِ عظیم بھی وارد ہے اور اجرِ کبیر بھی اور اجرِ کریم بھی، سیدنا حضرت شعیب علیہ السلام کے لئے "شیخٌ کبیرٌ" وارد ہے اگر چہ مرتبے میں وہ کم نہیں تھے کہ ان پر عظیم کا اطلاق درست نہ ہو لیکن وہاں پر انکی عمر کی بڑائی مطلوب ہے، فافہم!۔

(2)(اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں)۔کامیابی کے لفظ کے لئے قرآنِ کریم میں "مفلحون" اور "فائزون" دونوں وارد ہیں اور دونوں ہی ان حضرات کے لئے مستعمل ہیں، اٹھائیسویں پارے میں دو مرتبہ، سورتِ مجادلہ کی بالکل آخری آیت میں، "ألا إن حزبَ الله هم المفلحون"، "أولئک هم المفلحون "سورتِ حشر میں انصارِ مدینہ کے لئے، اسی طرح لفظِ فائزون بھی وہاں پر سورتِ حشر ہی میں آخری رکوع میں وارد ہیں، "أصحٰبُ الجنة هم الفائزون" اور سورتِ حشر کے اندر یہود کے ساتھ جہاد کا واقعہ مذکور ہے تو ظاہر بات یہی ہے کہ وہاں پر فائزون سے مراد یہی مقدس و مبارک جماعت ہی مراد ہوگی۔ ہماری پیش کردہ آیات میں "أولئک هم الفائزون" وارد ہے، اب دونوں کے معانی میں غور کرنا ہوگا۔

فائزون:۔الفوز:الظَّفرُ بالخیر مع النجاة من الشر ۔فوز یہ ہے کہ آدمی خیر پالے اور شر سے نجات بھی حاصل کرے۔جیسے:"فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ " (آل عمران:185)۔(لسان العرب ج:5 ص:389)۔

مفلحون:۔الفلاح:الظَّفرُ وإدراکُ البُغیَة مع البقاء ۔فلاح یہ ہے کہ مقصد حاصل ہو اور وہ کامیابی باقی بھی رہے۔(المفردات فی غریب القرآن ص:616)۔جیسے: قرآنِ کریم میں سورۃ المومنون میں اہل ایمان کی صفات بتاتے ہوئے ارشادِ ربانی آیا ہے:"قد أفلح المؤمنون" پھر ربِّ کریم مؤمنین کی صفات بیان کرکر کے سب سے آخر میں خود گویا کہ "فلاح" کی تعریف ارشاد فرماتے ہیں:"أولئک هم الورثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خلدون" یہ لوگ ہیں وارث، جو جنت کی وراثت پاتے ہیں جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے۔ خالدون پر غور کر لیجئے معنیٰ سمجھ آجائے گا، قربان جاؤں اپنے رب پر!! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعریف کرنا کوئی ان کے رب سے سیکھ لے، اس ذاتِ پاک نے جس انداز سے ان کی تعریف کی ہے وہ ہم جیسے ناپاک کیا کر سکتے ہیں؟

ہم جیسے تھوڑی بہت عربی جاننے والے قارئین کے علم میں ہوگا کہ کامیابی کا مفہوم بتانے کے لئے کلامِ عرب میں ایک اور لفظ بھی مستعمل ہے "نَجاح"، لیکن عجیب بات ہے قارئین حیران ہونگے کہ یہ لفظ ایک مرتبہ بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے مستعمل نہیں، (جہاں تک راقم سطور کی تلاش ہے) نہ قرآن میں نہ حدیث میں، فَیا للعجب!!

اس کی ایک وجہ ہے۔مصادرِ دینیہ میں صحابہ کرام علیہ الرضوان کے لیے یہ لفظ استعمال نہیں ہوا شاید اس لیے کہ

کیونکہ ''نَجاح''، عارضی کامیابی کو کہتے ہیں، مثلاً جو بچہ یا لڑکا اسکول یا مدرسے میں سالانہ امتحان میں کامیاب ہوجائے اس کے لئے عربی تعبیر اہلِ عرب یہ کرتے ہیں: ''نَجح في الامتحان'' کیونکہ ہوسکتا ہے وہ آئندہ سال فیل ہوجائے، لیکن صحابہ کرام کی مقدر میں اللہ تعالیٰ نے ناکامی لکھی ہی نہ تھی اس لئے ان کے لئے ''نَجاح'' کا لفظ استعمال ہی نہیں فرمایا۔

(3)(يُبَشِّرُهم رَبُّهم بِرَحمَةٍ منهُ وَرِضوانٍ ـــ)اس پوری آیت کے اندر بغور دیکھا جائے تو ساری کی ساری جمالی اشیاء ذکر کی گئی ہیں۔

حضرت مولانا ابوریحان عبدالغفور سیالکوٹی رحمہ اللہ کا ایک تاریخی جملہ

لفظِ ''رضوان'' کے بارے میں اگر ابوریحان علاّمہ عبدالغفور سیالکوٹیؒ کا قول نقل نہ کروں تو پھر مزہ ہی کیا!! فروری (2024ء) کی بات ہے دارِ بنی ہاشم ملتان کے مہمان خانے میں ناشتے کے دوران میں نے کئی دوستوں کے ہمراہ مولانا تنویر الحسن احرار حفظہ اللہ سے (جو علاّمہ سیالکوٹیؒ کے شاگردِ رشید بھی ہیں) سنا کہ علاّمہ سیالکوٹیؒ نے ہمیں ایک دفعہ فرمایا کہ: ''سارے انسانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ حساب کتاب بروزِ قیامت فرمائیں گے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے قیامت پر نہیں چھوڑا، بلکہ یہاں پر سب کچھ نمٹا دیا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ، وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنىٰ کی صورت میں''۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ یہ وہ نعمت ہے جو اہلِ جنت کو بھی سب سے آخر میں ملے گی۔ حدیث شریف میں آتا ہے:

هل رضيتم؟ فيقولون: وما لنا لا نرضى وقد أعطيتنا ما لم تعط أحدا من خلقك، فيقول: أنا أعطيكم أفضل من ذلك، قالوا: يا رب، وأي شيء أفضل من ذلك؟ فيقول: أحل عليكم رضواني، فلا أسخط عليكم بعده أبدا۔ صحیح البخاری(8/114)

ترجمہ: اہلِ جنت سے پوچھا جائے گا کیا تم راضی ہوگئے؟ وہ عرض کریں گے ہم کیسے راضی نہ ہوں جبکہ آپ نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمادیا جو آپ نے اپنی مخلوقات میں سے کسی کو نہیں عطا کیا۔ حضرت حق فرمائیں گے میں تمھیں اس سے بھی بڑی نعمت دیتا ہوں۔ وہ عرض کریں گے یارب اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہوسکتی ہے؟ حضرت حق فرمائیں گے میں اپنی رضا تمھارے ساتھ ٹھہراتا ہوں، اب تم سے کبھی ناراض نہیں ہوں گا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ''وَرِضوَانٌ مِّنَ الله أكبرُ'' (اللہ کی رضا سب سے بڑی ہے) یہی سب سے بڑی نعمت ہے، لیکن صحابہ کرام کو یہ ڈگری یہاں پر دنیا میں ملی، واہ صحابہ واہ!۔

''رَبِّ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصَّالِحِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ''.

مولانا محمد معاذ اشرف (فاضل و متخصص جامعہ دارالعلوم کراچی)

اجتماعی قربانی میں ہونے والی غلطیوں کا ایک عمومی جائزہ

قربانی کا وقت قریب ہے، اور اجتماعی قربانی کا عام رواج ہو چکا ہے، جس میں شرعی اعتبار سے بہت خامیاں پائی جاتی ہیں۔ جن کا علم ہونا اجتماعی قربانی کے منتظمین و شرکاء کے لیے ضروری ہے۔ اس موضوع پر ماہنامہ "البلاغ" کراچی کے ذوالحجہ 1443 کے شمارہ میں مولانا محمد معاذ اشرف صاحب کا حضرت شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم کے مشورے سے لکھا گیا اہم مضمون شائع ہوا، جسے افادۂ عام کے لیے شائع کیا جا رہا ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانور کی قربانی وہ عظیم عبادت ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے چلی آ رہی ہے۔ جیسا کہ خود قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ (سورۃ الحج:43)

اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی اس غرض کے لئے مقرر کی ہے کہ وہ ان مویشیوں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں۔ (آسان ترجمہ قرآن)

گویا قربانی ایک ایسی عبادت ہے جو ہر امت میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہی ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر بھی قربانی ایک عظیم عبادت کے طور اپنی خاص شرائط کے ساتھ فرض ہے اور الحمد للہ مجموعی طور پر مسلمانوں میں اس عبادت کو انجام دینے کا خاص اہتمام بھی نظر آتا ہے۔ دیگر فرض عبادات کی طرح اس عبادت کو انجام دینے کی بھی کچھ شرائط ہیں، اگر ان پر عمل نہ کیا جائے تو یہ عظیم عبادت، عبادت ہی نہیں رہتی۔ گذشتہ کچھ عرصے سے اس عبادت کی انجام دہی میں چند بنیادی خرابیاں بکثرت دیکھنے کو مل رہی ہیں:

ا۔ پہلی خرابی یہ کہ قربانی جیسے عظیم عمل کو یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ یہ محض کوئی رسم یا شوق پورا کرنے کا نام ہے، لہٰذا عبادت کا پہلو جب نظروں سے اوجھل رہتا ہے تو اس کی شرائط اور آداب وغیرہ کی حیثیت بالکل ثانوی سی ہو جاتی ہے، بلکہ جس طرح دیگر رسموں میں اکثر دکھاوے اور شوق پورا کرنے کے لئے سب کچھ کیا جاتا ہے، وہی سب اس میں بھی بکثرت دیکھنے اور سننے کو مل رہا ہے۔ چنانچہ عیدالاضحیٰ کے دن قربانی کا عمل پورے جوش وخروش کے ساتھ انجام دیا جاتا ہے، لیکن بسا اوقات اس میں شرعی احکامات کی پابندی کو زیادہ خاطر میں نہیں لایا جاتا، بلکہ لوگوں کے ذہنوں میں یہ تصور بھی اب رفتہ رفتہ دھندلا پڑتا جا رہا ہے کہ قربانی کوئی عبادت بھی ہے۔

۲۔ دوسری خرابی جو درحقیقت پہلی خرابی ہی سے وجود میں آئی ہے، وہ یہ ہے کہ اجتماعی قربانی کو بڑے پیمانے پر کمرشل بنیادوں پر انجام دیا جانے لگا ہے اور اس کو مستقل طور پر ایک کاروبار سمجھ لیا گیا ہے۔ نیز پھر بڑے بڑے برانڈز کی اس عمل میں شمولیت نے وہ کچھ مناظر دکھائے ہیں جن کا تصور بھی رونگٹے کھڑے کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اس مختصر تحریر کو لکھنے کا بنیادی مقصد اسی دوسری قسم کی خرابی اور اس کے سنگین نتائج سے امت کو آگاہ کرنا ہے، اور اس کے ضمن میں چند وہ مسائل بھی ان شاء اللہ آجائیں گے جن کا تعلق نجی طور پر انجام دی جانے والی مشترکہ قربانی سے ہے۔

اب سے چند سالوں پہلے تک صورت حال یہ تھی کہ بڑی سطح پر اجتماعی قربانی مدارس یا اُن رفاہی اداروں تک محدود تھی، جن کا اصل مقصد اس عمل سے پیسہ کمانا نہیں تھا، اور بالعموم قربانی کا پورا عمل علماء کرام کے زیر نگرانی انجام دیا جاتا تھا، اور الحمد للہ مدارس میں بالخصوص اس بات کا اہتمام اب بھی کیا جاتا ہے کہ قربانی کی عظیم الشان عبادت کو اس کی تمام شرائط و آداب کے ساتھ انجام دیا جائے۔ لیکن اب کچھ عرصے سے اجتماعی قربانی جیسی عبادت محض ایک کاروبار کی شکل اختیار کرتی جارہی ہے، جس میں اصل مقصد ہی پیسہ کمانا ہے۔ بڑے بڑے برانڈز کمرشل بنیادوں پر اس کام میں پیش پیش ہیں، نتیجہ یہ کہ کچھ عرصے سے رونگٹے کھڑے کر دینے والی تفصیلات اور تشویشناک خبریں سننے کو مل رہی ہیں اور مشاہدے میں آرہی ہیں۔ اگر ان خرابیوں سے پیدا ہونے والے نتائج کو سامنے رکھا جائے تو یہ خرابیاں بھی دو طرح کی ہیں:

پہلی قسم کی خرابیاں:

یہ وہ خرابیاں ہیں جن کی وجہ سے قربانی کا فریضہ سرے سے ادا ہی نہیں ہوتا۔

دوسری قسم کی خرابیاں:

دوسری قسم کی خرابیاں وہ ہیں جن کی وجہ سے قربانی تو درست ہو جاتی ہے، البتہ قربانی ہی سے متعلق دیگر معاملات میں حرام اور ناجائز کاموں کا ارتکاب ہو رہا ہے۔ اس خرابی کا زیادہ تر تعلق اجتماعی قربانی کرنے والے اداروں سے ہے۔ یہاں ان دونوں طرح کی خرابیوں میں سے چند خرابیوں کا ذکر اس مقصد سے کیا جارہا ہے کہ وہ حضرات جو ادارے کی حیثیت سے اجتماعی قربانی انجام دے رہے ہیں، یا ایسے ہی کسی ادارے کے ذریعہ قربانی کروا رہے ہیں، وہ انتہائی احتیاط سے کام لیں اور اس عبادت کو عبادت سمجھ کر پوری ذمہ داری کے ساتھ انجام دینے کی کوشش فرمائیں۔

عید سے پہلے قربانی:

گذشتہ سال بندے کے ایک بہت ہی قریبی عزیز نے جو باقاعدہ خود بھی عالم ہیں، یہ اطلاع دی کہ ایک نامور برانڈ کے منتظم اور ذمہ دار نے خود ان سے شرعی رہنمائی کے لئے دو سوالات پوچھے، یہ برانڈ دراصل چند سالوں سے اجتماعی قربانی کا کام انجام دے رہا ہے، لیکن ذمہ دار نے جو سوالات پوچھے وہ رونگٹے کھڑے کر دینے والے ہیں۔

پہلا سوال اس ذمہ دار نے یہ پوچھا کہ ہمارا برانڈ کیونکہ ایک نامور برانڈ ہے، لہذا لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو ہمارے ہاں اجتماعی قربانی میں حصہ ڈالتی ہے یا اپنی انفرادی قربانی ہم سے کرواتی ہے، جس کے نتیجے میں ایک اچھی بڑی تعداد میں قربانی ہوتی ہے۔ اتنے بڑے پیمانے پر ہونے والی قربانی کا نظم صرف عید کے تین دنوں میں آسان نہیں ہوتا، اور پھر اس میں یہ ذمہ داری بھی ہوتی ہے کہ ہر شریک کو قربانی کا گوشت عید کے ایام میں پہنچ بھی جائے، چنانچہ ہمارا معمول یہ ہے کہ ہم بقرعید سے تین دن پہلے قربانی کا آغاز کر دیتے ہیں اور گوشت کو فریزر میں رکھنا شروع کر دیتے ہیں، اس طرح ہمیں قربانی کے لئے زیادہ دن مل جاتے ہیں اور عید کے ایام میں گوشت بروقت شرکاء تک پہنچ جاتا ہے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

اس سوال پر بذات خود کئی سوالیہ نشان ہیں۔ وقت سے پہلے قربانی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہزاروں لوگوں کی مجموعی طور پر لاکھوں کروڑوں روپے کی قربانی بالکل ضائع گئی اور قربانی کا فریضہ ادا نہیں ہوا، کیونکہ بہت سے دیگر فرائض کی طرح قربانی کا بھی ایک وقت ہے، اور اس متعین وقت سے پہلے یا بعد میں اس کی ادائیگی اگر کر بھی لی جائے تو فریضہ ادا نہیں ہوتا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی یہ چاہے کہ فجر کی نماز میں اٹھنا کیونکہ عموماً ایک دشوار عمل معلوم ہوتا ہے، لہذا میں رات کو سونے سے پہلے ہی فجر پڑھ کر سو جاؤں، اگرچہ ابھی فجر کا وقت شروع نہ ہوا ہو۔ ظاہر ہے کہ اس طرح وقت سے پہلے نماز پڑھ لینے سے فجر کی نماز کا فریضہ ادا نہیں ہوا۔ بہر حال اس برانڈ سے قربانی کروانے والے چند حضرات سے بھی اس بات کی تصدیق ہوئی کہ ان کو بقرعید کے پہلے دن جو گوشت اس برانڈ کی جانب سے موصول ہوا، وہ فریزر کا جما ہوا گوشت تھا، اور اس بات پر وہ حضرات خود بھی حیران تھے کہ اتنی جلدی گوشت کیسے جم سکتا ہے؟

وکیل اور مؤکل کے اوقات میں فرق:

اسی واقعہ کے ضمن میں اسی طرح کا ایک اور مسئلہ بیان کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے، جو بکثرت پیش آتا ہے اور عام طور پر اس کی طرف ذہن نہیں جاتا، وہ مسئلہ یہ ہے کہ بعض اوقات قربانی کروانے والا مؤکل اور اس کی طرف سے قربانی کرنے والا وکیل دونوں الگ الگ ملکوں میں ہوتے ہیں، مثلاً ایک امریکہ میں ہے اور دوسرا پاکستان میں، جس کی وجہ سے اکثر عیدالاضحیٰ کے دنوں میں بھی فرق پڑ جاتا ہے، چنانچہ اس میں یہ بے احتیاطی اکثر سننے میں آتی ہے کہ ابھی مؤکل کے ہاں قربانی کا وقت شروع نہیں ہوتا جبکہ وکیل اپنے ہاں قربانی کر دیتا ہے، کیونکہ وکیل کے ہاں قربانی کا وقت شروع ہو چکا ہوتا ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مؤکل کے ہاں وقت شروع ہونے سے پہلے مؤکل کی طرف سے وکیل اگر قربانی کر بھی دے تو اس سے مؤکل کی قربانی کا فریضہ ادا نہیں ہوتا، اگرچہ وکیل کے ہاں قربانی کا وقت ہو چکا ہو۔ اسی طرح بعض اوقات وکیل کے ہاں تو قربانی کا وقت باقی ہوتا ہے لیکن مؤکل کے ہاں قربانی کے ایام گزر

چکے ہوتے ہیں۔ بہر حال ایسی صورت میں یہ مسئلہ ذہن میں رہنا ضروری ہے کہ جب قربانی کی جارہی ہوتو وکیل اور مؤکل دونوں کے ہاں قربانی کا وقت ہونا ضروری ہے۔

بکرے میں دو حصے:

دوسرا سوال اس برانڈ کے ذمہ دار نے یہ پوچھا کہ ہمارے ہاں جب کوئی شخص بکرے کی قربانی کرواتا ہے تو ہم اس کو وزن کی ایک متعین مقدار بتا دیتے ہیں کہ آپ کو اتنا گوشت ملے گا۔ مثلا یہ طے ہو جاتا ہے کہ آپ کو دس کلو گوشت ملے گا، پھر بعض اوقات ایسا بھی کرتے ہیں کہ ہم ایک ایسا بڑا بکرا ذبح کر لیتے ہیں جو بیس کلو یا اس سے زائد ہو، تو ہم اس ایک بکرے کے گوشت کو دو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ یعنی 10 کلو ایک کو اور 10 کلو دوسرے کو دیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

یہاں بھی قربانی درست نہیں ہوئی، کیونکہ گائے اور اونٹ کے علاوہ جو چھوٹے جانور ہیں، مثلاً بکرا اور دنبہ وغیرہ ان میں شرکت درست نہیں ہوتی، بلکہ چھوٹا جانور صرف ایک ہی شخص کی طرف سے ہوسکتا ہے۔

گوشت کے وزن کی تعیین:

یہ تو اس ایک برانڈ کی بات تھی، بعض دوسرے اداروں کے متعلق بھی یہ سننے میں آیا ہے کہ وہ پہلے سے وزن متعین کر دیتے ہیں، اور ٹھیک اسی وزن کے حساب سے لوگوں کو گوشت مہیا کر دیتے ہیں، اور جو گوشت بچ جاتا ہے وہ بغیر کسی پیشگی اجازت کے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ یہاں دو باتیں قابل غور ہیں، اوّل یہ کہ پہلے سے وزن کا متعین ہو جانا اور پھر بالکل اسی وزن کے حساب سے گوشت کی تقسیم انتہائی تشویشناک ہے، کیونکہ ایسا ہونا تقریباً ناممکن ہے کہ ہر بکرا ایک ہی وزن کا ہو، چنانچہ جہاں وزن متعین ہوتا ہے وہاں اس جیسی خرابی کا پیش آجانا کوئی بعید نہیں جو ابھی دوسرے سوال کے ضمن میں گزری ہے۔ یعنی ایک ہی بکرے میں دو لوگوں کو شریک کر دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ جب قربانی کی بنیاد قربانی کے جانور کے بجائے متعین مقدار گوشت پر ہوگی تو اس میں یا تو ناجائز شرکت ہوگی یا کسی کی قربانی کا گوشت کسی اور کو دے دیا جائیگا۔ ہاں البتہ اس بات کی گنجائش ہے کہ ایک اندازہ مقرر کرلیا جائے کہ تقریباً گوشت اتنا ہوگا۔ لیکن تقسیم مذبوحہ جانور سے حاصل ہونے والے گوشت کے اصل وزن ہی کی بنیاد پر کی جائے، چاہے اس میں گوشت کا وزن پہلے سے متعین کردہ مقدار کے برابر ہو یا اس سے کم یا زیادہ۔

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ مقررہ وزن سے زائد ہونے کی صورت میں ادارے کا اس گوشت کو اپنے پاس بغیر کسی پیشگی اجازت کے رکھ لینا جائز نہیں۔ کیونکہ جو ادارے اس طرح لوگوں کے لئے اجتماعی قربانی کرتے ہیں وہ عموماً قربانی کروانے والوں کے وکیل ہوتے ہیں، قربانی کے جانور اور اس کے گوشت وغیرہ کے مالک نہیں ہوتے۔

لہذا اصل مالک کی اجازت کے بغیر گوشت وغیرہ میں اس طرح تصرف کرنا جائز نہیں۔

اس کے برعکس ایک برانڈ کے ذمہ دار نے بندے کو خود اپنے ادارے کے متعلق یہ معلومات فراہم کیں کہ ہم لوگ گوشت کے لیے ایک وزن متعین کردیتے ہیں، اگر زیادہ نکل آئے تو قربانی کروانے والوں کی قسمت، اور اگر کم نکل آئے تو ادارہ چونکہ اپنے بھی کچھ جانور علیحدہ سے قربان کرتا ہے، لہذا گوشت کے وزن میں کمی کی صورت میں ہم اپنے جانور کا گوشت اس میں شامل کر کے وزن پورا کردیتے ہیں۔

بعض جگہوں سے متعلق یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ وہاں حصے کی قیمت کے اعتبار سے وزن متعین کیا جاتا ہے، یعنی مثلاً ایک حصہ دو ہزار روپے کا ہے تو اسکو دس کلو گوشت ملے گا، دوسرا حصہ تین ہزار کا ہے تو اس کو ۱۲ کلو گوشت ملے گا وغیرہ۔ یہ تمام صورتیں انتہائی تشویشناک ہیں۔

وزن میں بے احتیاطی:

اوپر بیان کردہ صورت کے برعکس جہاں بنیاد ہی وزن کو بنایا جاتا ہے، یہ خبریں بھی عام ہیں کہ وزن کو سرے سے اہمیت ہی نہیں دی جاتی بلکہ حصہ داروں کے درمیان اندازے سے گوشت تقسیم کردیا جاتا ہے، شرعاً یہ طریقہ بھی درست نہیں کیونکہ گوشت اموال ربویہ میں سے ہے، یعنی اس میں ربا کے احکامات جاری ہوتے ہیں۔ لہذا ہر شریک کو برابر وزن ملنا چاہئے۔ اس کا تفصیلی طریقہ ان شاءاللہ آگے آرہا ہے۔

غرض وزن کے معاملے میں لوگ عموماً افراط وتفریط کا شکار ہیں، یا تو وزن کو سرے سے اہمیت ہی نہیں دی جاتی، یا اتنی اہمیت دی جاتی ہے کہ قربانی کے بجائے گوشت کا حصول ہی اصل مقصد بن کر رہ جاتا ہے۔

خراب گوشت کو صحیح گوشت سے تبدیل کرنا:

بعض لوگوں نے بتایا کہ ایسے اتفاقات بھی ہوئے ہیں کہ کسی ادارے کی جانب سے قربانی کا گوشت انتہائی خراب حالت میں موصول ہوا، اور جب اس پر اعتراض کیا گیا تو ادارے نے اس گوشت کو تبدیل کر کے اس کی جگہ دوسرا گوشت بھیج دیا جو صحیح تھا۔ اس طرح گوشت کی تبدیلی والا معاملہ بھی قابل اطمینان نہیں بلکہ تحقیق طلب ہے۔

قربانی ہوجانے کے بعد قربانی میں شرکت:

ایک قریبی دوست نے بتایا کہ ایک دفعہ ان سے ایک ایسے صاحب نے جو اجتماعی قربانی کا انتظام کرتے ہیں، خود یہ ذکر کیا کہ ہمارا معمول یہ ہے کہ بعض اوقات بڑے جانور میں جب کچھ حصے بچ جاتے ہیں تو اس جانور میں ہم اپنی نیت کر لیتے ہیں، بعد میں اگر کوئی حصہ ڈالنے کے لیے آتا ہے تو وہ حصہ ہم اس کو دے دیتے ہیں، اگرچہ جانور کی قربانی بھی ہوچکی ہو، چنانچہ اس حصے کا گوشت اس نئے شریک کو مل جاتا ہے جو قربانی کے بعد شریک ہوا۔

مذکورہ صورت میں اگر قربانی کے بعد کسی کو اس طرح شریک کیا جارہا ہے کہ قربانی پہلے ہوگئی اور بعد میں اس سے پیسے لے کر گوشت اس کے حوالے کر دیا تو یہ عمل بالکل ناجائز بلکہ قربانی جیسی عبادت کے ساتھ ایک مذاق ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ اس طرح اس نئے شریک کی قربانی نہیں ہوئی، بلکہ اگر قربانی کرنے والوں کی نیت شروع ہی سے قربانی کے بجائے گوشت یا اس کو بیچ کر رقم وصول کرنے کی تھی تو اس جانور میں شریک افراد میں سے کسی کی بھی قربانی درست نہیں ہوگی۔

گوشت کو آپس میں خلط کر دینا:

یہ اطلاعات بھی موصول ہوئی ہیں کہ گوشت کو قصداً آپس میں خلط ملط کر دیا جاتا ہے، بالفاظ دیگر، کوئی شخص ہاتھ لگا کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ میری گائے کا یا بکرے کا گوشت ہے۔ اوّل تو بغیر کسی پیشگی اجازت کے قصداً ایسا کرنا درست نہیں۔ نیز کمی بیشی کی صورت میں ربا لازم آنے کے امکان کے ساتھ ساتھ ناانصافی کا یہ احتمال بھی رہتا ہے کہ ایک شخص کے حصے میں صرف اعلیٰ درجہ کا گوشت چلا جائے جبکہ کسی اور کے حصے میں صرف ادنیٰ درجہ کا گوشت آجائے۔

حصے کی تبدیلی:

ایک اور مسئلہ یہ ہے کہ بعض ادارے اس طرح کرتے ہیں کہ مثلاً ایک شخص کا حصہ گائے نمبر ایک میں متعین کر دیا گیا تھا لیکن پھر کسی اہم شخصیت کی شمولیت یا کسی اور وجہ سے وہ حصہ کسی اور کو دے کر پہلے شخص کا حصہ گائے نمبر ۴ یا ۵ میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔ اور حصہ دار کو اس کا علم تک نہیں ہوتا۔ یہ عمل بھی جائز نہیں۔ اس خاص صورت کے حوالے سے جامعہ دارالعلوم کراچی سے باقاعدہ فتویٰ بھی جاری ہو چکا ہے (فتویٰ: ۴۷/۸۵۴) اور البلاغ میں پہلے شائع بھی ہو چکا ہے۔

قربانی کے لیے رقم وصول کرنے کا مسئلہ:

اجتماعی قربانی کرنے والے ادارے جب قربانی کے لیے مختلف لوگوں سے رقم وصول کرتے ہیں تو اس کی عموماً دو صورتیں ہوتی ہیں:

پہلی صورت

اس صورت میں یہ ہوتا ہے کہ وصول شدہ رقم سے ادارہ وکیل کی حیثیت سے پہلے قربانی کے جانور خریدے گا، اور پھر اس کی قربانی کا انتظام کرے گا، جس میں قربانی سے متعلق دیگر اخراجات بھی شامل ہوتے ہیں، مثلاً قصائی کی اجرت، جانور کا کھانا وغیرہ۔

اس صورت میں ادارہ کیونکہ وکیل کی حیثیت سے خریداری کرتا ہے، اس لئے ادارے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خریداری اور دیگر اخراجات کی ادائیگی سے بچ جانے والی رقم ان کے اصل مالکان کو واپس کرے، یا اس رقم کو صدقہ کرنے یا کسی اور مصرف میں استعمال کرنے کی پیشگی اجازت قربانی کروانے والوں سے حاصل کرے اور بچ

جانے والی رقم کو اسی مصرف میں خرچ کرے۔ لیکن کچھ اداروں کے متعلق یہ اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ وہ بچ جانے والی رقم خود رکھ لیتے ہیں، جبکہ اس حوالے سے کوئی پیشگی اجازت شرکاء سے نہیں لی جاتی۔ یہ عمل جائز نہیں ہے۔ بعض حضرات اس کی یہ تاویل کر سکتے ہیں کہ بچ جانے والی رقم درحقیقت وکیل کی اجرت ہے، کیونکہ خدمات کے بدلے میں اجرت بہرحال اس کا حق ہے۔ لیکن شرعاً اس کا اجرت بننا بھی درست نہیں، کیونکہ اجرت کا فریقین کے درمیان معلوم و متعین ہونا ضروری ہے، جبکہ یہاں اجرت مجہول ہے۔ لہٰذا بچ جانے والی رقم کی یہ تاویل درست نہیں۔ چنانچہ گائے کی قیمت یا اخراجات سے بچ جانے والی رقم حصہ داروں کو واپس کرنا ضروری ہے یا اگر اس رقم کو کسی مصرف میں لانے کی پیشگی اجازت لے لی گئی ہو تو اس مصرف میں لگایا جائے۔ اور اگر ادارہ اپنی خدمات کی اجرت وصول کرنا چاہتا ہے تو اس صورت میں اجرت کا پہلے سے معلوم اور متعین ہونا ضروری ہوگا۔

دوسری صورت

دوسری صورت یہ ہوتی ہے کہ ادارے نے پہلے سے کچھ جانور اس نیت سے خرید کر رکھے ہوتے ہیں کہ قربانی کرنے والوں کو نفع کی غرض سے فروخت کریں گے۔ اور ایک پورا پیکیج اس طرح بنا دیا جاتا ہے کہ جانور کی خریداری سے لے کر قربانی تک تمام امور کی انجام دہی کے لئے ایک ہی متعین رقم وصول کی جاتی ہے۔ ادارے کا منافع گائے کی قیمتِ خرید اور قیمتِ فروخت کے درمیان کا فرق ہوتا ہے۔ اس صورت میں بھی عموماً ادارے کوئی رقم شرکاء کو واپس نہیں کرتے۔ اس سلسلے میں پہلے تو بندے کو بہت سی معلومات ان افراد سے موصول ہوئیں، جو اس طریقہ کار کے مطابق قربانی انجام دینے والے اداروں سے قربانی کرواتے ہیں لیکن حاصل ہونے والی معلومات کی تصدیق اور مزید تفصیلات کا صحیح علم تب ہوا جب بندے کا رابطہ اسی طریقہ کار کے مطابق قربانی انجام دینے والے ایک بڑے برانڈ کے ذمہ دار سے ہوا۔ وہ ذمہ داران تمام معاملات کی بذات خود سرپرستی اور نگرانی فرماتے ہیں، ان صاحب سے جو معلومات حاصل ہوئیں، ان پر چند وزنی فقہی اشکالات ہیں، جو علماء کرام کے لئے ذیل میں تحریر کیے جا رہے ہیں:

پہلا امر یہ قابل غور ہے کہ اگر جانور ادارے کے پاس پہلے سے موجود ہوتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ادارہ اوّلاً قربانی کے شرکاء کو جانور فروخت کرتا ہے، پھر قربانی وغیرہ کی باقی خدمات انجام دینے میں شرکاء اور حصہ داروں کا وکیل ہوتا ہے۔ یہاں یہ بات توجہ طلب ہے کہ عموماً ایسی صورت میں جانور کی قیمت کا تعین علیحدہ سے نہیں ہوتا، بلکہ ایک مجموعی رقم بنا دی جاتی ہے، جس میں قربانی سے متعلق جانور کے دیگر اخراجات بھی شامل ہوتے ہیں، مثلاً اگر کوئی شخص ایک پوری گائے قربان کر رہا ہے تو اس کو اسی ہزار (۸۰۰۰۰) روپے مجموعی طور پر بتا دیئے جاتے ہیں، اس میں گائے کی قیمت مثلاً ستر ہزار ہوتی ہے اور دس ہزار روپے (۱۰۰۰۰) اس پر آئندہ آنے والے اخراجات کی مد

میں وصول کئے جاتے ہیں۔

شرعاً یہ طریقہ درست معلوم نہیں ہوتا۔ بظاہر ایسی صورت میں جانور کی قیمت اور اخراجات وغیرہ کا الگ سے تعین ہونا ضروری ہے، ورنہ خرید وفروخت کا یہ معاملہ درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ اصلاً یہاں دو بالکل الگ الگ معاملات ہیں، ایک معاملہ خرید وفروخت کا ہے اور دوسرا قربانی وغیرہ کے امور انجام دینے کے لئے ادارے کو وکیل بنانے کا ہے۔ لہٰذا اگر جانور ادارے کے پاس پہلے سے موجود ہوں تو ادارے پر لازم ہے کہ وہ شرکاء کے علم میں یہ بات لے کر آئے، جانور کی قیمت کا الگ سے تعین کرے اور پھر باقاعدہ اس کی خرید وفروخت بھی کرے۔ جبکہ عموماً اس میں سے کسی ایک بات کا بھی خیال نہیں رکھا جاتا، بلکہ قربانی کروانے والوں کو اکثر اس بات کا سرے سے علم ہی نہیں ہوتا کہ ہم جانور کو باقاعدہ ادارے سے خرید رہے ہیں۔ بلکہ وہ ادارے کو جانور خریدنے کا وکیل سمجھتے ہیں۔

دوسرا مسئلہ گائے کی تعیین کا ہے، یعنی جب کوئی شخص مثلاً پوری گائے ادارے سے خریدتا ہے تو خرید وفروخت کے معاملہ کے وقت گائے متعین نہیں ہوتی، بلکہ جس برانڈ کے ذمہ دار سے بندے کی گفتگو ہوئی، انہوں نے بتایا کہ ہم جانور کی تعیین اس کو ذبح کرنے سے چند لمحے پہلے کرتے ہیں، اس وقت موقع پر ادارے ہی کا ایک آدمی وہاں موجود ہوتا ہے جو ذبح سے چند لمحے پہلے یقین کرتا ہے کہ یہ گائے فلاں شخص کی طرف سے ہے۔ اس سے پہلے گائے پر نہ کوئی نمبر لگایا جاتا ہے اور نہ کسی اور طریقے سے اس کا تعین ہوتا ہے۔

یہ طریقہ کار بھی قباحتوں سے خالی نہیں، مثلاً خرید وفروخت کی بنیادی شرائط میں یہ بات داخل ہے کہ مبیع (فروخت کی جانے والی چیز) خرید وفروخت کے وقت معلوم ومتعین ہو، خاص طور پر وہ مبیع جو ذوات القیم میں سے ہو۔ پھر اگر قربانی سے پہلے کوئی گائے ہلاک ہوگئی تو اس میں مزید پیچیدگیاں ہیں۔

تیسرا مسئلہ یہ بھی قابل غور ہے کہ اگر جانور پہلے سے ادارے کی ملکیت میں ہوں تو ظاہر ہے کہ قربانی کروانے والے پہلے وہ جانور ادارے سے خریدیں گے، یہاں ادارہ ان لوگوں کی طرف سے خریداری کا وکیل نہیں بن سکتا۔ چنانچہ یہ صورت **الواحد لا یتولی طرفی العقد** کے اصول کے تحت داخل ہو کر ناجائز ہونی چاہیے۔ **الواحد لا یتولی طرفی العقد** کا عام فہم مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص شرعاً ایسا نہیں کرسکتا کہ خریدنے والا بھی وہی ہو اور بیچنے والا بھی خود وہی ہو، چاہے ایک طرف سے وہ خریدنے یا بیچنے کا وکیل ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ اطلاعات کے مطابق بہت سے اداروں میں اس کی کوئی وضاحت ہی نہیں ہوتی، جیسا کہ پیچھے پہلے مسئلہ کے ضمن میں بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ عام تاثر یہ ہوتا ہے کہ ادارہ ہی قربانی کروانے والوں کی طرف سے خریداری اور قربانی وغیرہ کا وکیل ہے۔

چوتھا قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص پورے جانور کی قربانی کروا رہا ہے، مثلاً بکرا ہے، یا پوری گائے یا

اونٹ ہے، تو جب پہلے مرحلے پر اس شخص نے ادارے سے جانور خریدا تو اس جانور پر اس شخص کا قبضہ آنا ضروری ہے، چاہے وہ قبضہ خود کرے یا اپنے وکیل سے کروائے، لیکن اگر قبضہ آئے بغیر قربانی کی تو یہ عمل درست معلوم نہیں ہوتا، یہاں یہ بات بھی ذہن میں رہنا ضروری ہے کہ ادارہ خود اس کی طرف سے خریداری یا قبضہ کا وکیل نہیں بن سکتا۔ جیسا کہ ابھی اوپر بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا اوپر بیان کردہ صورت میں جہاں قربانی کروانے والوں کا قبضہ جانور پر متحقق نہ ہو رہا ہو، قربانی کو درست قرار دینا مشکل ہے۔ کیونکہ پہلے، دوسرے اور تیسرے مسئلہ کے ضمن میں جو تفصیلات ذکر کی گئی ہیں ان سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوّل مرحلے پر خرید و فروخت کا جو معاملہ کیا جاتا ہے شرعاً وہ بیع فاسد میں داخل ہے۔ اور اگر اس کو بیعِ فاسد مانا جائے تو بیع فاسد میں مبیع پر قبضہ کئے بغیر ملکیت ثابت نہیں ہوتی، اور جب جانور پر ملکیت ثابت نہیں ہوئی تو قربانی بھی درست نہیں ہونی چاہئے۔ چوتھے مسئلہ سے ملتی جلتی ایک صورت سے متعلق جامعہ دارالعلوم کراچی سے فتوی بھی جاری ہو چکا ہے (فتوی: ۱۵۳۷/۷۷)۔

تیسرے اور چوتھے مسئلہ کا آسان حل یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ایسے شخص کو جو ادارے کا ملازم نہ ہو، خریدار کی طرف سے وکیل مقرر کر دیا جائے، جو خریداروں کے نائب کی حیثیت سے گائے پر قبضہ بھی کر لے۔ چنانچہ ایسی صورت میں کم سے کم وہ خرابیاں لازم نہیں آئیں گی جو مسئلہ نمبر تین اور چار کے ضمن میں بیان ہوئی ہیں۔

سری پائے اور کھال وغیرہ رکھنے سے متعلق مسئلہ

یہ مسئلہ بھی بکثرت پیش آتا ہے کہ ادارے سری اور پائے یا کھال شرکاء کی اجازت کے بغیر اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ اجتماعی قربانی کرنے والے اداروں کے لئے ضروری ہے کہ اگر وہ سری پائے اور کھال وغیرہ کسی قانونی مجبوری یا کسی اور وجہ سے اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں تو قربانی کروانے والے شرکا سے اس کی اجازت لیں، ان کی رضامندی کے بغیر ایسا کرنا جائز نہیں۔

خلاصہ کلام اور ایک دردمندانہ گزارش

بہر حال یہ وہ چند بنیادی خرابیاں ہیں جو اجتماعی قربانی کے حوالے سے بکثرت سننے میں اور مشاہدے میں آئی ہیں، اور خود اداروں کے ذمہ داران نے اس کے متعلق مطلع فرمایا ہے۔ لہٰذا ان تمام احباب سے جو قربانی کی عظیم عبادت کو انجام دے رہے ہیں، یہ دردمندانہ درخواست ہے کہ خدارا! اپنی قربانیوں کو اور اس ضمن میں حلال طریقے سے خون پسینہ ایک کر کے کمائے ہوئے ہزاروں، لاکھوں روپے کو ضائع ہونے سے بچائیے۔ قربانی ایک عبادت ہے، ایک فریضہ ہے، یہ کاروبار نہیں ہے، یہ کوئی عام رسموں کی طرح نہیں ہے، یہ محض شوق پورا کرنے کا نام نہیں ہے۔ اس عبادت کی اپنی شرائط ہیں، اور ان شرائط سے لاعلمی اور ان کے متعلق لاپرواہی کوئی عذر نہیں ہے۔ لہٰذا اس قربانی

کے عمل کو عبادت سمجھ کر، اس کے مسائل کو کسی معتمد عالم سے سمجھ کر محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے شوق و ذوق کے ساتھ شرعی حدود میں رہتے ہوئے انجام دیں۔ نیز اگر خود کسی وجہ سے قربانی کرنا ممکن نہ ہو تو خوب سوچ سمجھ کر صرف کسی ایسے ادارے کا انتخاب کریں جو با اعتماد علماء کرام کے زیر نگرانی اجتماعی قربانی کا فریضہ انجام دیتے ہوں، مثلاً مدارس یا دوسرے معتمد رفاہی ادارے جو قربانی سے متعلق مسائل سے اچھی طرح واقف ہوں اور اس طرح لوگوں کی قربانیوں سے کھیلتے نہ ہوں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جہاں بہت سی خرابیوں کی نشاندہی کی گئی ہے، تو بطور معیار کسی ایک ایسے نظام کو بھی اختصار کے ساتھ ذکر کر دیا جائے جس میں پوری احتیاط کی جاتی ہو اور وہ نظام اوپر بیان کردہ خرابیوں سے بھی پاک ہو، نیز اس معیار کو بنیاد بنا کر دیگر ادارے بھی علماء کرام کے مشورے سے اسی طرح کا نظم اپنے ہاں بنانے پر قادر ہو سکیں اور خامیوں کو دور کر سکیں۔ اس کے ضمن میں ان شاء اللہ بہت سے ایسے مسائل بھی معلوم ہو جائیں گے جن کا جاننا نہایت ضروری ہے اور عموماً ان کی طرف ذہن نہیں جاتا۔

جامعہ دارالعلوم کراچی میں اجتماعی قربانی کا نظم: ایک قابل تقلید نمونہ

اس معاملہ میں جامعہ دارالعلوم کراچی میں اجتماعی قربانی کا نظام قابل تقلید ہے۔ انتظامی امور میں بہتری کی گنجائش ہر ادارے میں ہر وقت ہوسکتی ہے، البتہ یہ کہنا شاید مبالغہ میں شمار نہیں ہوگا کہ جامعہ دارالعلوم کراچی کا نظام الحمدللہ کم سے کم شرعی خرابیوں سے بالکل پاک ہے، کیونکہ یہاں اجتماعی قربانی کا پورا نظم سالہا سال سے ہر ہر مرحلے پر انتہائی با اعتماد علماء کرام اور مفتیان عظام کی براہ راست نگرانی میں طے پاتا ہے اور انجام دیا جاتا ہے، جس میں نہایت باریک بینی سے شرعی احکامات کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ قربانی کے فارم سے لے کر جانور کی خریداری تک اور ذبح سے لے کر گوشت کی تقسیم تک کے تمام مراحل میں مثالی نظم وضبط کے ساتھ ساتھ قربانی کی تمام شرائط و آداب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ نیز یہاں اجتماعی قربانی کا بنیادی مقصد خدمت خلق ہوتا ہے نہ کہ آمدنی۔

جناب ڈاکٹر مفتی زبیر اشرف عثمانی صاحب دامت برکاتہم چونکہ پچھلے تقریباً پینتیس، چالیس سالوں سے جامعہ دارالعلوم کراچی میں اجتماعی قربانی کے پورے نظم کی براہ راست نگرانی فرماتے رہے ہیں، لہٰذا بندے کی درخواست پر انہوں نے کافی وقت نکال کر بندے کے سامنے جامعہ میں اجتماعی قربانی کا نظم بہت تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا اور سمجھایا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیرا۔ آمین

چنانچہ ذیل میں جامعہ دارالعلوم کراچی کا اجتماعی قربانی کا نظم غیر ضروری تفصیلات میں جائے بغیر بیان کیا جا رہا ہے، جن حضرات کو مزید تفصیلات مطلوب ہوں وہ جامعہ سے براہ راست خود رابطہ فرما سکتے ہیں۔

(قربانی کا نظم)

اجتماعی قربانی میں جامعہ دارالعلوم کراچی کی شرعی حیثیت

جامعہ دارالعلوم کراچی میں عام معمول یہ ہے کہ جانور پہلے سے خرید کر نہیں رکھے جاتے، بلکہ بکنگ کی مد میں جو رقم وصول ہوتی ہے جانوروں کی خرید وفروحت اس رقم سے کی جاتی ہے۔قربانی کے فارم پر صراحۃً شرکاء اور حصہ دار صدر جامعہ دارالعلوم کراچی کو قربانی کا جانور خریدنے سے لے کر گوشت وغیرہ کی تقسیم تک کے تمام امور کی انجام دہی کا وکیل بناتے ہیں اور اس بات کی بھی اجازت دیتے ہیں کہ صدر جامعہ خود یا اپنے کسی نمائندے کے ذریعہ یہ امور انجام دے سکتے ہیں۔

قربانی کا فارم

جہاں بڑے پیمانے پر قربانی ہوتی ہو وہاں قربانی کا فارم بڑا کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ چنانچہ جامعہ دارالعلوم کا جو فارم ہے اس میں بھی تمام ضروری تفصیلات درج کی جاتی ہیں۔جس میں شرکاء یا حصہ داروں کے نام، وکالت نامہ، قربانی کا دن، گائے نمبر، حصہ نمبر، گوشت، چرم قربانی، اور علی الحساب موصول ہونے والی رقم نیز اس کے متعلق اختیارات کے علاوہ دیگر تفصیلات بھی درج ہوتی ہیں۔قربانی کروانے والے اس فارم کو پر کر کے اس پر دستخط کر دیتے ہیں۔

قربانی کا رجسٹر/ فائل

جب اس طرح بہت سے فارم جمع ہو جاتے ہیں تو ان کا ایک رجسٹر بنالیا جاتا ہے۔ مثلاً اگر پہلے دن دوسو گائے ہیں تو دوسو گائے کی ایک فائل یا رجسٹر تیار ہو جاتا ہے، جس میں ہر گائے کا ایک الگ صفحہ متعین ہوتا ہے۔اس صفحہ میں اس گائے کے حصہ داران اور دیگر تفصیلات درج ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ اگر گوشت وغیرہ کے حوالے سے کوئی خاص ہدایت حصہ دار دینا چاہتے ہیں تو وہ بھی اس میں درج ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کوئی حصہ دار یہ چاہتا ہے کہ میں اپنا حصہ وصول کرنے کے بجائے جامعہ ہی کو دے دوں، تو تحریری شکل میں یہ سب اس صفحے پر لکھ دیا جاتا ہے۔حساب کے لئے اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ کا ایک آدمی ان دنوں میں صرف اسی کام کے لئے مخصوص کر دیا جاتا ہے۔اس ایک صفحہ کی تفصیلات کی پھر تین کاپیاں تیار کی جاتی ہیں۔ایک کاپی استقبالیہ کے لیے، دوسری کاپی اکاؤنٹ ڈپارٹمنٹ کے لیے اور تیسری کاپی اس ٹیم کے لیے جو موقع پر قربانی وغیرہ کی خدمت انجام دیتی ہے۔

جانور کی قیمت اور اخراجات کا تخمینہ

جانور کی قیمت اور اس پر ہونے والے اخراجات کا ایک محتاط تخمینہ لگا لیا جاتا ہے۔مثلاً گائے کے ایک حصے کی قیمت اگر پندرہ ہزار (۱۵۰۰۰) رکھی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پوری گائے ایک لاکھ پانچ ہزار کی ہوگی، کیونکہ ایک گائے میں سات حصے ہی ہو سکتے ہیں۔اب ایک گائے کی مد میں جو کل ملا کر ایک لاکھ پانچ ہزار روپے وصول ہوئے ہیں، اس میں سے مثلاً دس ہزار (۱۰۰۰۰) روپے اس گائے پر ہونے والے مختلف اخراجات کے لئے الگ رکھ

لئے جاتے ہیں، اور گائے کی خریداری کے لئے پچانوے ہزار (۹۵۰۰۰) الگ کر لئے جاتے ہیں تا کہ ایک متوسط درجے کی صحت مند گائے اس میں سے خریدی جا سکے۔ گویا ایک گائے کی رقم میں دو الگ الگ مدیں بنادی جاتی ہیں۔

گائے کی خریداری اور اس کی تعیین

گائے کے لئے مختص کی گئی رقم سے گائے کی خریداری کی جاتی ہے، جوں جوں گائے کا سودا ہوتا جاتا ہے، گائے پر بالترتیب نمبر والے ٹوکن لگا دیے جاتے ہیں۔ مثلاً جو گائے سب سے پہلے خریدی اس کو پہلا نمبر دے دیا، دوسری گائے کو دوسرا نمبر دے دیا۔ نیز گائے کے مختلف حصوں پر دارالعلوم کی مہر بھی لگادی جاتی ہے تا کہ پہچان باقی رہے اور یہ گائے دوسرے جانوروں میں مخلوط نہ ہو جائے۔ نیز خریداری کا باقاعدہ واؤچر (Voucher) بھی بنتا ہے، جس پر جامعہ کے نمائندے اور بیوپاری کے دستخط ہوتے ہیں، اور اگر اکاؤنٹ میں رقم ٹرانسفر کی گئی ہو تو اس کا ثبوت بھی رکھا جاتا ہے، تا کہ یہ معاملات زیادہ سے زیادہ صاف شفاف رہ سکیں۔

زائد رقم کا حساب

اوپر بیان کردہ گائے کی خریداری اور اخراجات سے متعلق دونوں مدوں کا حساب الگ الگ ہوتا ہے۔ اگر گائے کی خریداری کے لیے مخصوص کی گئی رقم سے کم قیمت میں گائے آجائے، مثلا پچانوے ہزار کے بجائے، گائے بانوے ہزار (۹۲۰۰۰) میں آگئی، تو اس مد میں باقی بچ جانے والے تین ہزار روپے گائے میں شریک سات افراد میں برابر برابر تقسیم کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر کوئی رقم اخراجات کی مد میں باقی بچ جاتی ہے، مثلاً دس ہزار میں سے فی گائے خرچہ صرف آٹھ ہزار کا ہوا، تو باقی بچ جانے والے دو ہزار روپے کے متعلق شرکاء اور حصہ داروں سے قربانی والے فارم پر پیشگی اجازت اس بات کی لی جا چکی ہوتی ہے کہ یہ رقم صدر دارالعلوم اپنی صوابدید پر کسی بھی مصرف میں خرچ کر سکتے ہیں۔ لہذا یہ رقم ان کی طرف سے دارالعلوم کی ملکیت میں دے دی جاتی ہے اور اس کی باقاعدہ رسید بھی بنادی جاتی ہے، لیکن عموماً اس رقم کو قربانی ہی سے متعلق دیگر اخراجات مثلاً قربانی کی جگہ کو ٹھیک ٹھاک کروانے یا اس کی تعمیر وغیرہ میں لگا دیا جاتا ہے۔ اس مصرف میں پہلے ہی سے ہزاروں لاکھوں روپے کے اخراجات ہو رہے ہوتے ہیں تو یہ معمولی رقم بھی اس کا حصہ بن جاتی ہے۔ نیز قربانی کے فارم میں حصہ داروں کی طرف سے یہ بھی صراحت ہوتی ہے کہ اگر یہ رقم قربانی کے دن انہوں نے یا ان کے کسی نمائندے نے وصول نہ کی تو اس صورت میں بھی وہ رقم بذریعہ رسید دارالعلوم کو عطیہ کر دی جائے۔

قربانی

قربانی کے دن فارم میں درج تفصیلات کے مطابق قربانی کی جاتی ہے، اور یہ تفصیلات قربانی کرنے والی ٹیم کے پاس بھی ہوتی ہیں، گائے پر اس کا مخصوص نمبر بھی ڈلا ہوا ہوتا ہے، جس سے اس بات کی نشاندہی ہو جاتی ہے کہ یہ گائے کس کی ہے یا اس گائے میں کون افراد شریک ہیں۔ شرکاء اور حصہ داروں کی باقاعدہ نیت کی جاتی ہے اور ذبح

کے وقت یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ گائے کن افراد کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ قربانی وغیرہ کا پورا عمل مستند اور با اعتماد مفتیانِ کرام کے زیرِ نگرانی انجام دیا جاتا ہے تاکہ کوئی بھی کام خلافِ شرع نہ ہو۔

گوشت کی بنائی

جیسے ہی کوئی گائے ذبح ہوتی ہے، اور اس کا گوشت بننا شروع ہوتا ہے تو اس کے گوشت پر اس کے نمبر کی مزید پرچیاں لگا دی جاتی ہیں۔ تاکہ کسی ایک گائے کا گوشت دوسری گائے سے خلط ملط نہ ہو پائے۔ اس بات کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ گائے کا کوئی بھی حصہ ایسا نہ رہے، جس پر اس کے نمبر کی پرچی لگی ہوئی نہ ہو۔ مثلاً گائے نمبر سات کا گوشت اگر بن رہا ہے تو اس کے پارچے، کلیجی وغیرہ سب پر اس کے نمبر کی پرچی ہوتی ہے۔

گوشت کا وزن اور اس کی تقسیم

پھر جب گوشت بن جاتا ہے تو اس پورے گوشت کا ایک بار وزن کیا جاتا ہے اور اس کو لکھ لیا جاتا ہے۔ پھر اس گوشت کو آپس میں اچھی طرح ہلا ہلا کر مکس کیا جاتا ہے تاکہ گوشت کی تقسیم میں پورا انصاف ہو سکے، یہاں تک کہ بونگ، جو گوشت کی عمدہ قسم شمار ہوتی ہے، اس کی بھی عموماً بوٹیاں بنا کر ہر حصے میں رکھی جاتی ہیں۔ پھر کُل گوشت کے سات برابر حصے کر کے ہر حصے کا الگ الگ وزن کیا جاتا ہے تاکہ کمی بیشی نہ ہو، ورنہ ربا لازم آئے گا جو حرام ہے۔ نیز یہاں بھی اس وزن کو لکھا جاتا ہے تاکہ ریکارڈ میں محفوظ ہو جائے اور اگر کوئی بالفرض معلومات کرنا چاہے کہ میرا جس گائے میں حصہ تھا اس کا کل وزن کتنا تھا؟ تو اس کو بتایا جا سکے۔ گوشت کے وزن میں پائے، سری، زبان اور مغز کو شامل نہیں کیا جاتا، اور شرعاً ان چیزوں کو گوشت کے وزن میں شامل کرنا ضروری بھی نہیں، لیکن کیونکہ بہر حال یہ چیزیں بھی حصہ داروں کی ملکیت ہیں، لہٰذا ان کی تقسیم اس طرح کی جاتی ہے کہ چار حصہ داروں کو تو الگ الگ چار پائے دے دیئے جاتے ہیں۔ باقی تین حصوں میں سے ایک میں زبان، دوسرے میں مغز اور تیسرے میں سری رکھ دی جاتی ہے۔ اس طرح تقسیم کرنے میں احتیاط بھی زیادہ ہے اور ربا کا امکان بھی ختم ہو جاتا ہے۔

چرمِ قربانی

اب کھال باقی رہ جاتی ہے، جس کے متعلق حصہ داروں سے قربانی کے فارم پر ہی اجازت لے لی جاتی ہے کہ وہ دارالعلوم کے طلبہ کو عطیہ ہوگی۔ نیز یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص گوشت، پیسے، یا کھال وغیرہ عطیہ نہیں کرنا چاہتا تو ادارہ اس کو مجبور نہیں کر سکتا۔ البتہ ادارے کے پاس یہ اختیار ضرور ہے کہ وہ قربانی کے معاملات میں سہولت کی غرض سے اپنی وضع کردہ شرائط ہی پر قربانی کی وکالت کو قبول کرے۔

یہ جامعہ دارالعلوم کراچی کا نظم ہے جو اختصار لیکن اصولی اور بنیادی تفصیلات کے ساتھ ذکر کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی طرف سے کی جانی والی قربانیوں کو قبول فرمائیں۔ آمین

جناب مجید صاحب لاہوری

آبروئے دِین

پست فطرت ان بزرگوں کو بُرا کہتا ہے تو
زندگی تھی جن کی دین مصطفیٰ کی آبرو

مدح کی ہے جن کی خود اللہ نے قرآن میں
ہیں ثنا خواں سرور عالم بھی جن کی شان میں

عزم میں جن کے نہاں تھا راز توقیرِ اُمم
جن کی تدبیریں بنیں تعمیرِ تقدیرِ امم

موت تھی اِک کھیل جن مردان غازی کے لیے
سربکف تھے دینِ حق کی سرفرازی کے لیے

جن کا شیوہ تھا حیا اور صدق تھا جن کا شعار
خالق کو جن کے تھی شامل رحمتِ پروردگار

جن کو میدان وفا میں تھی نہ فکر بیش و کم
ہر قدم پر فتح و نصرت بڑھ کے لیتی تھی قدم

جن کی ہمت نے بنایا مفلسوں کو شہریار
جن کی جرات نے بڑھایا دینِ قیم کا وقار

بے نوائی کو دیا دونوں جہانوں کا خراج
پاؤں میں روندے سلاطین جہاں کے تخت و تاج

دین محبوب خدا ہے قصر کی مانند اگر
تو ستوں ہیں حیدر و صدیق عثمان و عمر

جانشین امیر شریعت سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ (ناقل: فیصل اشفاق) (قسط نمبر: 3)

اصحاب رسول علیہم الرضوان وخلافت راشدہ

مقام: جامعہ خیر المدارس، ملتان تاریخ: 13 نومبر 1983ء

جب ہم علماء کی تکالیف کو دیکھتے ہیں اور پھر ان کا تکلیفوں کو برداشت کرنا، تو ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ امام ابن تیمیہ، کہو رحمۃ اللہ علیہ، میں نے ان کی سوانح میں ان کے بھائی کی روایت سے پڑھا جو جیل میں بطور خادم کے ساتھ تھے، جنازہ انہوں نے اٹھوا کر جیل سے باہر بھیجا، خود پڑھ کر۔ وہ فرماتے ہیں کہ بھائی صاحب کی عادت یہ تھی کہ چوبیس گھنٹے میں صرف ایک بار کھانا کھاتے تھے۔ اور وہ بھی سالن کے ساتھ نہیں، خشک روٹی، گھر کی خادمہ تھی اُس کو فرمایا ہوا تھا کہ روٹی رکھ کر چلی جایا کر۔ وہ چلی جاتی تھی، دو روٹیاں آتی تھیں، ایک آدھ کوئی مسافر، کوئی بانگی، ملاں، مسافر، طالب علم کو بلا لیتے تھے، ایک وہ کھالیتا اور ایک خود کھا لیتے، اور اکثر نفلی روزہ سے رہتے تھے۔ کتابیں وہ لکھیں ہیں کہ یاقوتیاں، انوشدار ولولوئی، خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا کھانے والا وہ کتاب نہیں لکھ سکتا۔ کتابیں وہ لکھیں کہ انور شاہ کشمیریؒ جیسا محدث العصر، جس کو علماء نے خاتم المحد ثین کہا ہے، انہوں نے اپنی محفل میں فرمایا اور اباجیؒ نے سن کر روایت کیا، فھذا امما رواہ البخاری۔ مجھے بچپن میں بلا واسطہ سنایا۔ سن 1934ء سے وفات تک مجھے سیکڑوں مرتبہ سنایا۔ حضرت استادؒ کے سامنے جالندھر میں سنایا، یہاں سنایا کہ میں شاہ صاحب (علامہ انور شاہؒ) کی خدمت میں حاضر تھا، درس دے رہے تھے فرماتے تھے کہ ابن تیمیہؒ کے علم کی کوئی انتہا نہیں، جو لفظ لوگوں نے امام ابن حجر عسقلانیؒ کے متعلق کہے ہیں، شاہ صاحب نے ابن تیمیہ حرانیؒ کے متعلق فرمائے ہیں کہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ اس کا علم ''بحرٌ لا ساحل له'' وہ سمندر ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں۔ اور آگے جو فقرہ فرمایا وہ عجیب وغریب فرمایا، کہ مجھے خطرہ ہے اگر قبر میں منکر نکیر سے ابن تیمیہ کا جھگڑا ہو گیا تو دلائل میں ابن تیمیہؒ غالب آجائیں گئے۔ اس درجے کا علم ہے اس شخص کا۔ بڑے ہنستے مسکراتے فرمایا مجھے ڈر ہے اگر قبر میں کہیں نکیرین سے جھگڑا ہو گیا تو اس کے دلائل میں ابن تیمیہ غالب آجائیں گے۔ یہ فرما کر پھر اپنے حنفی مذہب کی طرف بات کرتے ہوئے...... لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کی ہر بات صحیح ہے۔ وہ حنبلی تھے، ہم حنفی ہیں۔ شاہ صاحب حنفیوں کے سردار تھے۔ فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ان کی ہر بات مان لیں گے، ان کے کچھ تفردات بھی ہیں، کچھ ایسی آراء بھی ہیں جن کو سب علماء نے متفقہ طور پر تسلیم کیا۔ تو یہ حال تھا امام ابن تیمیہؒ کا چالیس سال تک ایک روٹی پر گزارا کیا۔

یہاں پلاؤ اور قورمہ کی تین تین چار چار پلیٹیں کھا کر کہتے ہیں کہ کوئی ڈکار بھی نہیں آیا، پتہ نہیں کون سے کنویں

میں چلا گیا ہے۔ پتہ نہیں کسی بے برکتے کے گھر کی روٹی تھی پتا ہی نہیں چلا کہ چاول کس طرف چلے گئے۔ ان کو سانڈھ بھی کھلا دو تو آواز نہیں آتی ان کے پیٹ تو دوزخ کا ساتواں طبقہ ہے **وما ادراک ماھیہ نار حامیہ.** ہاں ان کی شان میں کسی نے فرمایا تھا، ایہناں ملاں تے مولویاں دادین تے ایمان روٹیاں، آئمۃ البطن، جن کے پیٹ کو دیکھ کر دوزخ کا ساتواں طبقہ یاد آجائے۔ شوراڈولن کندھاں اتے وچوں کھان بوٹیاں۔ ابن تیمیہؒ نے علوم کی وہ خدمت کی کہ علماء نے کہا کہ ہم انہیں مجتہد کے قریب تو مانتے ہیں مجتہد نہیں مانتے۔ لیکن شان یہ ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ ہم تو کھاپی کر بھی ناشکری کرتے ہیں۔ تو فرماتے ہیں کہ جس کو اللہ مال دے، اور وہ مال کو خدا کے رستے میں خرچ کرنے کی کمر باندھ لے کہ مرتا ہوں تو مر جاؤں، گھر میں جو مصیبت آتی ہے آجائے، دین کی خدمت نہیں چھوڑوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر ایسے آدمی پر حسد اور رشک کرو تو جائز ہے۔

میں نے آج تبرک کے طور پر دو تین احادیث شریف سنانے کا ارادہ کیا تھا، آپ نے مجھے رقعے دے کر تھوڑا سا تشویش میں ڈالا۔ خلافت راشدہ کے متعلق یا دوسرے الفاظ میں خلافت صحابہؓ کے متعلق مجھے دو تین باتیں عرض کرنی ہیں۔

سیدنا علی مرتضیٰؓ سے خلافت سے متعلق سوال

سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ زندہ تھے کوفے میں آکر تشریف فرما تھے، تو سوال کرنے والے نے ویسے ہی پوچھا جیسے علماء سے لوگ پوچھتے ہیں کہ مولانا فلاں وقت میں آپ نے فلاں جماعت کا ساتھ دیا، حالانکہ آپ فرماتے ہیں کہ وہ آدمی سو فیصدی ہمارے نزدیک درست نہیں، تو علماء جواب دیتے کہ بھائی معصوم عن الخطاء تو کوئی نہیں ہوتا، تو دنیا میں گزارا کرنے والی بات ہے کہ کسی میں اگر دس خوبیاں ہیں، ایک کمزوری ہے تو کمزوری چھوڑ دو، خوبیوں کو لے لو۔

سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ کے سامنے جھوٹے شیعان علی نے فراڈ کر کے قصہ پیش کیا، کہنے لگے! "**یا امیر المؤمنین، یا مولانا. یا ابن عم الرسول ،و یا سید اولاد الرسول کیف بایعت ابا بکر؟ وانت من بنی ھاشمٍ وانت من آل رسول اللہ، وانت من اھل العبا،** آپ تو ایسے ایسے تھے، اے علیؓ! آپ نے ابوبکر کی بیعت کیسے کر لی؟ سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ نے جو جواب دیے تھے وہ سنانا چاہتا۔

ابن عساکر، ملک شام کے بہت بڑے عالم و محدث تھے، اور دمشق کی تاریخ کے مصنف ہیں، جو تیس جلدوں میں ہے۔ بہت بڑے عالم ہیں، گو ان کی کتاب بخاری و مسلم کے درجے کی نہیں، لیکن معاذ اللہ وہ جھوٹی کتاب نہیں ہے، بے شمار حدیثیں کمزور بھی ہوتی ہیں اور علماء اپنی عادت کے مطابق ضعیف بھی موضوع بھی ساتھ بتا دیتے کہ یہ

حدیث صحیح ہے یہ کمزور ہے، یہ جھوٹی ہے یہ سچی ہے۔ یہ تو علماء کا فرض ہے، ان کا احسان ہے، تو انہوں نے دودھ اور پانی کا نکھیڑا کر دیا کہ یہ دودھ ہے یہ پانی نہیں! انہوں نے پانی اور پیشاب کا بھی بکھیڑا کر دیا۔ یہ سچی حدیثیں ہیں، یہ پانی ہے مگر گدلا ہے، کچھ کمزور ہے۔ اگر یہ پانی نہیں، یہ پانی کی شکل میں پیشاب ہے، یہ دودھ نہیں اس میں پیشاب ملا ہوا ہے۔ اور کوئی شریف آدمی سفید دودھ کی رنگت دیکھ کر اس کے عشق میں پیشاب آمیز دودھ پینے کو تیار نہیں ہوتا، چاہے انگریز کیوں نہ ہو، ہاں کوئی سبائی پی لیتا ہے تو پی لیتا ہے، کوئی شریف انسان نہیں پیتا۔ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سوال کرنے والے کو کیا جواب دیے، وہ سناتا ہوں۔ فرمایا!

اخرج ابن عساکر رحمہ اللہ تعالیٰ عن علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ امر النبیُ صلی اللہ علیہ وسلم ابابکر ان یصلی بالناس

میں مدینے میں موجود تھا، حجرے میں موجود تھا، میرے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیا، **وانی لشاھد وما انا بغائبٍ**، میں اس دن مکے میں نہیں مدینے میں تھا۔ طائف میں نہیں، مدینے میں تھا۔ یمن میں نہیں مدینے میں تھا۔ میں کسی گاؤں میں نہیں، بستی میں نہیں، اپنے گھر میں بھی نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا، "**وانی لشاھد وما انا بغائبٍ**" میں موجود تھا جب میرے سامنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا۔ آگے سن! "**وما بی مرضٌ**" میں بیمار بھی نہیں تھا کہ حضرات حسنین کریمین مجھے آکر بتاتے، یا سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا مجھے بتاتیں، یا چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آکر مجھے بتاتے، یا میرے دوست بتاتے حضرات ابوہریرہؓ بتاتے، بلالؓ بتاتے نہیں! میں بیمار بھی نہیں تھا، غائب بھی نہیں تھا، تندرست و توانا تھا۔ حاضر باش تھا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علالت کے دن میں پاس موجود تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا حضرت ابوبکرؓ کو نماز پڑھانے کا۔ تو پھر کیا ہوا؟ "**فرضینا لدنیانا ما رضیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لدیننا**" کہ نماز دین کا سب سے بڑا فریضہ ہے اور حکومت اور خلافت دین کے تابع ہو کر چلے تب بھی اس کا مقام نماز جیسا نہیں، یہ بالواسطہ عبادت ہے، نماز براہ راست عبادت ہے۔ بات سمجھ آئی؟ حکومت عبادت اپنے آپ نہیں، دین کے لیے حکومت چلائی جائے تو عبادت ہے اور دین کو چھوڑ کر چلائی جائے تو خباثت ہے۔ فرماتے ہیں کہ (دین کی) سب سے بڑی عبادت نماز تھی، جب ہمارے لیے پیغمبر نے ہمارے دین کی خاطر ابوبکر کو مصلے پر کھڑا کر دیا ہمیں چھوڑ کر...... اور میں موجود ہوں، میں بیمار نہیں، چچا عباسؓ پاس موجود ہیں، خاندان نبوت موجود ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے کسی کو پوچھا تک نہیں، اتنا بھی نہیں فرمایا کہ نماز کے لیے تیار رہنا، "**لَعَلِّی آمرکم**" شاید میں تمہیں نماز پڑھنے کا حکم دے دوں، یہ بھی نہیں فرمایا، تو ہم نے سمجھ لیا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دین کے سب سے بڑے کام میں حضرت ابوبکرؓ کو

منتخب کر کے ہمارا سردار بنا دیا، اب اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد خلافت کے لیے باگ دوڑ ہماری کھولی چھوڑیں، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلتیں اور ان کی ترجیح کی وجہ بیان کر دی تو ہم نے اگر خلیفہ چن لیا تو کون سی بری بات تھی۔ ''فرضینا لدنیانا ما رضیه النبی صلی الله علیه وسلم لدیننا'' ہم نے (دنیا کی) حکومت کے لیے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چن لیا۔ (علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے صفحہ 21 مع تطہیر الجنان حضرت علیؓ کی یہ حدیث نقل کی ہے)

دوسری حدیث: جس کو ابن سعد نے روایت کیا کہ ابن سعد طبقات کی بہت بڑی کتاب ہے، صحابہؓ کے طبقات، درجہ بندی کے ساتھ صحابہؓ کے حالات بیان ہوئے ہیں۔ پہلے وہ جرمنی کی طرف سے چھپی، ہالینڈ میں چھپی، اس کے بعد اب لبنان میں، مصر میں بھی چھپ گئی ہے، موجود ہے کتاب، ایک اچھی کتاب ہے۔ کچھ باتیں اس میں کمزور بھی ہوں گی، اور اس میں سازش ہوئی ہے، لبنان میں رافضیوں نے اس میں سے چن چن کر امیر معاویہؓ اور ان کے خاندان کے نام سے رضی اللہ عنہ کاٹ دیا ہے۔ یہ اس میں بدمعاشی ہوئی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پورے خاندان کو نبیوں کی طرح سلام اللہ، علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھوایا۔ یہ بدمعاشی ہوئی ہے۔ 1960 کے ایڈیشن میں، 66 کے ایڈیشن میں، 70 کے ایڈیشن میں باقی سازش اور بھی کئی ہوئی ہوں گی لیکن ان مجرموں کو بھی یہ جرات نہیں ہوسکی کہ طبقات ابن سعد میں سے حضرت معاویہؓ کا ذکر نکال دیں۔ معاویہ کا کھونٹا گڑا ہوا ہے، اگر یہ اکھڑ سکتا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اکھڑ جاتا، جب مولا علی رضی اللہ عنہ نے نہیں اکھاڑا تو پھر کون مائی کا لعل اٹھا ہے جو حضرت معاویہؓ کا جھنڈا اکھڑ سکتا، کوئی بھی نہیں اکھاڑ سکتا۔ ابن سعد حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں: ''اخرج ابن سعد عن عثمانَ رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما قبض النبی صلی الله علیه وسلم نظرنا فی امرنا فوجدنا النبیَ صلی الله علیه وسلم قد قدم ابابکر فی الصلوٰةِ فرضینا لدنیانا ما رضیه النبی صلی الله علیه وسلم لدیننا فقدمنا ابا بکرٍ''

اس روایت میں مضمون کا تھوڑا سا تغیر ہے مفہوم اس سے زیادہ واضح ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے ابن سعدؒ نے، اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں اپنے سانڈھو، اپنی سالی کے خاوند، سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کے شوہر، اپنی بیوی سیدہ رقیہؓ اور سیدہ اُم کلثومؓ کے بہنوئی، حسنین کریمینؓ کے خالو۔ حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے ماسڑھ تھے جناب عثمانؓ اور عبداللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ماسڑھ تھے جناب علیؓ، تو آپس میں سانڈو ہوئے ناں؟ فارسی میں اس کو ہم زلف کہتے ہیں۔ فارسی کا ایک محاورہ ہے۔ تو حضرت عثمان غنیؓ خود حضرت علیؓ اپنے ہم زلف سے روایت نقل کرتے ہیں، حضرت علیؓ فرماتے ہیں " قال علیٌ لماقبض النبی صلی الله

علیہ وسلم نظرنا فی امرنا" کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا تو ہم نے بھی مشورہ کیا اور یہ تحقیق سے ثابت ہے، شیعہ سنی کا اس میں اتفاق ہے کہ حضرت علیؓ، حضرت زبیرؓ یہ سارا خاندان یہ سب کے سب اکٹھے ہوئے۔ بنو ہاشم اپنے محلے میں اکھٹے ہوئے، اور حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ...... امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ابا جان بھی ان کے ساتھ تھے حالانکہ وہ بنوامیہ میں سے تھے۔ اور صحابہ کرامؓ کی شوریٰ کا اجلاس وہ مسجد نبوی سے کچھ فاصلے پر بنوساعدہ کا چھپر جہاں بنا ہوا تھا، جہاں چوپال لگتی تھی جاہلیت کے زمانے میں اور اسی چھپر کے سامنے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کرامؓ کی فوجی پریڈ ہوا کرتی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی اونٹنیاں اور گھوڑے دوڑا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی قصواء، عضباء، یہ دوڑا کرتی تھیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑے مرتجز وغیرہ وہاں دوڑ لگایا کرتے تھے، امتحان ہوتا تھا، اس میدان کے سامنے ایک چھپر تھا، ایک جھگی تھی، اس جھگی میں بیٹھ کر امت کی تقدیر کا فیصلہ ہوا۔ صحابہ کرامؓ وہاں جمع تھے۔ تو سیدنا علی مرتضی رضی اللہ عنہ اس وقت نہیں جا سکے۔ وہ خود کہتے ہیں نہج البلاغہ میں سید شریف مرتضی علم الھدیٰ نے نقل کیا۔ کہ علی نے فرمایا قال علیه السلام و لیت غسله صلی الله علیه و اله و رأسه بین صدری و نحری یہ بھی فرمایا حضرت عائشہ کے الفاظ کی نقل علی مرتضی کے الفاظ میں تو حضرت علی فرماتے ہیں، ہم نے حضور کے بعد غور کیا جب کون خلیفہ ہوگا یا کون ہوسکتا ہے تو ہم نے دیکھا کہ فوجدنا النبی صلی الله علیه وسلم قد قدّم ابا بکر فی الصلوٰة. ہم ابھی غور ہی کر رہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ کون ہو کہ اتنے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات ظہر کی نماز کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ "قدّم، وصل بالناس" آگے آؤ اور لوگوں کو نماز پڑھاؤ۔ نماز شروع ہوگئی۔ ہم نے وہیں پر غور کیا کہ جب رسول اللہ نے دین کے سب سے بڑی کام کے لیے ہمارا امام اور پیشوا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بنادیا ہے تو ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر خلیفہ بنائیں گے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بنائیں گے کسی اور کو نہیں بنانا۔ بات سمجھ آگئی؟ **(جاری ہے)**

☆......☆......☆

مولانا محمد مغیرہ (ناظمِ اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان)　(قسط نمبر:14)

محاذ ختم نبوت پر گزرے وقت کی یادیں

بات چل رہی تھی کہ قادیانی مناظرین مرزا قادیانی کی سچائی اور جھوٹے ہونے کے بارے میں گفتگو کے لیے آمادہ نہیں ہوتے۔ اگر کبھی تیار ہو بھی جائیں تو اس پر بات مکمل نہیں ہوتی۔ مرزا قادیانی کی کتابوں میں موجود صریح طور پر غلط، خلاف واقعہ اور کذب بیانی پر مشتمل باتوں کے حوالے سے کچھ مزید یادداشتیں قارئین کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

میں چناب نگر میں بطور خطیب و مبلغ کے متعین ہوا تو یہاں روزمرہ مصروفیت کے طور پر قادیانی مسئلہ ہی درپیش تھا اور اس کے لیے مستقل اور اختصاصی مطالعہ کی ضرورت تھی۔ ہمارے ساتھی ضرورت کے مطابق اس مسئلہ سے متعلق مختلف موضوعات پر انفرادی و اجتماعی مطالعہ بھی کرتے اور قادیانی مناظرین و مربیان سے گفتگو کے مواقع بھی درپیش ہوتے رہتے۔ دورانِ مطالعہ و مکالمہ ایسے نکتے بھی سامنے آتے جن میں صرف مطالعہ سے تشفی نہیں ہوتی۔ بلکہ یوں کہوں کہ کئی مسائل میں خود کو تو بات سمجھ میں آ بھی جاتی لیکن لوگوں بات سمجھانے کے لیے کسی عام فہم اور آسان لہجے کی توجیہ کی تلاش رہتی۔ مجھے ہمیشہ یہ احساس رہتا تھا کہ مجھے کسی صاحب فن سے باقاعدہ استفادہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ میں جب قادیانی مسئلہ کے کسی متخصص عالم کا نام سنتا تو بلا لحاظِ ذوق و مشرب اس کی خدمت میں جا پہنچتا اور سوالات کے ذریعے مقدور بھر استفادہ کرتا۔ پھر ان کی توجیہات کی روشنی میں مزید مطالعہ بھی کرتا۔

ایک بار میرے علم میں آیا کہ رئیس المتکلمین حضرت علامہ خالد محمود صاحب مرحوم موسم سرما گزارنے کے لیے برطانیہ سے پاکستان تشریف لے آتے ہیں۔ اور اس دوران جامعہ اشرفیہ لاہور میں بھی قیام ہوتا ہے، جس میں طلباء و علماء کو استفادہ کا موقع مل جاتا ہے۔ میں نے فوراً اپنے سالار و سید جناب کفیل شاہ صاحب دام ظلہم کے سامنے علامہ صاحب مرحوم و مغفور سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ شاہ صاحب نے میرے لاہور سفر اور علامہ صاحب کی خدمت میں حاضری کی ترتیب بنائی۔ لاہور پہنچ کر اپنے دیرینہ دوست مولانا محمد اشرف صاحب امام مسجد پنجاب یونیورسٹی کے ہمراہ حضرت علامہ صاحب مرحوم و مغفور کی خدمت میں حاضر ہوا اور کئی ایک سوال کیے اور جواب سے مستفیض ہوا۔ اشکالات علمیہ سے فراغت کے بعد میں نے کئی ایسے سوال بھی کیے جو درحقیقت اشکال یہ شبہات نہیں تھے بلکہ ایک مناظرانہ رنگ کی قیل وقال کی باتیں تھیں جن میں عوامی طور پر تسلی بخش جواب مطلوب تھا۔ اب اس مجلس کو بہت عرصہ گزر گیا اور میں ساری باتیں تو یاد نہیں رکھ سکا۔ البتہ ایک عوامی نوعیت کا سوال میں نے یہ کیا کہ میں نے ایک قادیانی

کے سامنے جب مرزا صاحب کی کذب بیانی کی نا قابلِ تردید مثالیں رکھیں تو بجائے اس کے کہ وہ مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے کو تسلیم کرتا، وہ کہنے لگا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ ہمیشہ سے ایسا ہے کہ لوگوں نے آنے والے نبیوں کو ہمیشہ جھوٹا کہا ہے۔ اگر آج مرزا صاحب کو کوئی جھوٹا کہہ رہا ہے تو کیا ہوا۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ یہ بات درست ہے کہ سابقہ انبیاء کو بھی جھوٹا کہا گیا اور مرزا قادیانی پر بھی یہ الزام ہے۔ مگر ان دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ پچھلے انبیاء پر الزام لگانے والے ان کو جھوٹا ثابت نہ کر سکے صرف مختلف قسم کے الزام ہی لگاتے رہے۔ جبکہ امت مسلمیہ نے مرزا قادیانی کو جھوٹا کہا بھی اور پھر اس الزام لگانے پر ہی اکتفاء نہیں کیا بلکہ اس کی اپنی کتابوں اور ان کے حوالوں سے اس کے کذبات کو ثابت بھی کر کے دکھایا۔

مرزا قادیانی کی جانب سے نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت کے دعووں کو بھی پرکھنا ضروری ہے اور اس پر بھی علمائے امت جو تحقیق فرماتے ہیں وہ انتہائی قابل مطالعہ ہے۔ مگر ان دعووں کے انبار سے ہٹ کر میں سمجھتا ہوں کہ مرزا کے وہ جھوٹ جو اس نے عام روز مرہ کی باتوں میں بول رکھے ہیں یا یونہی برسبیل تذکرہ بلا وجہ کی کذب بیانیوں کا مرتکب ہوا ہے، میرے خیال میں قادیانیت پر تحقیقی مطالعہ کرنے کے ہر خواہش مند کو ان تضادات و کذبات کو بھی بطور خاص دیکھنا چاہیے۔ کیونکہ اگر مرزا کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جاتا ہے تو اس کے مزید دعووں کی جانب غور و فکر کی اضافی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی۔ اگر وہ نبی تھا تو جھوٹ نہ بول سکتا۔ اور اگر اس کے جھوٹ نا قابلِ تردید دلائل سے ثابت ہیں تو پھر اس کا نبی ہونا تو دور کی بات ایک شریف انسان ہونا ہی معرضِ خطر میں ہے۔

اسی موضوع کے حوالے سے ایک لطیفہ یاد آتا ہے۔ چناب نگر تشکیل کے بعد مقامی ساتھیوں میں ایک متحرک کارکن مولانا عبدالواحد مخدوم رحمہ اللہ سے تعارف ہوا۔ مرحوم بھی ایک عجیب صفات والے انسان تھے۔ انتہائی فقر و سادگی کی زندگی گزارنے والے مگر خود دار اور غیرت مند۔ اس کے ساتھ ساتھ قادیانیت پر ان کا مطالعہ بھی اچھا اور قادیانیوں کے ساتھ دعوتی گفتگو کا جذبہ بھی خوب۔ ایک روز وہ میرے پاس ایک مسوّدہ لے کر آئے کہ مولوی صاحب ذرا اس کو دیکھیں یہ کسی لائق ہے؟ میں نے پوچھا مولانا یہ کیا ہے؟ تو بتلایا کہ میں نے مرزا قادیانی کے کتابوں میں سے ایک سو (۱۰۰) ایسے جھوٹ جمع کیے ہیں جو بالبداہت غلط اور صریح کذب ہیں اور ان کی کوئی تاویل قادیانی نہیں کر سکتے۔ اگر آپ اس کو کسی قابل سمجھیں تو ہم جماعت کی طرف سے اس کو شائع کر دیں؟ میں نے مسوّدے کا مطالعہ کیا تو مولانا کی محنت کی داد دینے پر مجبور ہو گیا کہ مولانا نے مرزا قادیانی کی تصنیفات کو کھنگال کر ایسی عبارتیں جمع کر رکھیں تھیں جن کا جھوٹ ہونا بالکل واضح تھا اور ذرا شبہ کا فائدہ دے کر تاویل کرنے کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ میں نے جماعت کے نظم سے رابطہ کیا تو جماعت نے اس کتاب کو ''کذباتِ مرزا'' کے نام سے شائع کر دیا۔ بر

سبیل تذکرہ مولانا عبدالواحد مخدوم کے بارے میں بتا تا چلوں کہ مولانا مرحوم کچھ ہی عرصے کے بعد ایک ٹریفک کے حادثے میں شہید ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بال بال مغفرت فرمائے اور ہمیں ان کے ساتھ حوضِ کوثر پر ساقیٔ دو عالم کے دست اقدس سے جامِ سیرابی نصیب فرمائے۔ قصہ یہ تھا کہ جب جماعت نے کذبات مرزا کو شائع کیا تو ہم نے اس کتاب کو اپنی تبلیغی اور دعوتی سرگرمیوں میں خوب استعمال کرنا شروع کیا۔ انھی دنوں پتہ چلا کہ علاقے کا ایک زمین دار قادیانیوں کے حق میں نرم گوشہ رکھتا ہے اور بار بار اپنی مجالس میں اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ مولویوں نے قادیانیوں کے ساتھ زیادتی کی ہے۔ یہ ان پر طرح طرح کے الزام لگاتے رہتے ہیں۔ حالانکہ وہ ایسے نہیں ہیں۔ جب مجھ تک یہ بات پہنچی تو میں ان کے پاس چلا گیا اور اپنا تعارف کروا کر ان سے اس موضوع پر ذرا بات چیت کی۔ مجھے محسوس ہوا کہ ان بھائی صاحب کو کتابیں پڑھنے اور مطالعہ کرنے کا بھی کسی قدر شوق ہے۔ میں نے تھیلے میں سے ''کذبات مرزا'' نکالی اور ان سے عرض کیا کہ یہ بالکل چھوٹی سی کتاب ہے اس کو ایک بار ذرا غور سے دیکھ لیجیے۔

اگلے ہفتے میں ان کے پاس دوبارہ گیا تاکہ کچھ خبر لے سکوں تو وہ بھائی مجھ سے ذرا شاکی لہجے میں کہنے لگے کہ مولوی صاحب آپ کو یہ کتاب نہیں شائع کرنی چاہیے تھی۔ میں نے پوچھا کیوں؟ کیا اس میں ہم نے کوئی سخت سست بات کی ہے؟ یا ہمارا لہجہ تلخ ہے؟ یا اس کتاب کی تحقیق اور معیار میں کچھ کمی ہے؟ کہنے لگے نہیں نہیں ایسا بالکل نہیں ہے۔ بس میں یہ کہنا چاہ رہا تھا کہ آپ مرزائیوں کے اتنے خلاف ہو اور ان کے بارے میں ایسی کتاب چھپوا رہے ہو جس میں مرزا صاحب کی اتنی مخالفت ہے، مگر آپ نے لے دے کر اس کتاب میں صرف ایک سو (۱۰۰) جھوٹ جمع کیے ہیں۔ ایک سو تو کوئی اتنی بڑی تعداد نہیں ہے۔ اتنے جھوٹ تو شاید میں نے بھی بول رکھے ہوں گے۔ مجھے ان کا عجیب استدلال سن کر بے ساختہ ہنسی آ گئی لیکن میں نے بتکلف یہ ظاہر نہ ہونے دیا اور ان سے کہا کہ آپ نے اپنے آپ کی مثال دی ہے کہ ایک سو جھوٹ آپ نے بھی بول ہی رکھے ہوں گے تو کیا ہو گیا کہ مرزا صاحب اگر سو جھوٹ بول دیں۔ علماء یہی کہتے ہیں کہ جھوٹ بولنے والا تو عام مسلمان بھی نہیں ہوتا، کجا یہ کہ کوئی شخص اپنی کتابوں میں قطار اندر قطار کذب بیانیوں کے ڈھیر اکٹھے کر لے اور پھر اس کو نبی و رسول اور مہدی و مسیح قرار دیا جائے۔ آپ خود بتائیے آپ زمین دار آدمی ہیں، جیسے پکے اور خالص جھوٹ یہ بول کر خود اپنے ہاتھوں سے کتابوں میں لکھ بھی گیا ہے ایسے جھوٹ بولنے والا شخص اگر آپ کے ارد گرد ہو تو کیا آپ اس پر اعتماد کر کے اسے اپنا منشی و ملازم رکھنا برداشت کریں گے؟ کہنے لگے ہاں یہ بات تو درست ہے کہ اتنا جھوٹا شخص قابل اعتماد تو ہرگز نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا بس اتنی سی بات ہے کہ اللہ کا پیغامِ نبوّت و رسالت اتنی بے قیمت چیز تو نہیں ہے کہ اس کو پہنچانے کے لیے ایسا آدمی چن لیا جائے جس میں ایک معمولی زمیندار کے منشی جتنی کیریکٹر کی مضبوطی اور شرافت بھی نہ ہو۔

بات عرض کرتا چلوں کہ قادیانیوں کے سامنے جب بھی کبھی مرزا قادیانی کے ایسے فرمان واقوال پیش کیے جائیں جو مرزا قادیانی کے جھوٹ پر مبنی ہیں تو جواب دینے یا صفائی دینے کے بجائے کبھی وہ یوں گویا ہوتے ہیں کہ مولوی ہمارے مسیح ومہدی کو گالی گلوچ کرتے ہیں اور مولویوں کو گالی گلوچ کرنے کی عادت ہے۔ حالانکہ ہمیں گالی دینے کا کوئی شوق نہیں، ہم تو بس یہ آشکارا کرتے ہیں کہ یہ وہ شخصیت ہے جن کو تم نبی ورسول مسیح اور مہدی بنا کر پیش کرتے ہو۔ ایک شخص جو اس قدر خلاف واقعہ باتیں کہتا چلا جا رہا ہے، پھر ایک جگہ نہیں بلکہ بیسیوں جگہوں پر ایسی بات کرتے ہیں جو بالکل حقیقت سے دور ہیں اور صریح طور پر غلط بیانی ہوتی ہے ایسے شخص کو اگر آپ نبی ورسول مان رہے ہیں تو ذرا غور کر لیں کہیں اپنے تعصب میں جہنم کے رستے پر تو نہیں جا رہے؟ متعدد مقامات پر مرزا صاحب کہتے ہیں فلاں بات قرآن مجید میں ہے جبکہ وہ قرآن مجید کے تیس پاروں میں کہیں نہیں ہوتی۔ وہ کہتے ہیں فلاں بات احادیث میں ہے مگر وہ حدیث کے کسی مجموعے میں نہیں ہوتی۔ ایسے آدمی کو تو ہمارے گئے گزرے ماحول میں بھی عام لوگوں کے ہاں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا کجا یہ کہ اسے نبی ورسول جیسے مقدس عہدوں اور منصبوں پر فائز مانا جائے۔

قارئین محترم اگر کوئی آدمی ایسی بات کرے جو فی الحقیقت خلاف واقعہ ہو اس کو جھوٹ ہی کہا جاتا ہے مگر کیا کریں کہ یہی کھلا جھوٹ اگر مرزا قادیانی کا قول ہو اور اس کو جھوٹ کہہ دیا جائے تو یہ بات قادیانیوں کو اچھی نہیں لگتی۔ واضح ہو کہ جھوٹ کا معنی کوئی گالی نہیں ہے بلکہ ایسی بات ہے جو بے اصل ہو اور سچ نہ ہو۔ سچ کا الٹ یا واقعہ کے خلاف بات کو جھوٹ ہی کہتے ہیں۔ جبکہ جھوٹ کے مترادف الفاظ افتراء، دروغ، دھوکا، غلط بیانی، فریب اور ناحق ہیں۔ چونکہ قادیانی مخاطبین ہماری جانب سے مرزا قادیانی کی باتوں کو جھوٹ کہنے پر آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہماری کوشش رہتی ہے کہ اپنے مخاطبین کو چڑائیں نہیں بلکہ سوچنے اور غور کرنے پر مجبور کریں۔ اس لیے جی تو یہی چاہتا ہے کہ جھوٹ کے لفظ کی نسبت مرزا قادیانی کی طرف نہ کریں۔ مگر کیا کریں کہ مرزا صاحب کی باتوں میں کئی باتیں ایسی ہیں جن کے لیے اس سے نرم تر لفظ ممکن نہیں ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ہماری اس تحریر کو کوئی قادیانی پڑھ رہا ہو تو ہمارے اس لفظ ''جھوٹ'' کی مرزا قادیانی کی طرف سے نسبت کرنے کو وہ برا جانے اور آنے والی تحریر کو پڑھنا ہی چھوڑ دے اس لیے ہم پیشگی معذرت کرتے ہیں۔ اور محض اتنی درخواست ہے کہ اس تحریر کو مکمل پڑھ لیں اور اس کے بعد آپ کا فیصلہ آپ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

پھر یہ کہ جھوٹ کا لفظ کوئی ایسا ناشائستہ لفظ بھی نہیں ہے کہ اس کا استعمال کرنا معیوب ہو۔ یوں تو خود مرزا صاحب بھی یہ لفظ اپنی تحریروں میں بار بار لاتے ہیں مثلاً لکھتے ہیں:

وہ جو ''کنجر اور ولد الزنا'' کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔ (روحانی خزائن، ج ۲ ص ۳۸۶)

جھوٹ بولنا ام الخبائث ہے۔(مجموعہ اشتہارات ج۳ص۳۱)

خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔(ر/خ، ج۱۹ص۱۰۹)

میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افتراء کے ساتھ ہو۔(ر/خ، ج۷ص۵۰)

اگر جھوٹ کے لفظ میں کوئی ناشائستگی ہوتی تو مرزا قادیانی کے نوک قلم پر یہ لفظ نہ آتا بلکہ وہ اس سے بہتر کوئی دوسرا مترادف استعمال کرتے۔ آخر کو وہ خود ''سلطان القلم'' تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی ان مذکورہ تحریروں سے یہ واضح ہوا کہ جھوٹ کا لفظ ایسا لفظ نہیں ہے کہ اس کو استعمال کرنا غیر مناسب ہو البتہ یہ ضرور ہے کہ اگر اس لفظ کی کسی کی طرف نسبت کی گئی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ لفظ اس پر بولنا زیادتی ہے کہ میں جھوٹا نہیں ہوں وہ اس جھوٹی بات سے کنارہ کر جائے یا یہ کہ اس جھوٹ سے اپنی برات کا اعلان کر دے صفائی دیدے تو اس کی طرف کی گئی جھوٹ کی نسبت ختم ہو جائے گی۔ اور اگر نہیں تو پھر اس جھوٹ کی وجہ سے جھوٹا تو کہا جائے گا۔

دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ لوگ جھوٹ بولتے ہیں ان کا جھوٹ بولنا ایک عام آدمی کا جھوٹ ہے یقیناً جھوٹ نہیں بولنا چاہیے مگر عام آدمی کے جھوٹ بولنے کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے کہ لوگ بولتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر آدمی کو جھوٹ سے بچائے مگر آج کی نشست میں اس آدمی کے جھوٹ کا مسئلہ زیر بحث ہے جس کو نبوت کا دعویٰ ہے ایسے شخص کا جھوٹ بولنا کسی اعتبار سے درست اور صحیح نہیں مگر وہ علی الاعلان جھوٹ بول رہا ہے اور ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی ہے۔ نئی نبوت آسکتی ہے یا نہیں یہ الگ بحث ہے مگر نبوت کا مقام ہی سامنے رکھ لیا جائے تو جتنے لوگ بھی نبی و رسول ہوئے وہ سب سچے تھے۔ ان کی زندگی کے کسی گوشے پر کسی قسم کی انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی مگر مرزا قادیانی کا نبی نہ ہونا ایک اس اعتبار سے بھی ہے کہ ان کا کلام جگہ جگہ پر جھوٹ بولتا نظر آتا ہے قرآن پر جھوٹ، حدیث پر جھوٹ بلکہ ہر جگہ جھوٹ تو ایسے شخص کو اس پاک نفوس انبیاء و رسل کے گروہ میں کیسے شامل کیا جاسکتا ہے۔

جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود ہی تو لکھ چکے ہیں کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا (ر/خ، جلد۲۳ص۲۳۱) اس لیے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب کے مجموعہ روحانی خزائن میں سے کچھ وہ تحریریں پیش خدمت کرنے لگے ہیں جو اول تا آخر خلاف واقعہ ہیں مگر ان کو آج تک سچ بنا کر پیش کیا جارہا ہے۔ ان کو دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مرزا قادیانی کی نبوت کا محل کس طرح کی باتوں پر کھڑا ہے وگرنہ قرآن و حدیث تو ان کا سہارا نہ بن سکا۔

مرزا صاحب اپنی مسیحیت کی سچائی پر دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

لیکن ضروری تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔ اس کے قتل کے فتوئے دیے

جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اسے دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔ سوان دنوں میں وہ پیش گوئی انہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کی (ر/خ، ج ۱۷، ص ۴۰۴)

قارئین محترم! پہلی بات تو یہ ہے کہ قرآن وسنت اور اس کی تشریح میں لکھے جانے والے تمام لٹریچر میں مسیح موعود کی اصطلاح موجود نہیں۔ اسلامی اصطلاح بلکہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی لٹریچر میں کسی مسیح کے ظاہر ہونے کی پیش گوئی بھی نہیں ہے بلکہ سیدنا عیسیٰ مسیح ابن مریم علیہا السلام کے آسمان سے نازل ہونے کی پیش گوئی ہے۔ جب ان کا آسمان سے نزول ہوگا تو وہ زمین پر ذی اقتدار بادشاہ اور عادل حکم ران ہوں گے۔ ان کے آسمان سے نزول کے بعد صرف دین اسلام ہوگا۔ باقی تمام ادیان عیسائیت یہودیت وغیرہ ختم ہو جائیں گے۔ سب سے بڑے اسلام کے دشمن یہودی ہیں جو حضرت عیسیٰ کے بھی دشمن ہیں۔ وہ اس وقت سیدنا عیسیٰ ابن مریم پر ایمان لے آئیں گے یا قتل کر دیے جائیں گے۔ مسلمان اور عیسائی تو پہلے ہی عیسیٰ علیہ السلام کو مان چکے ہیں۔ اس وقت کسی میں جرات ہی نہیں ہوگی کہ وہ حضرت عیسیٰ مسیح ابن مریم سے متعلق کچھ کہہ سکے۔ ایک ہی بات ہوگی اسلام پر ایمان یا قتل۔ بلکہ آپ علیہ السلام کے اقتدار کی قوت اور حکم کے نفاذ کا یہ عالم ہوگا کہ انسان تو انسان، جنگل کے درندے چوپائے اور موذی جانور تک آپ کے حکم کی برکت سے خونخواری اور ایذاء دہندگی چھوڑ دیں گے۔ بلکہ جمادات میں بھی آپ کے عادلانہ حکم کی برکت ظاہر ہوگی اور زمین کے پھلوں میووں میں بھی اس کا مبارک اثر ظاہر ہوگا۔ اس وقت ایسی حالت کے بارے میں کہنا کہ علماء کے ہاتھوں مسیح دکھ اٹھائے گا مولوی مسیح کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے فتویٰ دیں گے، ان کی سخت توہین کی جائے گی اور مسیح کو معاذ اللہ اسلام سے خارج قرار دیا جائے گا، یہ جرأت کس میں ہوگی؟۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ساتھ چونکہ وہ سب کچھ ہوا جس کا رونا وہ رو رہے ہیں۔ اور انھیں اپنے ماننے والوں کو مطمئن بھی کرنا تھا لہذا انھوں نے اپنے ساتھ ہونے والی بے عزتی کو اپنی سچائی کا نشان بنا دیا۔ پھر اس پر قرآن کا حوالہ دے دیا کہ میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ قرآن نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ یہ کچھ مسیح کے ساتھ ہوگا۔ لیکن کیا ہم یہ پوچھ سکتے ہیں کہ یہ سب قرآن مجید کے تیس پاروں میں سے کس پارے میں ہے؟ اور احادیث کے ذخیرہ میں سے کوئی حدیث قوی یا ضعیف پیش تو کرو۔ وہ حدیث کس کتاب میں ہے کتاب کا نام کیا ہے؟ مگر معاملہ یہ ہے کہ جو کچھ مسیح کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن واحادیث میں مذکور ہونے کو بتایا ہے وہ نہ کہیں قرآن مجید میں ہے اور نہ کسی حدیث میں؟ اب ایسی بات کرنے والے کو کیا کہا جائے؟ آپ کچھ تو فرمائیں اتنی واضح غلط بیانی کرنے والے کو مسیح تو کہا نہیں جا سکتا اور جھوٹا کہنے کے لیے قادیانی تیار نہیں۔ ہمیں بتائیں تو جھوٹ آخر کس چیز کا نام ہے۔

حافظ محمد اسامہ پسروری

قربانی کا فریضہ اور قادیانیوں کا فریب

اسلام کی ہر عبادت صرف ظاہر کا نام نہیں بلکہ عقیدے اور نیت کی صداقت اس کا جوہر ہے۔ نماز ہو، روزہ ہو یا قربانی اگر عقیدہ درست نہ ہو تو ظاہری عمل کا کوئی وزن نہیں۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وہ سنت ہے جسے امتِ محمدیہ میں شعورِ بندگی، تسلیم ورضا اور توحید پر جان نچھاور کرنے کی علامت کے طور پر زندہ رکھا گیا۔ لیکن جب یہ عبادت ایک ایسے گروہ کے ہاتھوں انجام پائے جو نہ تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہے نہ اسلام کے بنیادی عقائد کو تسلیم کرتا ہے تو وہ عبادت نہیں رہتی، بلکہ امت کے شعائر پر ایک سنگین حملہ بن جاتی ہے۔

قادیانی جو ریاستِ پاکستان کے آئین کے مطابق غیر مسلم اقلیت ہیں لیکن اپنے آپ کو ''مسلمان'' کہہ کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں اُن کی طرف سے قربانی جیسے مقدس فریضے کی انجام دہی سراسر فریب ہے۔ یہ فریب نہ صرف عام مسلمان کو دھوکہ دیتا ہے بلکہ اسلام کے بنیادی نظریے یعنی ختمِ نبوت کو چیلنج کرنے کی ایک منظم سازش ہے۔ جب ایک شخص خود کو مسلمان ظاہر کرے، اسلامی وضع قطع اپنائے، جانور قربان کرے، گوشت تقسیم کرے، اور ساتھ ہی مرزا غلام احمد قادیانی کو ''نبی'' بھی مانے، تو یہ صرف ایک جھوٹ نہیں، بلکہ پورے دینِ اسلام سے کھلا استہزاء ہے۔ یہ کوئی سادہ عمل نہیں کہ قادیانی بھی قربانی کرتے ہیں۔ یہ تہہ در تہہ منصوبہ ہے، جس کے پیچھے امت کے ایمان پر ضرب لگانے کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔ قادیانی جانتے ہیں کہ مسلمانوں کے دل میں قربانی، رمضان، حج اور دیگر شعائرِ دین بڑی اہمیت رکھتے ہے۔ چنانچہ وہ انہی شعائر کے پردے میں چھپ کر اپنا وجود منوانا چاہتے ہیں، تاکہ سادہ لوح مسلمان ان کے دھوکے میں آ کر انہیں مسلمان سمجھنا شروع کر دیں۔ یہی وہ فکری وعقیدتی خطرہ ہے جسے ہم نے آج تک سنجیدگی سے نہیں سمجھا۔

قربانی محض ایک گوشت کاٹنے کی رسم نہیں، بلکہ اسلام کی سرحد پر کھڑے ہو کر بندگی کا علم بلند کرنے کا نام ہے۔ جب قادیانی اس عمل کو انجام دیتے ہیں، تو وہ اصل میں مسلمانوں کی عقیدتوں کو ہتھیانے، اور ''ختم نبوت'' کے قلعے میں دراڑ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے لیے یہ قربانی نہیں، ایک ہتھیار ہے۔ جس سے وہ معاشرے کے اندر اپنی شناخت کو دھیرے دھیرے عام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جانور ذبح کرتے ہیں، لیکن اصل میں وہ ''عقیدۂ ختم نبوت'' کو ذبح کر رہے ہوتے ہیں۔

افسوس اس بات کا ہے کہ کئی مسلمان آج بھی اس فتنے کی شدت کو نہیں سمجھ پائے۔ وہ قربانی کے پیسے ایسے اداروں کو دے بیٹھتے ہیں جن کے پسِ منظر میں قادیانیت کا سایا ہوتا ہے۔ وہ سوشل میڈیا پر قادیانیوں کی قربانی کی تصاویر دیکھ کر سمجھتے ہیں کہ شاید وہ بھی ''امت'' کا حصہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ قربانیاں نا قابلِ قبول، مردود اور قابلِ مذمت ہیں۔ یہ اعمال، شریعت کے پیمانے پر عبادت نہیں بلکہ کھلی نافرمانی، کھلا فریب اور کھلی گمراہی ہیں۔ اس لیے ہم قربانی کی اصل روح کو پہچانیں، اور قادیانیوں کی ان چالاکیوں سے ہوشیار ہو جائیں۔ مساجد، مدارس، واعظین اور دینی طبقے کو چاہیے کہ عوام الناس میں یہ شعور عام کریں کہ قادیانیوں کی طرف سے انجام دی جانے والی کوئی بھی عبادت، اسلامی عبادت نہیں کہلا سکتی، کیونکہ ان کا عقیدہ، ان کا ایمان اور ان کی بنیاد ہی اسلام سے منحرف ہے۔ حکومتِ وقت پر بھی فرض ہے کہ وہ قانوناً ان تمام افراد یا اداروں کے خلاف سخت اقدام کرے جو قربانی کے نام پر قادیانیوں کو راہ دیتے ہیں۔

یاد رکھیں!

قربانی ایمان کے قلعے پر ایک پرچم ہے۔ اس پرچم کو کسی گمراہ اور فاسد ہاتھوں میں نہیں دیا جانا چاہیے اگر ہم نے آج خاموشی اختیار کی تو کل ہماری نسلیں یہ فرق بھول جائیں گی کہ اسلام کیا ہے اور قادیانیت کیا ہے۔ یہ صرف قربانی کا مسئلہ نہیں یہ ایمان کی بقاء کا مسئلہ ہے۔

☆......☆......☆

حافظ عبید اللہ۔(مؤلف کتاب ''مطالعہ قادیانیت'') (قسط نمبر 2)

قادیانیت کیا ہے؟
کیا ''قادیانیوں'' (احمدیوں) کے عقائد کفریہ نہیں؟

نوٹ: اس قسط میں قادیانی لٹریچر سے نقل کیے گئے حوالے ''نقل کفر، کفر نہ باشد'' کو مدنظر رکھتے ہوئے صرف قادیانیوں کے عقائد کو بیان کرنے کے لئے دیے گئے ہیں، قادیانی کتابوں سے ان حوالوں کے سکین پیش کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔

مرزائی عقیدے کو مزید واضح کرنے کے لئے ان کی کتابوں سے چند مزید اقتباسات (اپنے دل پر پتھر رکھ کر) ملاحظہ فرمائیں تا کہ قادیانی مذہب کا اصل چہرہ نکھر کر سامنے آ جائے:

میرا نام محمد رسول اللہ

مرزا قادیانی اپنے اوپر ہونے والی ایک (نام نہاد) وحی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

''پھر اسی کتاب میں اسی مکالمے کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول بھی''۔ (ایک غلطی کا ازالہ، رخ 18 صفحہ 207)

مرزا کے یہ الفاظ کسی تشریح یا وضاحت کے محتاج نہیں، وہ اپنے پر ہونے والی (نام نہاد) وحی کے وہی الفاظ بتا رہا ہے جو سورۃ الفتح کی آیت 29 میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے اور اس آیت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ''محمد رسول اللہ'' کہا گیا، اب کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ جب مرزائی یہ کہتے ہیں کہ ہم بھی وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمان پڑھتے ہیں تو ظاہری طور پر الفاظ تو وہی پڑھتے ہیں جو مسلمان کہتے ہیں لیکن ان کے مذہب میں ''محمد رسول اللہ'' ایک نہیں بلکہ دو ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کے بقول اس کا نام بھی (اس کے) خدا نے محمد رسول اللہ رکھا ہے۔

تمام نبیوں کے نام مجھے دیے گئے ''اور دنیا میں کوئی نبی نہیں گذرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا سو جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے (واضح رہے کہ براہین احمدیہ مرزا قادیانی کی پہلی کتاب ہے جس کا مصنف خود مرزا قادیانی ہے پھر اس کتاب میں خدا کے فرمانے کا کیا مطلب؟ ناقل) میں آدمؑ ہوں، میں نوحؑ ہوں میں ابراہیمؑ ہوں،

میں اسحاقؑ ہوں، میں یعقوبؑ ہوں، میں اسماعیلؑ ہوں، میں موسیٰؑ ہوں میں داوڈؑ ہوں، میں عیسیٰؑ ابن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر''۔(تتمہ حقیقۃ الوحی، رخ22 صفحہ 521)

میرے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی فرق نہیں ''**من فرق بینی و بین المصطفی فما عرفنی وما رای**'' جس نے میرے اور (محمد) مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان فرق کیا اس نے نہ ہی مجھے پہچانا اور نہ مجھے دیکھا۔(خطبہ الہامیہ، رخ16 صفحہ 259)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو بار مبعوث ہوئے ''اور جان کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے (یعنی چھٹی صدی عیسوی میں۔ ناقل) ایسا ہی مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار (یعنی تیرھویں صدی ہجری۔ ناقل) کے آخر میں مبعوث ہوئے، اور یہ قرآن سے ثابت ہے اس میں انکار کی گنجائش نہیں''۔(خطبہ الہامیہ، رخ16 صفحہ 270)

یہاں ہم اس بحث میں نہیں پڑتے کہ مرزا قادیانی کو یہ کس نے بتایا تھا کہ دنیا کا پانچواں ہزار کونسا ہے اور چھٹا ہزار کونسا ہے؟ نہ ہم مرزا سے یہ سوال کریں گے کہ وہ کون سا قرآن ہے جس سے یہ ثابت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ مرزا قادیانی کی بروزی صورت اختیار کر کے مبعوث ہونا تھا، ہمارا مقصد یہ حوالہ پیش کرنے کا سر دست صرف یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی سمجھتا ہے۔

میری شکل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں آئے ''اس تقریر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں، یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک بروزی رنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوبارہ آنا دنیا میں وعدہ دیا گیا تھا جو مسیح موعود و مہدی معہود (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) کے ظہور سے پورا ہوا''۔(تحفہ گولڑویہ، رخ17 صفحہ 249)

اور مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے، اپنے باپ کے اس دعوے کی وضاحت یوں کرتا ہے:۔

''اور وہ جس نے مسیح موعود (اس کے خیال میں مرزا قادیانی۔ ناقل) کی بعثت کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی نہ جانا اس نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا کیونکہ قرآن پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ پھر دنیا میں آئے گا...''۔ (کلمۃ الفصل، صفحہ 105، مصنفہ مرزا بشیر احمد بن مرزا غلام احمد قادیانی)

اب اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں ''مگر تم خوب توجہ کر کے سن لو کہ اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں

ہوں''۔(اربعین نمبر 4، رخ 17 صفحات 445و446)

میں مسیح وکلیم اور محمد واحمد مجتبی ہوں ''منم مسیح زمان ومنم کلیم خدا...... منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد'' میں ہی مسیح زمان ہوں، میں ہی کلیم خدا ہوں، میں ہی محمد واحمد مجتبیٰ ہوں۔(تریاق القلوب، رخ 15 صفحہ 134)

قادیان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد ایم اے (جسے مرزائی دنیا قمر الانبیاء کے لقب سے یاد کرتی ہے) اپنے باپ کی ان تحریروں کی تشریح یوں کرتا ہے، غور سے پڑھیے گا:۔

''کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالی نے پھر محمد صلعم کو اُتارا تا اپنے وعدے کو پورا کرے جو اس نے آخرین منہم لما یلحقوا بہم میں فرمایا تھا''۔ (کلمۃ الفصل، صفحہ 105)

یاد رہے یہ قادیانی ڈھکوسلہ اور تحریف ہے کہ اس آیت میں کسی کے قادیان میں اتارے جانے کا وعدہ ہے یا اس آیت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ ظہور کا بیان ہے۔ اور اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی ہے تو اس کا کلمہ بتاؤ؟ یہی مرزا بشیر احمد یوں لکھتا ہے:۔

''مسیح موعود (یعنی اس کے مطابق مرزا قادیانی۔ ناقل) کی بعثت کے بعد محمد رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی''۔(کلمۃ الفصل، صفحہ 158)

یعنی وہ تسلیم کرتا ہے کہ جب قادیانی لوگوں کے سامنے مسلمانوں والا کلمہ پڑھتے ہیں تو اگرچہ کلمہ کے ظاہری الفاظ وہی ہوتے ہیں لیکن ان کے نزدیک محمد رسول اللہ میں ان کا (نقلی اور جعلی) مسیح مرزا قادیانی بھی شامل ہوتا ہے۔ مرزا قادیانی خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے پھر اسی صفحے پر مرزا بشیر احمد مرزائی عقیدے کی وضاحت یوں کرتا ہے:۔ ''پس مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے اس لئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمد رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی''۔ (کلمۃ الفصل، صفحہ 158)

مرزا قادیانی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو

اسی پر بس نہیں بلکہ مرزا قادیانی کا یہ بیٹا اس حد تک چلا گیا کہ لکھتا ہے:۔

''مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی نقلی اور جعلی مسیح۔ ناقل) کو نبوت تب ملی جب اس نے نبوت محمدیہ کے تمام کمالات کو حاصل کر لیا اور اس قابل ہو گیا کہ ظلی نبی کہلائے، پس ظلی نبوت نے مسیح موعود کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹایا بلکہ آگے بڑھایا اور اس قدر آگے بڑھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا''۔(کلمۃ الفصل، صفحہ 113)

مرزا قادیانی کی روحانیت زیادہ کامل لیکن اسے اپنے باپ کا یہ مقام بھی پسند نہ آیا اور اس نے ایک قدم اور بڑھایا:۔

''مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی نقلی اور جعلی مسیح۔ ناقل) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے الگ کوئی چیز نہیں ہے بلکہ وہی ہے اور اگر مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی۔ ناقل) کا منکر کافر نہیں تو نعوذ باللہ نبی کریم کا منکر بھی کافر نہیں کیونکہ یہ کس طرح ممکن ہے کہ پہلی بعثت میں تو آپ کا انکار کفر ہو، مگر دوسری بعثت میں (جو مرزائی عقیدے کے مطابق مرزا قادیانی کی صورت میں ہوئی۔ ناقل) جس میں بقول حضرت مسیح موعود آپ کی روحانیت اقویٰ اور اکمل اور اشدّ ہے آپ کا انکار کفر نہ ہو''۔ (کلمۃ الفصل، صفحہ 147)

لیجیے اس نے نہ صرف مرزا قادیانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت قرار دیا بلکہ اس کی روحانیت کو پہلی بعثت (جو خود حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت میں ہوئی) سے زیادہ قوی زیادہ کامل قرار دیدیا۔ یعنی اصل کی روحانیت سے نقل کی روحانیت زیادہ کامل ہے (نعوذ باللہ)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذہنی ترقی کا کامل ظہور آپ کی پہلی بعثت میں نہ ہو سکا (نعوذ باللہ)

''اور حضور صلعم ذہنی ترقی کا کامل مرکزی نقطہ تھے مگر بوجہ تمدّن کے نقص کے حضورؐ کی اس ذہنی ترقی کا کامل ظہور حضورؐ کی بعثت اوّل میں نہ ہوا، گو استعداد تھی مگر پورا اظہار نہ ہو سکا۔ پس ذہنی ارتقاء کا سلسلہ جاری رہا، اور حضرت مسیح موعود (یعنی نقلی مسیح مرزا قادیانی۔ ناقل) کے وجود میں آ کر یہ ذہنی ترقی اپنی انتہاء کو پہنچ گئی اور بوجہ تمدّن کے اعلیٰ ہونے کے حضورؐ کی ذہنی استعداد کا اظہار پوری شان کے ساتھ ہوا۔ گویا آنحضرت صلعم کی بعثتِ ثانی میں حضورؐ کی ذہنی ترقی کا اظہار کامل طور پر ہوا''۔ (ریویو آف ریلیجنز، نمبر 5، جلد 28، مئی 1929، صفحہ 19)

اس قادیانی تحریر کی تشریح کرنے کی میرے قلم میں طاقت نہیں، قارئین خود ان الفاظ پر غور فرمالیں۔

''اسمہ احمد'' کی بشارت مرزا قادیانی کے بارے میں مرزا قادیانی کا دوسرا بیٹا مرزا محمود (دوسرا قادیانی خلیفہ) تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتا رہا کہ قرآن کریم کی سورۃ الصّف کی آیت نمبر 6 میں جو یہ ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بعد ایک ''احمد'' نامی رسول کی بعثت کی بشارت دی تھی، اس کا مصداق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بلکہ وہ بشارت مرزا قادیانی کے بارے میں ہے، چنانچہ وہ کہتا ہے:

''اسمہ احمد کی پیش گوئی کا مصداق حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) ہیں۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود (یعنی نقلی اور جعلی مسیح مرزا قادیانی۔ ناقل) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں، لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں

تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (یعنی نقلی مسیح مرزا قادیانی۔ ناقل) کے متعلق ہی ہے''۔ (انوار خلافت، انوار العلوم جلد 3، صفحہ 83 و مابعد)

جیسے صحابہ کی جماعت تھی ویسی ہی ہماری جماعت ہے اسی مرزا بشیر الدین محمود (دوسرے قادیانی خلیفہ) نے کہا تھا:۔ ''جیسے صحابہ کی جماعت تھی ویسی ہی ہماری جماعت ہے۔ جیسے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اولیٰ سے مستفیض ہوئے اسی طرح ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ ثانیہ سے مستفیض ہوئے، پس ہم میں اور صحابہ میں کوئی فرق نہیں''۔ (مشعلِ راہ۔ مرزا بشیر الدین محمود کے خطبات کا مجموعہ، جلد 1، صفحہ 202)

دیکھیے کس طرح وہ اپنے باپ مرزا قادیانی کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ''بعثت ثانیہ'' بتا کر اُس کے مریدوں کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ ملا رہا ہے۔

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پھر اُتر آئے ہیں ہم میں مرزا قادیانی کے ایک مرید خاص قاضی ظہور الدین اکمل نے ایک نظم لکھی جو مرزا قادیانی کی زندگی میں قادیان سے نکلنے والے مرزائی اخبار ''بدر'' میں چھپی، اس نظم کے صرف دو اشعار ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کس طرح مرزا قادیانی کی شان بڑھائی جارہی ہے:۔

محمد پھر اُتر آئے ہیں ہم میں... اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل... غلام احمد کو دیکھے قادیان میں (بدر۔ قادیان، نمبر 43، جلد 2، مورخہ 25 اکتوبر 1906، صفحہ 14)

واضح رہے کہ قاضی ظہور الدین اکمل نے اپنی اس نظم پر ایک اعتراض کے جواب میں صاف طور پر یہ لکھا تھا کہ:۔ ''یہ نظم حضرت حضرت مسیح موعود (نقلی اور جعلی۔ ناقل) کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعہ کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ اندر لے گئے''۔

(قادیانی اخبار ''الفضل''، نمبر 196، جلد 32، مورخہ 22 اگست 1944، صفحہ 6)

قارئین محترم! یہ صرف بطور نمونہ چند مرزائی تحریریں آپ کے سامنے رکھی ہیں، ورنہ قادیانی لٹریچر اس طرح کی دلخراش اور کفریہ عبارات سے بھرا پڑا ہے، یقیناً ایک مسلمان کا دل یہ سب پڑھ کر تڑپ تڑپ جاتا ہے کہ کیسے ایک جھوٹے اور کذاب کو صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملایا بلکہ آپ سے بڑھایا جارہا ہے، ہم بھی اسی پر اکتفا کرتے ہیں.

(جاری ہے)

محمد فرحان الحق حقانی

مجلس احرار اسلام پاکستان
کی مرکزی مجلسِ مندوبین کا دوروزہ اجلاس

مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس مندوبین کا دوروزہ اجلاس 26,25 اپریل 2026ء ہفتہ، اتوار مرکز احرار، دار بنی ہاشم ملتان میں منعقد ہوا۔ جس میں ملک بھر سے ماتحت مجالس احرار کے ذمہ داران ونمائندگان کی کثیر تعداد شریک ہوئی۔ اجلاس کل پانچ نشستوں پر مشتمل تھا۔ پہلی نشست 25 اپریل صبح 10 بجے شروع ہوکر ظہر تک جاری رہی جس کی صدارت قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے کی۔ اسٹیج پر مولانا محمد مغیرہ (مرکزی ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان اور میاں محمد اویس (مرکزی نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) تشریف فرما تھے۔ اجلاس کا آغاز مولانا محمد فیصل اشفاق کی تلاوت قرآن کریم اور مولانا ثانی اثنین الحق کی ہدیہ نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ نبیرہ امیر شریعت، مولانا سید عطاء المنان بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے اجلاس کے اغراض و مقاصد، ماتحت مجالس احرار اسلام کے ذمہ داران کو علاقائی جماعتی نظم کو چلانے اور دفتری امور کو بہتر کرنے کے حوالے سمیت دیگر امور پر تفصیلی گفتگو ارشاد فرمائی۔ جس کے بعد ماتحت جماعتوں کی کارگزاریوں کا جائزہ لیا گیا۔ اس پہلی نشست میں مولانا محمد مغیرہ (سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان) نے اجتماعیت اور جماعتی فکر ونظر پر سیر حاصل گفتگو کی، جس کا شرکائے اجلاس کو خاطر خواہ نفع ہوا۔ نشست کا اختتام حضرت قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری کے صدارتی خطاب اور دعاء سے ہوا۔ دوسری نشست بعد نماز ظہر تا عصر منعقد ہوئی جس کی صدارت میاں محمد اویس صاحب نے کی جس میں شاخوں کی رپورٹس پیش کی گئیں اور مختلف آراء پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ بعد نماز مغرب تیسری نشست کی صدارت جناب عبداللطیف خالد چیمہ (مرکزی نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) نے فرمائی۔ اس نشست میں عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا تنویر الحسن احرار، حافظ عابد مسعود ڈوگر، مفتی سید صبیح الحسن ہمدانی سمیت دیگر قائدین نے خطابات کیے۔ چوتھی نشست 26 اپریل صبح 08 بجے شروع ہوئی جبکہ پانچویں اور آخری نشست بعد نماز ظہر سے عصر تک جاری رہی۔ آخری خطاب قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری مدظلہ کا ہوا جس میں جماعتی پالیسی، آئندہ کے لائحہ عمل، چناب نگر کانفرنس اور صدسالہ اجتماع کی تیاری

کے حوالے سے ماتحت مجالس کو ہدایات دیں اجلاس قائد احرار مدظلہ کی دعا کے ساتھ نماز عصر سے قبل اختتام پذیر ہوا۔ مرکزی مجلسِ مندوبین کے دو روزہ اجلاس کی مختلف نشستوں سے قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری، مولانا محمد مغیرہ، عبداللطیف خالد چیمہ، میاں محمد اویس، جناب عبدالکریم قمر، شیخ حسین اختر لدھیانوی، مولانا سید عطاء المنان بخاری، ڈاکٹر محمد آصف، مولانا تنویر الحسن احرار، حافظ محمد عابد مسعود ڈوگر، مولانا محمد اکمل احرار، قاری محمد ضیاء اللہ ہاشمی سمیت دیگر نے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وطنِ عزیز اسلامی نظام کے نفاذ کے بغیر ادھورا ہے۔ اگر ہم فکری ونظریاتی محاذوں پر جنگ ہارتے ہیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اسی ضابطہ حیات یعنی قرآن کریم کے نام پر جڑی قربانیوں کے بعد یہ خطہ ہمیں ملا تھا، لیکن اصل ہدف کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور سیاسی محاذ آرائی نے رہی سہی کسر بھی مکمل کر دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج بھی اللہ کی طرف سے مہلت موجود ہے کہ ہم آسمانی تعلیمات کے سائے تلے واپس آ جائیں تو دنیا کی امامت امت مسلمہ کے ہاتھ آ سکتی ہے۔ مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت وہ قدر مشترک ہے جس پر پوری قوم ہمیشہ یک جان بن گئی۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت وختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری ہر مسلمان پر لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے دفاعی محاذ کو کمزور کرنے کیلئے بین الاقوامی سطح پر قادیانیوں سمیت کئی لابیاں کام کر رہی ہیں اور پاکستان میں قانون موجود ہونے کے باوجود عملدرآمد نہیں ہو رہا، جس کی وجہ سے قانون شکنی کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ اجلاس کی آخری نشست کو ''یوم امتناع قادیانیت آرڈیننس'' کے حوالے سے سیمینار کی شکل دیدی گئی جس میں احرار رہنماؤں نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عملدرآمد نہ کرنا سوالیہ نشان اور لمحہ فکریہ ہے۔ قانون نافذ کرنیوالے ادارے قانون کی عملداری و پاسداری کو یقینی بنائیں اور ریاستی وحکومتی رِٹ کو قائم کریں۔ انہوں نے کہ قادیانی شعائر اسلام کے بے دریغ استعمال کر رہے ہیں اور ریاست کیطرف سے اس پر کوئی گرفت نہیں ہوتی۔ قربانی اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے قادیانی قربانی کر کے سادہ مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اس ایکٹ پر مکمل اور مؤثر عمل درآمد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ احرار رہنماؤں نے کہا کہ عالمی دہشت گرد امریکہ اور اس کے ہمنوا مظلوم عوام اور کمزور ممالک پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑ کر اپنی ڈکٹیٹر شپ قائم جبکہ ان کمزور ممالک کے معدنی وسائل پر قبضہ حاصل کرنا چاہتے ہیں، جس کے لئے یہ ساری حالیہ جنگ چھیڑی گئی ہے۔ دو روزہ مندوبین کے اس اجلاس میں ملک بھر سے آئے ذمہ داران احرار نے اپنے علاقوں کی کارگزاری رپورٹ پیش کی۔ مقررین نے اپنے خطبات میں واضح کیا کہ امتناعِ قادیانیت ایکٹ پاکستان کے آئینی وقانونی ڈھانچے کا ایک اہم حصہ ہے، جس کی پاسداری ہر ادارے اور شہری پر لازم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس قانون کی خلاف ورزی نہ صرف آئین پاکستان سے انحراف ہے بلکہ معاشرتی

انتشار کا باعث بھی بن سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قانون کی بالا دستی کے لیے ضروری ہے کہ امتناعِ قادیانیت ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف بلا امتیاز کارروائی عمل میں لائی جائے۔ اجلاس میں اس عزم کا اعادہ بھی کیا گیا کہ مجلس احرار اسلام ملک میں آئین و قانون کی بالا دستی، عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور امتناعِ قادیانیت ایکٹ کی مکمل پاسداری کے لیے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اجلاس میں علاقائی کانفرنسز، سیمینارز و اجتماعات کے حوالے سے فیصلے کیے گئے جبکہ چناب نگر کی سالانہ ملک گیر احرار ختم نبوت کانفرنس 12,11 ربیع الاوّل 1448 کے حوالے سے جماعتوں کو ہدایات جاری کی گئیں۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر قادیانی سرگرمیوں پر نظر رکھنے اور قانونی چارہ جوئی کی طرف متوجہ کیا گیا۔ اجلاس میں پاکستان بھر سے مجلس احرار اسلام کے عہدیداران، مندوبین اور رفقاء احرار نے ملتان، خانیوال، وہاڑی، چیچہ وطنی، ساہیوال، بوریوالہ، کراچی، چشتیاں، مظفر گڑھ، جتوئی، گڑھ مہاراجہ، جھنگ، گڑھ موڑ، احمد پور سیال، اٹھارہ ہزاری، فیصل آباد، پیر محل، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ڈیرہ اسماعیل خان، کلاچی، چکڑالہ، میانوالی، لاہور، گجرات، ناگڑیاں، گوجرانوالہ، چناب نگر، چنیوٹ، رحیم یار خان، صادق آباد، میلسی، کہروڑ پکا، شجاع آباد، کروڑ لعل عیسن، لیہ، چوک اعظم، تلہ گنگ، راولپنڈی، حاصل پور، سلانوالی، سرگودھا، کمالیہ، ظاہر پیر، اوکاڑہ، فاضل پور، ڈیرہ غازی خان، راجن پور، احمد پور، حافظ آباد، روڈو سلطان، بہاولپور، خانیوال، کرم پور سمیت دیگر علاقوں سے ذمہ داران کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

☆......☆......☆

اخبار الاحرار

☆ قائد احرار، نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری دامت برکاتہم (امیر مرکزیہ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے بدھ 19 شوال المکرّم 1447 ہجری مطابق 08 اپریل 2026 کو مدرسہ اصحابِ صفہ، تحصیل وضلع مظفرگڑھ میں دوسری سالانہ عظمت قرآن کانفرنس (بسلسلہ دستار فضیلت) میں شرکت وخطاب فرمایا۔

مجلس احرار اسلام کہروڑ پکا کے زیر اہتمام اجتماعات احرار

مجلس احرار اسلام کہروڑ پکا کے زیر اہتمام مورخہ 08 اپریل 2026ء بروز بدھ، بعد نماز مغرب، جامع مسجد حسن مریم، شاہ پور روڈ کہروڑ پکا میں مولانا سید عطاء المنان شاہ بخاری (مرکزی ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے درس قرآن کریم ارشاد فرمایا۔ درس قرآن کریم کی اس نشست میں جناب مولانا محمد اکمل (امیر مجلس احرار اسلام ضلع ملتان)، مولانا محمود شریف نعمانی (امیر مجلس احرار اسلام کہروڑ پکا)، حاجی کاشف جاوید چوہان (ناظم مجلس احرار اسلام کہروڑ پکا)، مولانا خواجہ احتشام (ناظم نشر واشاعت مجلس احرار کہروڑ پکا)، قاری محمد جمیل (نائب امیر مجلس احرار اسلام کہروڑ پکا)، مولانا ثانی اثنین الحق (مبلغ مجلس احرار اسلام) احرار کارکنان، دیگر احباب واہل علاقہ نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ جبکہ بعد نماز ظہر مہر محمد اشفاق کی دعوت پر جامع مسجد سیدامیر معاویہ روڈ ہٹبہ کہروڑ پکا میں منعقدا جتماع سے بھی خطاب کیا۔

مدرسہ معمورہ ملتان کے نئے تعلیمی سال 48-1447 کا آغاز، قائد احرار کا خطاب

دینی مدارس کا ہر حال میں تحفظ کیا جائے گا۔ مدرسہ معمورہ، دارِ بنی ہاشم ملتان کے نئے تعلیمی سال کی افتتاحی تقریب سے نواسہ امیر شریعت مولانا سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کیا اور کہا کہ دینی مدارس خیر کے مراکز اور دینی تعلیم کے فروغ کے لیے کردار ادا کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ مدارس کے معاملات میں روڑے انکانے والے اپنے انجام کو پہنچیں گے، گا، اس موقع پر مدرسہ معمورہ کے تمام اساتذہ کرام اور طلباء شریک ہوئے۔

جنگ بندی میں پاکستان کی اہم سفارتی کامیابی قابل تحسین ہے، سید محمد کفیل بخاری

حالیہ دنوں میں خطے کو جنگ سے نکالنے میں پاکستان کو حاصل ہونے والی اہم سفارتی کامیابی کے پیش نظر علمائے کرام اور خطبا حضرات سے اپیل کی گئی ہے خطبات جمعہ میں اس خوش آئند پیش رفت کا خصوصی ذکر کریں۔ قائدین احرار نے جاری اپنے بیان میں کہا ہے کہ یہ کامیابی نہ صرف ملک کے مثبت تشخص کو اجاگر کرتی ہے بلکہ عالمی سطح پر پاکستان کے وقار میں اضافے کا بھی باعث بنی ہے۔ اس موقع پر عوام میں اتحاد، یکجہتی اور حب الوطنی

کے جذبات کو مزید فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ قائد احرار سید محمد کفیل بخاری، سیکرٹری جنرل مولانا محمد مغیرہ، نائب امیر حاجی عبداللطیف خالد چیمہ، میاں محمد اویس اور دیگر احرار رہنماؤں نے خطبا سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے خطبات میں اس کامیابی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے ملکی سلامتی، استحکام اور ترقی کے لیے خصوصی دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ عالمِ اسلام میں امن، بھائی چارے اور خیر سگالی کے پیغام کو عام کریں۔ مزید کہا گیا ہے کہ اس طرح کے مواقع قوم کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے اور مثبت سوچ کو فروغ دینے کا بہترین ذریعہ ہوتے ہیں، لہٰذا اس قومی کامیابی کو اجاگر کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔

مسلم ہسپتال چناب نگر میں ماہانہ فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد

مجلس احرار اسلام شعبہ خدمت خلق کے زیر اہتمام مسلم ہسپتال چناب نگر میں مورخہ 11 اپریل 2026 کو ماہانہ فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ جس میں شوگر، معدہ، بلڈ پریشر اور الرجی سمیت بچوں کے امراض کا مفت علاج کیا گیا، ادویات شوگر ٹیسٹ اور دیگر طبی سہولیات بھی مفت فراہم کی گئیں۔ جنرل او پی ڈی 145، شوگر ٹیسٹ 21، کل مریض 166۔ الحمدللہ! یہ سب کام آپ احباب کی دعاؤں اور تعاون سے ممکن ہوتا ہے۔

بھلوال ضلع سرگودھا میں مجلس احرار اسلام کا قیام ذمہ داران کا انتخاب

12 اپریل 2026 بروز اتوار مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام بھلوال میں ایک اہم اور بابرکت نشست کا انعقاد ہوا۔ اس نشست میں مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا کے امیر محترم جناب مفتی مرزا جنید اسلم صاحب اور ناظم (جنرل سیکرٹری) مولانا عبدالسمیع صاحب خصوصی طور پر تشریف لائے۔ ان کی موجودگی میں مقامی علماء کرام کی باہمی مشاورت سے مجلس احرار اسلام بھلوال کی مقامی تنظیم (باڈی) کی باقاعدہ تشکیل عمل میں لائی گئی۔

اجلاس کے دوران مشاورت کے بعد ابتدائی طور پر چند اہم عہدوں کا تعین کیا گیا، جن میں امیر (صدر)، ناظمِ (جنرل سیکرٹری)، ناظمِ اطلاعات اور سرپرست شامل ہیں۔ ان ذمہ داریوں کے لیے ایسے احباب کا انتخاب عمل میں لایا گیا جو دینی حمیت، اخلاص اور خدمتِ دین کے جذبے سے بھرپور ہیں۔

مزید برآں، مجلس احرار اسلام کے دستور کے مطابق نومنتخب ذمہ داران کو اس امر کا پابند کیا گیا کہ وہ مختصر مدت کے اندر اندر باقی ماندہ عہدوں کو بھی مکمل کریں اور اپنی مکمل مجلسِ عاملہ (کابینہ) تشکیل دے کر تنظیمی ڈھانچے کو فعال اور مؤثر بنائیں، تاکہ تنظیمی کام منظم انداز میں آگے بڑھ سکے۔

اس موقع پر مجلس احرار اسلام ضلع سرگودھا کے امیر محترم مفتی مرزا جنید اسلم صاحب اور ناظمِ عمومی مولانا عبدالسمیع صاحب نے بھی اظہارِ خیال فرمایا۔ انہوں نے نومنتخب ذمہ داران کو دین کی خدمت، تنظیمی استحکام اور اتحاد کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب دی، اور اس بات پر زور دیا کہ مجلس احرار اسلام کے نصب العین کو سامنے رکھتے ہوئے

اخلاص، قربانی اور مسلسل جدوجہد کے ساتھ میدانِ عمل میں کردار ادا کیا جائے۔
معزز علماء کرام نے اپنے خطابات میں تنظیمی مضبوطی، اتحادِ امت اور دینی خدمات کے فروغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی، اور نومنتخب ذمہ داران کو تاکید فرمائی کہ وہ باہمی اتفاق، دیانت اور نظم وضبط کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں۔

منتخب ہونے والے حضرات:

سرپرست اعلیٰ: مولانا غلام علی — امیر: مولانا حسن خان

جنرل سیکرٹری: مولانا عبدالحق قاسمی — ناظم اطلاعات: مولانا نورولی مظہری

ناظم مالیات: مولانا فیض محمد حقانی

اختتام پر بارگاہِ الٰہی میں خصوصی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ اس نوتشکیل شدہ کمیٹی کو دینِ اسلام کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، ان کے اس خالص جذبے کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اور انہیں استقامت، اتحاد اور کامیابی عطا فرمائے آمین یارب العالمین

چنیوٹ میں سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس

(رپورٹ: مولانا محمد طیب) چنیوٹ پاکستان کے قدیم اور کئی اعتبار سے تاریخی شہروں میں شمار کیا جاتا ہے اور خاص طور سے قیامِ پاکستان کے بعد اس کی اہمیت مذہب کے حوالے سے اور بھی بڑھ گئی۔ مجلس احرار اسلام کا قدیمی گڑھ ہے۔ تحریک کشمیر 1930 میں یہاں سے احرار رضا کار تحریک کا حصہ بنے کشمیر پہنچے اور قربانیاں دیں۔ تحریک کشمیر کا پہلا شہید الٰہی بخش چنیوٹ کا تھا۔ تحریک ختم نبوت کے ہر دور میں بھی اس شہر کے باسیوں نے ہمیشہ اپنا کردار ادا کیا۔ ایک زمانہ میں اسلامیہ ہسپتال کے قریب گراؤنڈ میں یہاں احرار ختم نبوت کانفرنس ہوا کرتی تھی جس میں قائد و بانی احرار حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور دیگر قائدین احرار کے خطابات ہوتے اور قادیانی ذریت کو للکارا جاتا۔ پھر یہ کانفرنس لائبریری پارک چنیوٹ میں منتقل ہوگئی۔ اسی شہر میں دسمبر 1952 حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ نے احرار کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مرزا بشیر الدین محمود کو للکارتے ہوئے فرمایا تھا ''مرزا محمود کو آگاہ رہنا چاہیے کہ اس کی بڑ کا 52 گز رگیا اب ترپن بخاری کا ہے۔'' اور پھر پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی اور مقدس تحریک مجلس احرار کی دعوت پر ملک بھر میں چلی اور بالآخر اس کا نتیجہ 1974 کے فیصلہ کی صورت میں سامنے آیا۔

ضلع چنیوٹ میں قائد احرار ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری رحمہ اللہ نے چوتھائی صدی سے زیادہ وقت گزارا اور آپ قادیانی فتنے کے خلاف توانا آواز تھے۔ آپ نے اس عظیم الشان کانفرنس کا پھر سے آغاز ختم نبوت سنٹر مدنی مسجد مرکز احرار بخاری ٹاؤن چنیوٹ سے کیا اور سلسلہ تا حال جاری ہے۔

امسال 18 اپریل 2026 بروز ہفتہ بعد نماز عشاء یہ کانفرنس اسی لائبریری پارک کے سامنے جامع مسجد

سیدنا صدیق اکبر محلّہ گڑھا میں منعقد کی گئی۔ جس میں حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم (امیر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)، قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری (امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)، حضرت مولانا شاہنواز فاروقی (مجلس علماء اسلام پاکستان)، حضرت مولانا محمد مغیرہ (ناظم اعلیٰ مجلس احرار اسلام پاکستان)، مولانا سید عطاء المنان بخاری (ناظم تبلیغ مجلس احرار اسلام پاکستان) نے بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ جبکہ چنیوٹ شہر کی بزرگ شخصیت، خدام فکر اسلاف کے سرپرست مولانا قاری محمد یامین گوہر نے اجلاس کی صدارت فرمائی۔

شہر کے علماء میں حضرت مولانا قاری عبدالحمید صاحب (امیر اتحاد علماء دیوبند)، حضرت مولانا سیف اللہ خالد (مسؤل وفاق المدارس العربیہ)، مولانا محمد ھارون، مولانا ملک طاہر حسین، جناب پیر عابد علی نقشبندی، مولانا بلال احمد خان، مولانا محمد عمر چنیوٹی، مولانا فیض اللہ صاحب، قاری محمد اکرم صاحب، مولانا محمد عمیر صفدر، مولانا مفتی لعل جوہر خان، مولانا محمد سلمان عثمانی، مولانا شبیر احمد عثمانی، حاجی محمد منشاء صاحب، مولانا محمد عرفان و دیگر نے شرکت کی۔

مقامی مذہبی سیاسی جماعتوں کے ذمہ داران بھی تشریف لائے جن میں خاص طور سے جمعیت علماء اسلام چنیوٹ کے سرپرست مولانا ملک خلیل احمد اشرفی، جناب مہر تنویر الحق (امیر جمعیت علماء اسلام چنیوٹ)، مولانا مفتی محمد افضال، مولانا عبدالواحد نفیسی وغیرہ، اسی طرح تاجر رہنماؤں اور وکلاء نے بھی شرکت کی۔

سالانہ احرار ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور قادیانیت کا تعاقب جاری رہے گا۔ آئین پاکستان میں اسلامی دفعات اور قانون تحفظ ختم نبوت و قانون تحفظ ناموس رسالت پر پہرہ دیا جاتا رہے گا۔ ہم آئین میں موجود اسلامی دفعات کے حوالے سے کسی بھی قسم کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

حضرت مولانا حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور یہ امت آخری امت ہے آپ کے بعد کوئی بھی منصب نبوت پر فائز نہیں ہوسکتا۔

قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ ہمارا مشن مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ اور غیر مسلموں کو اسلام کی دعوت دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا خطے میں امن کے لیے کی جانے والی حکومت پاکستان کی کوششیں قابل قدر ہیں۔

مجلس احرار کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا محمد مغیرہ نے کہا کہ 1953 کے شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کو کبھی فراموش نہیں کیا جائے گا۔ مولانا قاری محمد یامین گوھر نے صدارتی کلمات کہتے ہوئے کہا کہ ملک کا آئین قرآن وسنت کے مطابق بنایا گیا ہے اس میں کوء تبدیلی قبول نہیں کی جائے گی۔ مجلس احرار کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا سید عطاء المنان بخاری نے کہا کہ قادیانیت دم توڑ رہی ہے، آئے روز قادیانی اسلام کی حقانیت تسلیم کر کے اسلام میں داخل ہورہے

ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے متعصب قادیانی وسیم احمد کو زکات کمیٹی کی چیئر مین شپ سے ہٹایا جانا احسن اقدام ہے۔ مولانا شاہ نواز فاروقی نے کہا کہ صحابہ کرام معیار ایمان اور معیار حق ہیں۔

جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں مولانا ملک خلیل احمد اشرفی، مہر تنویر الحق و دیگر نے کہا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا اور اس کا آئین اسلامی آئین ہے جس کا تحفظ کیا جاتا رہے گا۔ اتحاد علماء دیو بند کے صدر مولانا قاری عبد الحمید، مولانا سیف اللہ خالد، ڈاکٹر پیر عابد علی نقشبندی، مولانا محمد ھارون، مولانا ملک طاہر حسین، مولانا حافظ محمد ادریس، مولانا قاری محمد اکرم، مولانا محمد عمیر صفدر، مولانا محمد طیب احرار، مولانا محمود الحسن نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین کی اساس ہے اور قادیانی روز اول سے پاکستان کی نظریاتی وجغرافیائی سرحدات کے در پے ہیں۔ احرار کا پلیٹ فارم امت کے اتحاد کی ضمانت ہے اسی سے ہمیشہ ختم نبوت کی تحریکوں نے کامیابی حاصل کی اور آئندہ بھی کامیابی حاصل کریں گے۔

اس موقع پر مذہبی و سیاسی تنظیمات کے ذمہ داران، تاجر رہنماؤں اور وکلاء برادری سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات، احرار رضا کاروں اور معززین شہر، فیصل آباد سے جناب اشرف علی احرار اور ان کے رفقاء، چنیوٹ مولانا محمد عرفان اور ان کی ٹیم، بخاری یونٹ چنیوٹ کے ذمہ داران، چناب نگر اور مضافات کے احرار کارکنوں قافلوں کی صورت میں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا ملک طاہر حسین اور ان کے تمام رفقاء، مولانا پیر عابد علی نقشبندی اور ان کی جماعت، قاری محمد اکرم صاحب، مولانا محمد عمیر صفدر کی مشاورت وتعاون ہر قدم پر شامل رہا۔

کانفرنس کی جھلکیاں:

1) عشاء کی نماز سے قبل ہی کانفرنس کا پنڈال خوبصورت بینرز اور احرار کے سرخ ہلالی پرچموں سے سجادیا گیا تھا۔

2) نماز عشاء کے بعد عوام الناس جوق در جوق پنڈال کی طرف شہر کے اطراف سے چلے آرہے تھے۔

3) کانفرنس کی صدارت خدام فکر اسلاف کے سرپرست مولانا قاری محمد یامین گوھر صاحب فرما رہے تھے جبکہ قراء کرام کی تلاوت کلام پاک اور شعراء کی خوبصورت آوازوں نے مجمع کو اپنے سحر میں مبتلاء کردیا تھا۔

4) جوں جوں رات بیت رہی تھی مجمع بڑھ رہا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں پورے انہماک اور جذبے سے جم کر بیٹھا تھا۔

5) اسٹیج پر سرخ پوش احرار رضا کار اپنی خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

6) قائد احرار مولانا سید محمد کفیل بخاری کی آمد پر جلسہ گاہ ختم نبوت زندہ باد اور تکبیر کے نعروں سے گونج اٹھی۔

7) قائد احرار کی گفتگو کے دوران مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ مولانا پیر حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی تشریف لائے تو قائد احرار نے گفتگو روک کر ان کا استقبال کیا اور مقررہ نشست پر اپنے ساتھ بیٹھایا۔

8) حضرت مولانا پیر حافظ محمد ناصر الدین خاکوانی صاحب نے گفتگو کرتے ہوئے قائد احرار کی مکمل تائید فرمائی اور مجلس احرار کی

خدمات کو سراہتے ہوئے اکابرین احرار کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مجلس احرار اسلام کے نائب امیر جناب عبداللطیف خالد چیمہ کا دو روزہ اجلاس سے خطاب

☆......ملتان (25 اپریل 2026) مجلس احرار اسلام پاکستان اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دار بنی ہاشم ملتان میں منعقدہ مجلس مندوبین کے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر عبداللطیف خالد چیمہ نے کہا ہے کہ احرار اور عقیدہ ختم نبوت کا کامیابی میں لازم وملزوم ہے، اس عقیدے کے تحفظ کے لیے سیدنا حبیب ابن زید انصاری رضی اللہ عنہ اور شہدائے جنگ یمامہ کی قیمتی جانیں قربان ہوئیں، جبکہ اکتوبر 1934ء میں قادیان اور 1976ء میں مجلس احرار اسلام نے ربوہ میں فاتحانہ طور پر داخل ہو کر پرچم لہرائے، اس راہ میں جو مشکلات پیش آئیں ان کو ہم نے صبر و استقامت کے ساتھ جھیلا، انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں صرف مذہبی طبقات امریکی ایجنڈے کو تسلیم نہیں کر رہے اور امریکہ کمزور ممالک اور مظلوم ممالک پر ظلم ڈھا رہا ہے لیکن امریکی پاؤں ایک دفعہ تو اکھڑ چکے ہیں، انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت کا مشن اسرائیل میں کام کر رہا ہے اور یہود کی پالیسیاں پوری دنیا پر عیاں ہو چکی ہیں، جمہوریت کا شور مچانے والے بدترین ڈکٹیٹر شپ اور فسطائیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں، مظلوم اقوام کو آخر کب تک غلام رکھا جا سکتا ہے، انہوں نے کہا کہ 26 اپریل 1984ء کو امتناع قادیانیت ایکٹ صدر محمد ضیاء الحق مرحوم کا جرأت مندانہ فیصلہ تھا جس کے ذریعے لاہوری قادیانی مرزائیوں کی اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روک دیا گیا، لیکن آئین و قانون پر عمل درآمد نہیں ہو رہا، علاوہ ازیں یوم امتناع قادیانیت کے حوالے سے قائدین احرار نے کہا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد کے بغیر کشیدگی ختم نہیں ہو سکتی، قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سلسلے میں دینی ذمہ داریاں پوری نہیں کر رہے راہنماؤں نے کہا کہ بھٹو مرحوم نے کہا تھا کہ قادیانی پاکستان میں وہی مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے

مجلس احرار اسلام لاہور کے زیر انتظام ہماری ایک نومسلم فیملی کی بیٹی کی رخصتی

(4 اپریل 2026ء) مرکزی دفتر مجلس احرار اسلام مسلم ٹاؤن لاہور میں امیر مرکزیہ نواسہ امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری مدظلہ نے نکاح پڑھایا اور نومسلمہ بیٹی کو دعاؤں سے رخصت کیا اس موقع پر مرکزی نائب امیر الحاج عبداللطیف خالد چیمہ صاحب، مرکزی نائب امیر الحاج ملک محمد یوسف صاحب، مرکزی نائب امیر جناب میاں محمد اویس صاحب، ناظم احرار لاہور جناب قاری محمد قاسم، خادم شعبہ تبلیغ تحفظ ختم نبوت مجلس احرار اسلام پاکستان ڈاکٹر محمد آصف اور دیگر احرار کارکنان شامل تھے

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مجلس احرار اور دیگر جماعتوں کی مشترکہ کوشش سے قادیانی چیئرمین زکات وعشر کمیٹی معطل کر دیا گیا

(17 اپریل 2026) ٹوبہ ٹیک سنگھ کی انتظامیہ نے وسیم احمد ولد محمد اعظم سکنہ 295 گ ب بیریانوالہ ٹوبہ ٹیک

سنگھ کو زکات وعشر کمیٹی کا چیئر مین مقرر کیا جس پر مجلس احرار اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ، جمعیت علماء اسلام ٹوبہ اور دیگر جماعتوں نے مشترکہ اجلاس طلب کیا جس میں مجلس احرار اسلام کی نمائندگی حافظ عبدالوحید رحمانی نے کی اور 16 اپریل 2026 کو ''ڈسٹرکٹ آفیسر عشر زکات کمیٹی ٹوبہ'' کے نام درخواست لکھی جس میں اس سکہ بند قادیانی وسیم احمد کے نوٹیفکیشن کے منسوخ کیے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ڈپٹی کمشنر ٹوبہ نے اسے عہدہ سے معطل کر کے ایک مسلمان جناب نوید دلدار ولد دلدار حسین کو چیئر مین زکات وعشر کمیٹی مقرر کر کے نوٹیفکیشن جاری کر دیا۔ جبکہ یہی شخص رجانہ گورنمنٹ مڈل سکول کا پرنسپل بھی ہے جس کو یہاں سے ہٹانے کے لیے مجلس احرار اسلام کے ذمہ داران اور دیگر علماء کرام اپنا احتجاج جاری رکھے ہوے ہیں۔

☆......☆......☆

ابومروان

من الظلمت الی النور

☆...... چیچہ وطنی سے ایک پیدائشی قادیانی کا قبول اسلام 04 اپریل 2026ء بروز ہفتہ ہمارے نومسلم سابق قادیانی بھائی محمود احمد صاحب کے تایازاد اور محمد صابر صاحب کے تایا جان نے 71 سال کی عمر میں قادیانیت کے کفر کو چھوڑ کر اسلام قبول کر لیا ہے۔

☆...... چناب نگر میں ایک پیدائشی قادیانی یاسین صاحب نے 14 اپریل 2026ء کو قادیانیت کے کفر کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا ہے اللہ پاک پوری دنیا میں موجود ہمارے نومسلمین کی حفاظت فرمائے۔ آمین یارب العالمین

☆...... 26 اپریل 2026ء ملتان میں ایک پیدائشی قادیانی نوجوان کا قبول اسلام کر لیا۔ خوب تحقیق کرنے کے بعد قادیانیت کے کفر کو ترک کر کے قائد احرار سید محمد کفیل بخاری مدظلہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے تمام نومسلم بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے اور انہیں ہر قسم کی آزمائش سے محفوظ فرمائے۔

مسافران آخرت

☆......مجلس احرار اسلام گڑھا موڑ کے باوفا جانثار کارکن حافظ گوہر علی رحمتہ اللہ علیہ، حافظ احمد علی اور حافظ محمد منور کی والدہ محترمہ اور مجلس احرار کے کارکن حافظ عزیز الرحمٰن نمائندہ ایک نیوز گڑھا موڑ کی دادی، انتقال یکم اپریل 2026ء

☆......مجلس احرار اسلام ڈی آئی خان کے معاون بھائی طارق (واپڈا والے) کی دختر 7 اپریل 2026ء کو انتقال کر گئیں۔

☆...... چک 337 گ ب ڈھولن میں حاجی محمد انور ماچھوواڑیا کے بڑے بیٹے بھائی محمد نصر اللہ کمال، 07 اپریل 2026ء کو انتقال کر گئے۔

☆......ہمارے ہم فکر دوست محمد عدنان ملک کے نانا ملک مرید حسین درگ صاحب، انتقال 15 اپریل 2026ء

☆......میاں محمد اویس صاحب (مرکزی نائب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان) کے بہنوئی میاں عامر اعجاز صاحب کے والد محترم میاں اعجاز صاحب 15 اپریل 2026ء کو انتقال کر گئے۔

☆......جمعیت علماء اسلام گوجرانولہ کے بزرگ رہنما اور جمعیت اہل سنت کے سرپرست جناب عثمان عمر ہاشمی صاحب انتقال :13 اپریل 2026ء

☆......جناب عاصم بٹ صاحب، جناب حافظ محمد عرفان صاحب، جناب قاری محمد سہیل صاحب، جناب محمد کاشف صاحب اور جناب محمد آصف صاحب کی والدہ محترمہ جناب سکندر حیات صاحب کی زوجہ :انتقال 16 اپریل 2026ء

☆......جناب ارشد مہدی صاحب (مجلس احرار اسلام یونٹ ماڈل ٹاؤن گجرات کے امیر) اور جناب امجد مہدی صاحب ماڈل ٹاؤن گجرات کی ہمشیرہ کا انتقال 19 اپریل 2026ء

☆......حاجی محمد اقبال صاحب (سرپرست مجلس احرار اسلام گڑھا موڑ) کی ہمشیرہ، انتقال 18 اپریل 2026ء

☆......جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ کے بزرگ رہنما اور جمعیت اہل سنت کے سرپرست جناب عثمان عمر ہاشمی 12 اپریل 2026ء کو انتقال کر گئے۔

☆......حضرت مفتی عطاء الرحمٰن صاحب (نور اللہ مرقدہٗ) کے صاحبزادے دارالعلوم مدنیہ بہاولپور کے استاذ محترم مولانا محمود تمیمی صاحب انتقال 9 اپریل 2026ء

☆...... پیارے دادا پیر سید السادات سید جاوید حسین شاہ صاحب رحمہ اللہ کے اکلوتے پوتے اور حضرت سید زکریا

شاہ صاحب کے اکلوتے صاحبزادے سید محمد شاہ صاحب 24 اپریل 2026ء کو انتقال کر گئے۔

☆......حضرت مفتی طاہر مسعود مدظلہ (مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا) کے خالہ زاد بھاء حافظ محمد ناصر رحمہ اللہ بن قاری شیر محمد علوی رحمہ اللہ، 28 اپریل 2026ء بروز منگل انتقال کر گئے

☆......پیر طریقت حضرت میاں مسعود احمد دین پوری مدظلہ کے چھوٹے بھائی، درگاہ عالیہ دین پور شریف کے چشم و چراغ، حضرت میاں ریاض احمد دین پوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ 28 اپریل 2026ء کو انتقال فرما گئے۔

☆......مجلس احرار اسلام ضلع ساہیوال کے ناظم مولانا اسامہ عزیز کی پھوپھو صاحبہ کا 29 اپریل کو انتقال ہو گیا۔

مولانا اشرف علی رحمہ اللہ: شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان رحمہ اللہ (بانی جامعہ تعلیم القرآن، راجہ بازار، راولپنڈی) کے جانشین مولانا اشرف علی (مہتمم جامعہ تعلیم القرآن) بھی 23 اپریل 2026ء کو دارالبقاء کی طرف کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا اشرف علی کی رحلت دینی حلقوں کے لیے خاص طور پر ناقابل تلافی نقصان ہے، مولانا اشرف علی رحمہ اللہ اتحاد و یک جہتی اور محبت و رواداری کے علم بردار تھے۔ مولانا ایک وضع دار، منکسر المزاج اور اپنے عظیم والد ماجد کی روایات کے امین تھے۔ مختلف دینی اجتماعات اور مشترکہ اجلاسوں میں اُن سے ملاقات اور اُن کی گفتگو سننے کا موقع ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا اشرف علی انتہائی سادہ اور حق گو عالم دین تھے۔ مصنوعی رویوں اور شخصی تفوق کے امراض سے پاک صاف ایک بے تکلف انسان تھے۔ انہوں نے اپنے والد ماجد اور بھائی کی جدائی کا صدمہ برداشت کیا اور پھر سانحۂ تعلیم القرآن میں اپنے عزیزوں اور طالب علموں کی شہادت کا غم بھی دیکھا۔ مولانا بہت حوصلے والے انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت فرمائے، اُن کی دینی خدمات قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے، تمام لواحقین و پسماندگان سے اظہار تعزیت کرتا ہوں، دعاء گو ہوں اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین ثم آمین) (کفیل بخاری)

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائیں درجات بلند کریں، قارئین دعائے مغفرت اور ایصال ثواب کا اہتمام فرمائیں

مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام چناب نگر میں
قُربانی فی سبیل اللہ
1447ھ - 2026ء
اپنی قربانی عطیہ کیجیے
خدمت خلق
قرض کی ادائیگی
نومسلمین کی خدمت
تحفظ ایمان
اضحية
2026 | 1447
Qurbani
شرائط و ضوابط
منتظمین اجتماعی قربانی کو مکمل اختیار ہوگا اور وہ آپ کے وکیل ہوں گے کہ وہ اپنی صوابدید پر قربانی کے لیے خریدے جانے والے جانوروں میں حصہ کا تعین کریں گے اس سلسلہ میں کسی خاص جانور پر اصرار نہ ہوگا۔
حصہ میں جانور کی قیمت، قصاب کی اجرت اور جانور کے لیے چارہ و دیکھ بھال وغیرہ کے اخراجات شامل ہوں گے۔
حصہ لینے والے حضرات کے لیے لازم ہوگا کہ حصہ خود وصول کریں گے۔
کھال حتمی طور پر حصہ داروں کی طرف سے مدرسہ ختم نبوت میں جمع کروادی جائے گی۔
قُربانی کی کھالیں
مدرسہ ختم نبوت
جامع مسجد احرار چناب نگر ضلع چنیوٹ (کو دیں)
گائے / بچھڑی اوسط حصہ
25,000
گائے / بیل اعلیٰ حصہ
30,000
بکرا
50,000
ایم سی بی بینک اکاؤنٹ
MCB
ACCOUNT TITLE
MUHAMMAD TAYYAB
IBAN: PK23MUCB0594243691006600
سید عطاء المنان بخاری
03017181267
مولانا محمد طیب
03217708157

مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان
1447ھ
2026ء
اجتماعی قربانی
سید محمد کفیل بخاری
منتظم
مولانا سید عطاء المحسن بخاری
ناظم مدرسہ معمورہ دار بنی ہاشم ملتان
حضور خاتم النبیین ﷺ صحابہ کرام ،ازواج مطہرات، بنات طاہرات
اپنے والدین اور مرحومین کی طرف سے قربانی عطیہ کیجئے
گائے فی حصہ
28,000
بکرا قربانی
60,000
وقف قربانی کی بھی سہولت موجود ہے
قربانی کی کھالیں
مدرسہ معمورہ
دار بنی ہاشم ملتان
کو دیجیے
مجلس احرار اسلام پاکستان
رابطہ نمبرز برائے بکنگ
03366326621
03047327857
Meezan Bank
AC: Title SYED ATA UL MOHSIN BUKHARI
AC: No 05180106711676
IBAN: PK39MEZN0005180106711676

آیئے! اللہ تعالیٰ سے دعا کے ساتھ سود اور سودی قرض کے خلاف جنگ کا آغاز کریں!

ادائیگی قرض کی دعائیں

۱)......حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے عرض کیا میں اپنے آقا کو رقم ادا کر کے جلدی آزادی چاہتا ہوں۔ آپ میری مدد فرمائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''میں تجھے دو کلمے سکھلا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھلائے تھے۔ اگر تجھ پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِىْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِىْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

''الٰہی! حاجتیں پوری کر میری حلال روزی سے اور بچا حرام سے اور بے پروا کر دے مجھ کو اپنے فضل کے ساتھ اپنے ماسوا سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

۲)......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مقروض ہو گیا تھا۔ اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں وہ کلام سکھلا دیتا ہوں کہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تیرا غم دور اور قرض ادا کر دے گا، صبح وشام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ۔

''اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں فکر وغم سے اور آپ کی پناہ چاہتا ہوں ناتوانی اور سستی سے اور بچاؤ چاہتا ہوں آپکے ساتھ بخل اور بزدلی سے اور پناہ میں آتا ہوں آپ کی قرض کے غلبے اور لوگوں کے سخت دباؤ سے۔'' (مشکوٰۃ باب الدعوات فی الاوقات فصل دوم)

مرتبہ مولانا **محمد امین** مرحوم معلم اسلامیات، فیصل آباد

دعاؤں کے طالب

CARE
PHARMACY
کیئر فارمیسی
Trusted Medicine Super Stores
24 گھنٹے سروس
اصلی اور معیاری ادویات کے مراکز

Head Office: Canal View, Lahore

الحمدللہ!
فیصل آباد میں 13 برانچز کے بعد اب 11 شہروں جڑانوالہ، ننکانہ صاحب، شاہکوٹ، کھرڑیانوالہ، سانگلہ ہل، چک جھمرہ، چنیوٹ، جھنگ، گوجرہ، سمندری، تاندلیانوالہ

آپ کی خدمت کے لیے 24 گھنٹے سروس